

۱۴۲۳
۰۶۰۹

قرآن اور علوم حدیث



۲۸۳

الله لا يعير ما بقوم حتى أيعير واما بآياته فهم يعلمون

٢٣٣١

قرآن اور علوم جدیدہ

ترجمہ

القرآن و العلوم العصریة

الآدمان برقی پر کائنات رسمی و الان میر طبع کیا کشی

کلیساں اور علماء مسلمین
کلیساں اور علماء مسلمین

ب۔ ع
ترجمہ

۶۵
نامہ
۱

شہرِ دل خالتوں حصہ اول و قسم سوم

یعنی

دَوْرِ فَارُوقِيَّةِ كَا تَارِيخِيَّةِ شَانَه

یہ حب بولک ناموں کی محمد بن ناصر الدین صاحب مالک اخبار الامان کی تردید پادیے والی تصنیف ہے جس کی وجہ سے الاماں کی اشاعت میں بینکاروں ہریداروں کا اضنافہ ہرگیا جو شخص ایک حصہ لیتا ہے دوسرے کیلئے بچیں رہتا ہے حضرت فاروق رضا عظم کے زمانے کے نقشے اور فتوحاتِ اسلامی کی روایی اور صحابہ کرام رضنی اللہ عنہم محبوبین کی سفر و شانہ جو جہد کا نیجہ اور جن دش کی پسی داستان پڑھنا ہو تو اسے ضرور خلب کریں، یہ سم خواتین کے لئے درس حیات ہے ایک طرف سیفِ اسلام حضرت خانہ اور عازی اسلام ابو عبیدہ تیز ایک عازی یہ حضرت خانہ اور پُرا سر اڑنگی سوارِ معز کے سماں تو میں آپی روح پر جو نکل دیتے ہیں اور دوسری طرف جوزیف ان کے حسن و عشق کی داستان دلوں میں چیکاں لیتی ہے یہ کتاب اسلامی رشیا کی جیتاوارہ

حیمن سوارا و رژہزادی خور لیفان کا انجام

اس حصتے میں جہاں بیت المقدس کے سر کے اسلامی فتوحات اور خواتین و غازیوں کے کارناموں سے خون میں حرکت پیدا ہو گی وہاں جیں سوارا و رجزیف ان کا انجام پڑھ کر دل باغ باغ ہو جائے گا۔ یہ حصہ مخفیت میں پہنچے دوسرے حصوں کے مجموعوں کے برابر ہے جو ۲۲۸ عسفات پر ختم ہوا ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاکخانہ جو صاحب تینوں حصہ ایک ساتھ خریدیں گے ان سے۔ میں روپیہ آٹھ آنہ کی بجائے صرف میں روپیہ تینوں حصوں

کی قیمت علاوہ محصول ڈاکخانہ لی جائے گی ورنہ ہر ایک حصہ کی قیمت علیحدہ علیحدہ یہ ہو گی

حصہ اول ایک روپیہ حصہ دوم ایک روپیہ حصہ سوم ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک

میں جہاں کوں ڈپودی

إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ مَا يَفْعَلُ وَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيمٌ

قرآن اور علوم جدیدہ ترجمہ ہر

القرآن والعلوم الجديدة

اس کے مخاطب کوہ زمین کے نام شہان ہیں۔ قرآن حکیم علوم دشمنوں۔ صفت دھرت
اتحاد، اتفاق کی دعوت دیتا ہے اور امرا، علماء، سب اس کے مخلقت ہیں

مصنفہ

علامہ شیخ طنطاوی، جوہری، مصری

مسترجمہ

(مولانا) ابوالسلام محمد ہمیں صاحب گوہر دی

جسکو

(مولانا) محمد نہیں رالدین مالک حجاز الامان بک پولنے

لَا إِمَانَ بِرِيقٍ بِرِكَسِ مَيْرَجَ طَبَعَ كَلَكَ شَاعَ كِبَشَا

بسدا شاعت متبادر

(مُقدمة مُترجم)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي نصب الكائنات على ربوبيته ووحدانية مجده، وافتراض على المؤمنين
التعزى رب كل نفسم الرحمة ومحن لهم البر والبحر والشمس والقمر والليل والنهار
والعيون والانوار والضياء والظلام؛ وأصطف لعبادة الذين آمنوا وعملوا الصالحة
ليتحقق لهم في الأرض - واعطاهم مفاتيح الكثر والخوار ليخذلهم من سلاسل العبودية
والصلوات والصلوات على رسوله الذي بلغ كتابه وشرح الفقى بالقول والعمل وعلى الله
اصحابه والجمعين - امسا بعد اسلام نے آج تھے تیرہ سو برس پیشہ یعنی چھٹی صدی ہی سویں ہزاری
پہنچ کیا۔ یہ علم اس قوم نے بنند کیا جو صحراء نشیل میادیہ نور دیتی۔ خدا کے پاس کوئی حکومت نہیں۔ تھے سلطنت
قرآن کریم کے زیر دست اور ایکی زیر دست اخلاقی تعلیم تھے ان صور الشیعہ میں وہ روح پھر لکی کہ ایک فیصل
عرص میں اس نے ان زیر دست سلطنتوں کے تحت امتحن دی جو صدیوں سے دنیا پر استبداد و غلامی کے
پیچے بکھڑے ہوئی تھیں۔ اس قوم نے اس طرح ملکی فتح حاصل کی۔ مہری روحاںی فتح بھی حاصل کی۔ زیماں کے
نام مذاہب و ادیان اسلام کی مقدس سادہ اور پر جمال تعلیم کے سامنے ماندہ گئے جس طرح اسلام
نے پیور دین، نصرت دین، پرجنم پائی، مزروکۃ اور پیدا نہیں پہنچ پائی۔ دنیا کی تاریخی ایسی نظر و
مشال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ دنیا کے کسی تدبیب میں اس قدر قابل ہمدردی میں ملکی، انسی، ماری، روحاںی
فتح حاصل نہیں کی۔ اور خاصکراں حالت میں کہ اس کی ہی اصرار اٹھیں۔ باور یہ نور دن کے ہاتھ سے ہوئی اور
یہ اسلام اور فتنہ ان حکم کا ایک زیر دست سمجھہ ہے۔ کرہ اور ضمی پر استبداد و غلامی کی تایکیہ
عام ہو چکی ہے۔ اخلاقی فاضلہ، تہذیب و تمدن کا دنیا میں نام نہ کب باقی نہ تھا۔ فرع یشدی، غلامی
محکومی پر اخلاقی، پر اعتمادی کی بوچھل بیڑیوں میں جان توڑ رہی تھی پیور دن اسلام ایک ہاتھ
میں کتاب اللہ اور ایک ہاتھ میں علم از اوری لیں کر رکھے اور استبداد و غلامی کے قصر فتح کو خود
خاتما کیا طرح شادیا۔ اسلام نے جس وقت علم از اوری بلند کیا دنیا میں وہ زیر دست طاقت اس استبداد
و غلامی کی علیہ روانہ ہیں جن کے استبدادی پنج تریب قریب برطے حصہ رہیں پر گوئے ہو گئے۔ ایران اور
رژم ایسا کی غلامی میں یعنی اس جوان سے آتا اور کسی ان کی با جگہ ارث نہیں۔ ایران، مزروکۃ اور قوم نظر اور کی

لست سے بیزار ہو چکا تھا۔ جسی خوب کے با دیشین کتاب اللہ اور اسلام کی مقدار قلمیم حرمت رکان ادی ایکا
اخلاق، اخوة و سادات، تو حبیف انص کا حمل نیکر نکل تو ایران درود نے ان کے آگے سرخ کر دیا ائمہ رضا علیهم
تے مشیگنی فرمائی ہتھی کہ ہلاک کسری ولا کسوی بعدہ ہلاک قیصر ولا قیصر بعدہ لا کسری لماک بگیا
اس کے بعد کوئی کسری نہیں۔ قیصر لماک بگیا اس کے بعد کوئی قیصر نہیں) یہ مشینگاری حضرت فاروق کے زمانہ یا
حرفت بھرپت پوری بھری اسلام نے ان پر طکی اندھی، ماڑی مار دھانی نفع حاصل کی۔ یہی نہیں کہ ایران و
رم نے اسلام کے آگے گزندیں چھکا دیں۔ بلکہ زہبین کے گوشہ گوشے سے سلاماں کو دعوت دی کہ اذی سزا دیں
تباہی آسیاری کی محفل ہے۔

مسلمان جہاں حکومت و سلطنت کے علیحدہ رہتے ہے۔ عالم دنون تہذیب و اخلاق، حرمت، رسادات
کے بھی علیحدہ رہتے ہے۔ اتحاد و اتفاق۔ تمام دستاقت ان کا اعلیٰ بنیوں تھا جبکہ مسلمان ان مقدسیں مول
کو خیر دے ہے عظمت و جلالت، جبروت و سطوت کے الک رہتے ہے۔ دینا کی ہر قوم نے علم اسلام کے ساتھ
سرخ کر دیا۔ دینا کی ہر طاقت نے اس کے آگے تباہ دال دیئے۔ جب مسلمان اسلام کے مقدس انسان سے
سخرن ہوئے دینا کی ہر طاقت ان کے سرکش ہو گئی اور تمام الفاظات الٹیے پر دم ہو گئے۔

اسلام دو قسم کے امور پر مشتمل ہے عبادات و معاملات۔ عبادات سلسلہ توحید، رسالت، لسان
روزہ، حج، وضو، نعم وغیرہ، معاملات شش یا سیاست ملک، نظام سلطنت، نظام خلد، طریق ان، معاهد
دو لیہ، طریق اقتصاد وغیرہ۔ عبادات میں کوئی قسم کا تغیر و تبدل جائز نہیں۔ حضرت شاعر علیہ الصلوٰۃ والحمد
نے عبادات کے متعلق تمام کلیات دجزیئات کی توصیح فرمادی تصریح و مکان سے۔ ایسی کوئی قسم کا تغیر و تبدل
جائے نہیں۔ معاملات کو فرمائیت نے کسی خاص شکل صورت میں محدود نہیں کیا بلکہ اسکے لئے کہہ مول سفر کر دے
جیں جن کے ماحت مختلف حالات میں بجا طائفہ زمان و مکان تبدیل ہوئے رہتے ہیں۔ حوزہ حضرت مسلم اس قسم کے
امور میں بغرض تعلیم است ارباب حل و عقد ارباب شورائے مسے مشادرت زیالیا کرتے تھے۔ اور یہ جو آپ کو
مشادرہ ہے فی الامر (آل عمران ع ۱۷) (اوہ معاملات میں ان سے مشادرہ کر لیا کرو) کا حکم ہے اسی قسم کے

امور ہی ہے اور اسی قسم کے امور کے متعلق خدا کا یہ ارشاد ہے داعر لکھہ شوری بیشمہ (شوری ۲۲) ۱۱۰
ان کے کام آپ کے شورے سے ہوتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ سے مردی ہے صادیت محدث لکھن مفسود
سن رسول اللہ ﷺ (زادہ الفہدی) میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کمی کو مشاورہ کرتے ہیں دیکھا
پہنچا خادار اشیاء کا تھا۔ حضرت صدیقؓ نے حضرت عبود بن العاص کو اسی قسم کے امور میں مشادرہ
کا حکم دیا ہے۔ لکھن العمال (اصفہ ۱۶۲) رسول اللہ ﷺ سلم معالات جنگ میں ہم سے مشادرہ فرمایا کرتے ہے تم بھی اس بارے
میں مشادرہ کر لیا کرو فتوح المسجد ان کے اندھے ہے کان للہم تجوین مجلس فی المسجد نکان عمر حجیلیں

معهم ویہود نہم عایش تھیں الیہ من امر لا افاق د مسجد بنوی میں مہاجرین کی ایک مجلس ہوا اگر تی تھی
حضرت میران کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے اور واقعات ملکی جو باہر سے ان تک پہنچتے ان میں اُن سے لفڑکو کیا کرتے
عرض امور سیاسیہ معاملات اتفاقاً دیپ و عزیزہ کو اسلام نے کسی ایک شکل و صورت میں محمدہ دہش کیا۔
اس میں جبود و خبود کو جائز رکھا ہو۔ بلکہ ہر زمان و مکان کے لحاظ سے مسلمانوں کو حفاظت ملت و قوم کا سامان
ہیا کرنا لازمی ہے۔

جیسا کہ مسلمان کتاب اللہ۔ کتاب الرسول پر طالع رہئے ترقی کرتے رہے۔ اقبال و فتوحات نے ان کا
انتقال کیا۔ جب مسلمان اس سے غافل ہو گئے اور دین کی عمارت تاخذین کی جد نیاست پر قائم کر لی تشریف
و احاطات نے ان سے رشتہ جوڑا۔

دولت عباسیہ کا انتقامی دور اسلام کی ترقی و فتوحات کا لفظ التہار تھا ایک طرف فتوحات کا سیلان
کردہ اور صنی پر محیط تھا۔ تو دوسری طرف علوم و فتن کا آفتاب بھی لفظ التہار پر تھا۔ لیکن جب قیصری صدی
کا آفتاب ہزوپ ہوا افسوس چنی صدی کا آفتاب طلوع ہوا تھیں واجتہاد کا دروازہ بند ہو گیا۔ اس کے بعد
جن قدر زمانہ گزرتا گیا بہ سے بدتر زمانہ آ جائیا۔

کتاب اللہ کتاب الرسول کی تقدیم بطور رسم و بتبرک رہ گئی اور متاخرین کے قیاس در قیاس اس قوال و فتاویٰ
پر قصر شریعت تعمیر کر دیا گیا اور اامت میں فتسراق و اختلاف کی تاریخیں پھیل گئیں اور اس اختلاف و تفرقے نے
ایسی خطرناک صورت اختیار کر لی کہ دولت عباسیہ کا اس نئے خانمہ کر دیا جائی مرموم نے اس بربادی کا القشہ
روان کی پنجابے۔

دو بلده کے خنڈ بلا وجہاں تھا تردنٹک پر جس کا سکہ روائی مختا
گڑا جس میں عباسیوں کا قشاد تھا عراق عرب۔ جس سے رشک بخان تھا
اڑا لے گئی با د پسند مار جس کو
بہا لے گئی سیل تماار جس کو

ایک طرف تفرق و شست، اختلاف و تفرق نے مسلمانوں کو برباد کیا۔ دوسری طرف علامہ اسلام میں ایک جماعت
ایسی پیدا ہوئی جس نے قوم کے سلسلے زہد عن الدین۔ تو کل و رضا کی وہ حقیقت پیش کی جو کتاب میں مذکور کے خلاف
ہے۔ زہد و تکل کہ یہ حقیقت پیش کی کہ مسلمانوں کو دنیا و ما نہیں سے کوئی سر و کار ہی نہ رکھنا چاہیے۔ جہاد ملت،
حفاظت قوم، و قاع اعداد، و اصلاح امت کے تامین راستے سدد کر دے اور یہ تسلیم دی کہ مسلمانوں کو کنج
حلوت، گوشہ عزلت میں بیٹھ کر اللہ اکر کر کر ہوئے زندگی ختم کر دیتے چاہئے۔ اسی اب نظریہ دینیا اور ترقی و فتویٰ
کے اس بابت یک لمحت دو رہنمایاں اعلان کر کتاب اللہ کتاب الرسول نے زہد و تکل کی یہ حقیقت پیش کی
ہے کہ دینا میں حوددار، اخود اعتماد رہنا چاہئے اور سی دعلم میں اس بابت فطریہ پر پورا پورا عمل کرنا چاہئے۔

آنحضرت مسلمہ نے جب غزہ دھاحد کی تیاری فرمائی تو صحابہ کی ایک جماعت کو ایک کنیگاہ پر حفاظت کئے تو مقرر
فرمایا اور فرمایا سلماں کو فتح ہر یا شکست تھیں اس مرچ سے علیحدہ نہ ہونا چلی یہے۔ چنانچہ مسلمانوں کو فتح
حاصل ہوئی۔ یہ دیکھ کر مورچہ کے آدمی مال غذیت کے لئے موڑ ہر طے اور مورچہ چپور دیا۔ کفار نے موڑ چل
پا کر ہمارے ہندوستان میں بیدان مسلمانوں کے ٹھکانے تھے۔ لیکن یہ فتح شکست سے تبدیل ہو گئی
بہت سے صحابہ شہید ہوئے اور بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زخم آیا۔ حضرت حمزة اسی میں شہید ہوئے جنگ کے اس باب
اور اس کے قدرتی لوازمات سے کوتا ہی بر قی جس کا یہ انجام ہوا۔

عرض باز پد و توکل کی وہ حقیقت جو جا سے علماء پیش کر رہے ہیں کتاب و سنت کے خلاف ہے حضرت فاروق
سے مروی ہے عن معاویہ بن فروہ قال نقی عمر بن الخطاب ناسا من اهل الیمن، فقال لها
انته فقا لوا متوكلون فقال كن بتهم ما انتهم متوكلون اغا التوكل وجعل القوى حين القدرة
ولتوكل على الله ربكم كثرا العمال بر حاشیه مسند احمد (رج ۲ صفحہ ۲۱۶)

(معاویہ بن فرد کہتے ہیں۔ حضرت عمر ایک مرتبہ یمن کے کچھ لوگوں سے ملکہ سرما یا تم کوں کوں ہوائیں
نے کہا توکل لوگ۔ حضرت عمر نے فرمایا تم جھوٹے ہو قم کہاں سے متوكل آئے۔ توکل تو یہ ہے کہ آدمی زین
یہ دانہ ڈالے اور پھر توکل کرے) توکل کی یہ حقیقت تو اس باب غلط یہ ہے اعراف کے متراود ہے۔ زبد و توکل
کی اس حقیقت نے مسلمانوں کو تعصی دبکاری، کسل و سستی، فقر و مذلت، غلامی و محکومی کے قعیقیں مدد حکیم دیا
ان کے مقابلہ میں وہ قومیں جن کا نہ سہب دینی ترقی، تنظیم قوم، اعلانے کیلئے قوم، عزت و نظمت کی تعمیم سے
بالکل محروم ہیں۔ سی و عمل کے میداں میں کو دبکری اور وہ مسلمان کو جنکی ابتداء اور بنایت شاندار پر غلط
حقیقی تعصی دبکاری کے دلدل میں چھپنے لگے۔ مسلمان دینا میں جہاں نیگر، جہاں دار، جہاں سباب، جہاں آرائی
آج غلامی، محکومی، مذلت و خواری کی بوجھ بیڑا یوں میں جان توارہ ہے ہیں اور وہ فوں جو دینا کی ترقی
سے محروم ہیں دارائی ملک و حملت بن گیں۔

اللہ اکبر اکبھی ہم وہ نہیں کہ ہمارا ایک ایک آدمی سلطنت و حکامت کا حکم رکھتا تھا۔ عبد الرحمن اموی جب
جب انہیں سختی ہیں تو ایک سبق سلطنت قائم کر لیتے ہیں۔ محمد بن قاسم تھوڑا سا شکر لیدکا تے ہیں اور سندھ میں
اپنا علم کا ٹار دیتے ہیں۔ آج وہی ہم ہیں کہ کرہ ارضی بیر ۵۵ کر در سے کم ہیں۔ لیکن ہم طرف ذیل و خوار
غلام و محکوم ہیں۔ ہمارے سرہیں اور ہمتوں کی تواریں۔ یوپ کی مکڑ طاقتیں ہر چہار طرف سے ہیں پھٹکار
بھی ہم از میں کا کوئی گوشہ نہیں۔ جہاں سلم کو کوئی امن انصیب ہو۔ سر زمین نہ چھباں ایک ہزار سال مسلمانوں
کے حکومت کی غلامی کی بیر ۳ یوں میں جاں بلب ہے۔

پس مسلمانوں والذی لفظی پیدا کا۔ قسم اس ذات کی جس کے ٹھکانے میں سیری جان ہے۔ یہ پہنچہ قرآن
حکیم سے بعد وہ سمجھ کا نیجہ ہے مسلمان اعلیٰ قرآن سے غافل ہو گئے۔ اس کے اٹل، اغیر فانی اصول ہے وگر دانی کی

جیکا سخنوارہ مسلمان بھلکت رہے ہیں۔ قرآن کریم نے اندر ایک کہرباہی طاقت رکھتا ہے۔ اسکی عملت و جلت
وہی ہے جو ابتداء نزول کے وقت مختی۔ علامہ سید جمال الدین افغانی نے کیا خوب فرمایا ہے القرآن لا ہیز
بکرا ای یوم القيادۃ و قرآن حکیم کی دل را بیاں قیامت تک وہی ہیں جو اسکے نزول کے وقت ہیں، ایقیناً
قتدار آن حکیم کے اندر ہر چیز موجود ہے اور سہنا بھی چلیتے کہ یہ آخری کتاب ہے قیامت تک اسے افود دام
کی تیار درکہ ارضی کی ہلاج کرنی ہے و لا و طیب و لا و یاس الا فی کتاب مبین (العامع) دینا
کی ہر تردی خشک چیز کتاب واضح کے اندر موجود ہے اور تبیان اذکل قیمی (رکنی ع ۱۲) (ہر چیز کا بیان شانی)
ہے اس میں وہ تمام علوم و فتنوں، صنائع، حرفت، سر جد ہیں جن سے آج یورپ مستحیل ہو رکھے ہے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ
اَللَّهُمَّ اَوْهِنْ مِنْ حَسَنَةٍ مِّنْ حَرَثٍ حَادِيْهِ بَرِّيْهِ وَمُحَمَّدٌ،
اَفْلَاقٌ فَاعْلَمْهُ كَمْ بِنَادِيْسِ تَجْنِينْ
آجِ اَسِّيْ اَوْ اَرْجِيْ اَرْجِيْ، بَدْنَفِيْ، عَلَامِيْ، عَلَوْنِيْ،
اَسِّيْ کَمْ بِنَادِيْسِ تَجْنِينْ اَوْ تَبْيَانْ
اَسِّيْ پَامَالِیْ کَمْ بِنَادِيْسِ تَجْنِينْ اَوْ تَبْيَانْ
ہیں اور آج تھیک تھیک اپر رسول اللہ صلیم کی پیشین گوئی صادق آرہیں گے کہ

حوفت ہے کہ دینا کی قویں تم پر چار طرف سے
ڑک پڑیگی جو طرح کہ کھانے دا اپنی پیلے پر ڈٹ پڑتے ہیں
کسی نے غرض کیا کہ کیا ہم اسوقت کم ہونگو؟ فرمایا ہیں
بلکہ تمہاری کشت ہو گی لیکن تم سیلاپ کی خش و خاشک
طڑخ ہو گے اور تمہارے دشمنوں کے قلبے تمہاری ہیت
ست جلسئے گی اور تمہارے قلوب پر جذبہ اکثر دی ہو گی کوئی کا
کہنے والے نہ کہا یا رسول اللہ وہ کمزوری کیا ہو گی یا خدا
دنیا کی محبت اور بروت سے نفرت -

لَوْشَكَ الْأَمِمَّ اَنْ تَدْ اَغِيْ عَلِيِّكُمْ كَمَا تَدْ
الْاَكْلَةَ اَلِيْ قَصْعَتْهَا فَقَاتَلَ قَاتِلَ مِنْ
قَاتَلَنَّا نَحْنُ يَوْمَئِذْ قَاتَلَ بَلْ اَنْتَمْ يَوْمَئِذْ
كَثِيرٌ وَلَكُنْكَمْ عَنْ شَاءَ لَكَثَاءَ لَكَثَاءَ السَّيْلِ
وَلِيَزْعَنْ اَللَّهُ مِنْ صَدَ وَرَعَدَ وَكَمْ لَهَا
مِنْكَمْ وَلِيَقْذَنْ اَللَّهُ فِي قَلْوَبِكُمْ اَلَّهُنَّ
فَقَاتَلَ قَاتِلُ يَارِسُولِ اللَّهِ مَا الْوَهْنُ
قَاتَلَ حَبَ الدِّنِيَا وَكَرَاهِيَّاتُهُ رَوَاهِيَّاتُهُ

مسلمانوں نے قرآن حکیم کے رسول سے اعراض کیا۔ اتحاد و اتفاق کو بالائے طلاق رکھ دیا، تفرق و تشتت
اختلاف و تجزیق کو شیوه بیانیانظام سلطنت سے غافل ہو گئے نہیں قوم، علوم و فتنوں، صنعت و حرفت، اللہ
اسکی سے بے جز بہرگئے جس کا انجام یہ ہوا کہ مسلمان کمزور ہو گئے۔ مسلمانوں کے علوم و فتوح یورپ پر حاصل ہکے
کائنات ارضی سے ستپنہ ہوئے آلات داری کے آسٹہ ہو گئے۔ دریائی بیری کے تیار کئے زمین کے قدر تی
خزانوں، مسوتا، چاندی، لوہ، کوٹلہ، سپریوں وغیرہ سے بڑے بڑے کام لئے اور جان تنور بندگے اور ان کے
فلو بستے مسلمانوں کا رعب اٹھ گیا۔ وہ ان کو خوش و خاشک کی طرح سمجھنے لگے اور مسلمانوں پر ان کا رعب خارجی
ہو گیا۔ اور علامی و حکومی ذلت و خواری کی لغتشیوں پر قناعت کر ہیئے۔ غرض ای آج احضرت سلم کی پیشین
حرفت بحرفت یوسفی ہو رہی ہے کہ ان کو ہارا چکی پر مسلمانوں کی سرداری کر دو کرے پیدا کر دو تو انکے بیکن

بجز غلامی و مکومی نقد و نظر نخطل و بکاری - بد علی و بزدی کے پچھے ہے ہی ہنس -

آج ہم مسلمانوں کی زبان حالی دیکھ کر متین کیا یہ ہی قوم ہے جس سے فیض و کسری کی سلطنتیں لرزتیں ہیں
کیا یہ دہی قوم ہے جس کا بخوبی و بیرونی یقین بہرا تھا؟ کیا دہی قوم ہے جسکی بیکری کے لغزوں سے زمین ہل جاتی تھی؟ کیا یہ
وہی قوم ہے جس نے دنیا میں حریت و آزادی تہذیب و تمدن کی بنیادیں رکھی ہیں؟ کیا یہ دہی قوم ہے
جس کی یادی و رسیوں نے دنیا کی ہر قوم کو سرشار کیا تھا؟ کیا یہ دہی قوم ہے جس نے دنیا کو فلسفیات کی
تعلیم دی؟ کیا یہ دہی قوم ہے جو دارالاسےِ نسل و مملکت سخی؟ اللہ اکبر مسلمان کیلتے اور کیا ہو گے۔

گزوادی ہم نے جو اسلام سے بیٹھ پائی تھی

شریائیہ زبان پر آساناً نے ہمکو دیے ما را

جب ہم یورپ کی ترفی اور مسلمانوں کے تنزل و احتلال پر عذر کرتے ہیں تو مسلم ہوتا ہے اسلام کے وہ نامہں اول
یورپ نے اختیار کر لئے ہیں سلطان سیدان اور تقاضی پیش کیا تھا اور مسلمانوں نے ایک ایک کر کے انہیں
ہمیں ترک کر دئے دڑا عذر کر داں کا کیا حال ہی اور ہمارا کیا۔

ہم نے تعلیم ہریں کو خبر پا کر دیا۔ ہماری درستگاہوں میں کتاب و سنته کی تعلیم ہیں اگر ہے تو برائے ہم ادا
دہ بھی ترک کیلئے نہ ہبہ بیت و صلاح کئے۔ اگر ہم کتاب اللہ کتاب الرسول کو اسی طریق پر حامل کرنا
جس طریق پر ہمارے اسلام نے حامل کی ہے تو آج ہمارا یہ حال نہ ہوتا اور عین سے مسلمانوں اور قضاۃ میں پیش
ہیش تھہوتے۔

ہم اپنا اور یورپ کا معاونہ کریں تو معلوم ہو گا کہ ہم اپنی درستگاہوں میں کیا کر رہے ہیں اور یورپ کی اپنی
حیات و بیقا کو کس قدر خشک دار بنا دیا ہے فانظہر را تیھا اہلسُنُون العدْلُکَ لعَبِتُرْ وَنَ مسلمانوں اغور
کر دیا کہ ہمیں یورپ ایضاً تھیت ہے۔

ہم اپنا نہ درستگاہوں میں تعقیبات این حاجیہ اور صحیح الجواب کے روایہ و عرض سیان کرتے ہیں
اور یورپ سختیں احیام و عنابر میں مشغول ہے جسم کے ہر عضو کی تشتم اور اسکے فرائض منصی اور ایکی
غزوہ دیا تھے بحث کر رہا ہے۔

ہم منطق کے حضرت، بکرے کی ترکیبوں میں سرگردان ہیں۔ اور یورپ دریاؤں سے ہوتی جو سرات اور
ریان، نکال رہے اور زمیں سے دہا، سونا، جاندی، کونہ، پیڑوں اور طرح طرح کی محدثیات نکال رہا ہے
ہم فائدہ اور سعدیکرب کی ترکیبوں میں مشغول ہیں اور یورپ
تو پوچھنگی، آلات حرب یہاں، شرام، الات زراعت، اور طرح طرح کی شیخیتی ترکیبوں میں مشغول ہے۔

ہم رائٹ الاسدی الحمام: کے سختار دل میں دقت هفت کر رہے ہیں اور یورپ بھے کر سندروں
تک جبکہ جنوارے ستاروں میں بھلی از دار ہے اور ہمارے بنا نہ میں مشغول ہے۔

ہم ہیں کہ حیوانات کی لکھاں اور اسکی دباعت کے سامنے میں حجگڑا رہتے ہیں اور یورپ ہے کہ اس سے ہزاروں قسم کا سامان تیار کر رہا ہے۔

غرض! ہم اپنے علم میں اس سے زیادہ کوئی چیز نہیں پلتے کہ بعضی مباحثہ جدل و مکاہرہ کی گتھیاں ہیں جس سے تعقیب و نگرانی یا ہم جدل و خلاف کے سوا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا نہ تو اس سے عملی ذمہ گی پیدا ہوتی ہے نعم کی صلاح نہ اسلام وطن کی کوئی خدمت۔

اویورپ کا یہ حال ہے کہ ہماری اڑائیں - زمین کے غاروں میں گھس گئے۔ ہوا، پانی کو اپنا منحوظ پیٹھ بنا یا۔ کائنات کی ہر چیز کے مالک و صرف بن بھی۔ یہاں تک کہ ہم کو بھی اپنی علایی کی زنجیروں میں کسیدا ہم ہیں کہ آئین، رفع یہ دین، فراہم خلف الامام وغیرہ سائیں میں روئے جہگداتے اور ایک دوسرے کی تکفیر و تضليل اور دنابی بے دین بنا کے نیں شخزوں ہیں اور یورپ کا یہ حال ہے کہ عیسائیت و فرقائیت کے تمام مختلف فرقے سیاسی اتحاد کر کے دنیا کو مغلوب و محکوم کرنے میں شخزوں ہیں۔

یہ مسلمانوں! کیا ہم میں اور یورپ میں کوئی سنت ہو سکتی ہے؟ مذکور قدوس ذرا تما ہے حل

یستوی الدین یعلوون والذین لا یعلوون انما یتذکر کیا ولو الالباب در ذرعہ (۱) کیا کہیں جانتے داۓ اور نہ جانتے و ائے برابر ہوئے ہیں مگر ماں دبی لوگ پیشیت بخرا تے ہیں جو عقل کہتے ہیں۔ اگر آج سلطان تھے آن عظیم کی طرف متوجہ ہوں اور اسکی تیتم پر عمل کریں۔ علوم و فنون میں کہاں چھیدا کریں تو دنیوی نفسی بیویہ تم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں سیری جان سہے یورپ سے کہیں آئے مکمل حاصل۔ مسلمانوں کے پاس کتاب الشہادۃ کتاب الرسول موجود ہے جو ارتقا عادیت کے ساتھ ہی ساتھ اصلاح نہیں۔ اصلاح اخلاق کی تلقیم سے ہا مرے جب سلطان ان معلوم و فنوں سے یا فیض ہر جائیں گے تو وہ دنیا کے مالک ہر جائیں گے۔

یورپ کے پاس علوم و فنون ضرور ہیں مگر ان کی عیش ہرستی، بد اخلاقی دنیا میں روزگارشن کی طرح روزگارشن ہے۔ اگر یورپ کے پاس یہ علوم و فنون تو ہر سے تو بد اعماقوں کی پاداش میں کبھی کا تباہ و برداشت کیا جاتا ہے۔ ملکوں کی ایک موقع پر کہا ہے کہ یورپ کی بعد عالمیاں، صیش پرستیاں، اس دشمنی ہوئی ہیں کہ اُس کے پاس دو تاک دعویٰيات، نہ پورتی و لگبھی کا بریاد ہو چکا تھا اور یہ دو تاک دعویٰيات، کیا ایں بھی علوم و فنون مسلمان آج تندریں پیغام کی انتہائی مذکور جائیں ہوئے ہیں یاد جو داس کے اُن داعیٰ و خطیب رہنیں زہد عن الدین کا تلاش کر جائیں لیکن بھاڑکاڑ کر کہنے ہیں الدین اس بحقِ المؤمن و حجۃ اللہ کا اقت رائیاں والوں کے دنیا جیسے ہے اور کافر کے دنیا (یعنی دنیا میں اہل ایمان کا کوئی حصہ ہے) سئیں یہ تو صرفت کافر کے دنیا ہے۔ حال یہ کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے جو مارے و اعذ عذیب سمجھتے ہیں بلکہ مغلوب یہ ہے کہ دنیا کی ساری نعمتیں بھی مسلمانوں کو سیرا جائیں توجیت کے مقابلہ میں ملجنے

سے دیا دھ صیقت ہیں رکھتیں اور عذاب جہنم کے مقابلہ میں دنیا کا سخت ترین عذاب بھی کافر کے حق میں جنتے کم نہیں ہے۔

ہمارے داعقوں اور خطبیوں کی پر تعلیم دن بدن تنزل و تغلف کے قرعہ بیوی میں لے جا رہی ہے۔ داعقوں کی یہ تحقیق سن کر ایک عقلمند سوچتا ہے تو یہ راجح و مبہوت ہو جاتا ہے کہ کیا دنیا میں ملکہ صرف ذلت و خواری غلامی اور محکمی ہی کے لئے پیدا ہوا ہے؟

کیا یہ دنیا عرف کافر دل اور اہل برباد ہی کیلئے پیدا کی ہے؟ کیا اسلام کے ایمان کا صلمہ ذلت و بمحبت ہے اور کائنات خدا وندی سے یہ باکل محسوم ہیں؟ کو بالسان صرف اس لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ گردن میں لستیج ڈال کر گوشه سجد یا خیکل دہپاڑیوں کے شیلوں پر جا کر اپنی زندگی حتم کرو دیں اور دنیا و ما فہما سے غافل و بے جزہ ہیں اور عذاب کی نشتوں سے کافرا دراہل یورپ مستفید ہوں۔ کو یا حدانے جنت بیکاروں، کسلندوں کے لئے پیدا کی ہے اگر اسلام کی یہ حقیقت ہے تو اسکے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اسلام عجز و کسل فقر و نذلت غلامی و محکومی ہی کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اسلام کی صیقت پہ ہیں ملکہ اسلام تو سعی، و عمل، جد و جہد، عزت و غنا، جہانداری وجہا بنا نی، جہا نگیری، جہا ان آرائی کی تعلیم دیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلِلّهِ الْعُرْضُ وَلِرَسُولِهِ
لِلْمُوْمِنِينَ وَلِكُلِّ الْمُتَّقِيِّينَ لَا يَعْلَمُونَ رَمَافُون (ع) اعرت اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے مگر منافق لوگ یہ تھیں سمجھتے) اور اللہ تعالیٰ حضراتا ہے وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ فَمَنْ فَعَلَ فَإِنَّهُ خَطَّةً
اعمیٰ واصل سبیلہ (بنی اسرائیل ع) (جو اس دنیا میں اندھار مار دہ آخوت میں بھی اندھا ہو گا اور راستے سے بہت دور بھکٹا ہو)۔

دنیا میں اندھادہ ہے جو دن سے بے خوبی اعلاء رکنہ حق کے عسقی و عمل نہیں کرتا۔ قوم دو طن کی عزت کے لئے جد و جہد نہیں کرتا۔ پس وہ قوم کہ جو دنیا میں ذلت و خواری غلامی و محکومی، بتعطل و بکاری سستی و بزدی کی زندگی پر تنوعت کریمی اس کا جنت میں کیا حق ہے۔ جنت تو اہل عمل و جہاد کے لئے ہے اخضرت صلیم اور صحابہ کی زندگیں سعی و عمل کا نمونہ ہیں جذائے قدوس مسلمانوں کی شان یہ بیان فرماتا ہے اَنَّا الْمَوْصُونَ (الذِّينَ أَمْنَوْا
بِيَاللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهُدُوا بِمَا مَوَالُهُمْ وَالْفَسَّمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ(فَلَمَّا
هُمْ الصَّادِقُونَ (حجرات ع ۲) (بس مسلمان وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاے پہنچ پیڑھ کا شک نہیں کیا اور اللہ کے راستے میں اپنی جان و مال سے کوشش کی ہی پچھے مسلمان ہیں)۔

اور فرماتا ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذِكْرِ وَآشِئَةٍ وَهُوَ مَوْمُونٌ فَلَنُحْيِنَهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنُحْكِمَنَّهُمْ
اجرہم یا لحسن ما کا لون لعیملوں (خل ع ۱۳۳) جس نے یہ کام کیا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہے اس کی زندگی ہم اچھی طرح برکرائیں گے اور ان کو آخرت میں ان کے بہترین اعمال کا صلمہ دین گے۔
اور فرماتا ہے قَلْ مِنْ جَرْمِ زَيْنَةِ اللّٰهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعَسَادَةَ وَالظَّيَّبَاتِ مِنَ الدَّرْزَةِ

قُلْ هُنَّ الَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصُهُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُذَاكُ تَفْضِيلُ الْأَيَّامِ
لِقَوْمٍ يَعْمَلُونَ رَأْعَاتٍ عَٰبِرَاتٍ وَلَوْكُو سَيِّدُ الْجَهَنَّمَ كَمَا أَنَّهُمْ كَانُوا
كَلِّ سَهْرٍ يَچِيزُونَ اپنے بندوں کے لئے پسید اکی ہیں ان کو کس نے حرام کیا ہے ان سے کہو کہ یہ دنیا میں ان
لوگوں سے ایں جو ایمان لائے ہیں اور تیامت کے دن خاص انہیں کے لئے ہوں گی، ہی طرح ہم اپنے احکام
اُن لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

ادْرِسْتَرْ مَا تَاهَيْ وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا (نساء٤ ۲۰) او فضلاً
کافروں کو مسلمانوں پر غالب رہنے کا ہرگز موقع نہ دے گا۔

اَرْدِنْ زَمَانَاهُ وَسَعْيُكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعاً مِنْهُ اَنْ فِي ذَاكُ
لَوْقَاتِ لِقَوْمٍ تَيْفَكِرُوْنَ رَبِّا شَيْهَ عٰبِرَاتٍ عَٰبِرَاتٍ اَسَماَوَنَ اَوْ زَمَنِينَ مِنْهُ سَبْ كَرْتَهَا رَا مَطْبَعَ كَرْوَيَا
سَبْبَ شَكْ اَنْ مِنْ قَدْرَتِهِنَّ کَيْتَرِي نَشَانِيَا، مِنْ اَنْ لَوْكُو سَكْ لَهُ جَعْزَرْ وَفَكَرْ كَرْ كَامْ لِلْتَّهِ ہیں اَنْ زَمَانَاهُ
وَعْدَ اللَّهُ لِلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَلَمُوا الصِّلْحَتْ لِمِسْخَلْفَتِهِمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اَسْتَخْلَفَ

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ دِيْنٌ هُرَالَذِي اَرْتَضَى لَهُمْ وَلَيَبْدِلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْلَهُمْ
اَسْتَأْيَدَ وَنَنِي لَوْلِيْشَ کُونَ بِي شَيْئَنَا وَمَنْ كَفَرَ لَعْدَ ذَاكُ فَأَوْلَانِكُ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ
(نور٢)، وَتَمْ مِنْ سے جو لوگ ایمان لائے اور تیک عل کرتے ہیں ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کی
خلافت ضرور عطا فرمائے گا جیسے ان لوگوں کو خلافت عطا کی ہتی جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں اور جس دن کو
اس نے اپنے لئے پسند کیا ہے اسکا ان کے لئے جا کر ہے گا اور ہوت جوان کو لاحق ہے اسکے بعد انکو اس کے
بدرے میں اس دے گا کہ ہماری عبادت کیا کریں اور کسی چیز کا ہمارا شریک نہ گرائیں اور جوان احسانات کے
بعد ناشکری کرے تو اپنے ہی لوگ نا فرماں ہیں، رسول اللہ صلیع فرماتے ہیں۔

اَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُرْمَنَ الْمُحَرَّفَ
اَنَّ اللَّهَ تَعَالَى اَسْمُونَ بَنْدَلَے کو دَوْسَتَ کِتَابَهُ جَمَارَقَتْ
وَنَخْبَ کَنْزَ الْعَالَمَ بِرَحَائِشَهِ مَسْدَادَمَحَجَ ۲۰۰ صَفَرَهُ
اوْ فَرَنَاتَے ہیں۔

جَبْ آخْرَنَاهَهُ ہرگا لوگوں کو دریم و دنایز کی سخت
ضَرُورَتْ ہو گی آدمی اس سے اپنے دین و دنیا کو
باقی رکو سکیں گا۔

اَذَا كَانَ فِي اَخْرَى زَمَانَ لَوْلِدَ لِلنَّاسِ فِيهَا
مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَارِ لِرِيقِيمَ بِهِ
الرَّجُلُ مَجَادِيْنَهُ وَدَنِيَا
دَطِرَانِي فِي اَبْكِيرَعَنِ الْمَقْدَامَ
اوْ فَسَدَ مَاتَتِ پَیْسَ -

تم میں اجیا آدمی وہ نہیں جو اپنی دنیا کو آخرت کیے

لیں بخیر کہ من ترک دنیاہ لا آخرت

وَإِذَا أَخْرَقْتَهُ لِلْأَنْيَاهُ حَتَّىٰ يَصِيبَ مِنْهَا
جَمِيعَ اعْفَانَ الدُّنْيَا بِلَا غَرَغَرٍ إِلَى الْآخِرَةِ
وَلَا تَكُونُوا كَلَوْلَةٍ عَلَى النَّاسِ رَابِنْ عَسَكَرَتْ رَبِّهِ
أَوْ فَرْمَاءٌ هِيَ
چھوڑ دے اور آخرت کو دنیا کے لئے چھوڑ دے بلکہ وہ
بیتھ رہے جو دونوں کو حاصل کرے کیونکہ دنیا آخرت تک
پہنچنے کا ذریحہ ہے ۔ تم لوگوں پر دبال تباہ کرنا شریعت

تم میں بہترین آدمی وہ ہے جو دنیا سے اپنی آخرت
دست کرے اور اپنی آخرت سے اپنی دنیا درست کرے
خیار کم الدین یا خذ دن من دنیا هم
لآخرتهم ومن آخرتهم لدنیا هم
رَنْتَبَ كَنزَ الْعَالَمِ يَرْعَشِيْهِ سَنَدِ اَحْمَدِ ج ۱۹۶

مسلمانوں اہل ایمان کی شان تو یہ ہے نہ دھو جو تم سمجھتے ہے ہو، مسلمان کی شان یہ ہے کہ حیات ملت بے پیغیر
رہے ۔ علوم و فنون سے غافل رہے اور غلامی و محکومی فقر و سکت ذلت و نکبت میں زندگی ختم کر دے بلکہ
سلم کی شان یہ ہے کہ کرہ ارضی پر بنے والوں میں سب سے زیادہ سنن الہیہ ، قانون قسطہ کا عامل ہو اور دنیا
میں زندہ رہے تو از اد خود مختار ، جہاں دار ، جہاں بان ، جہاں نگیر ، جہاں آرائیکر زندہ رہے ۔ مسلمانوں
عمل و سعی کے بغیر حبنت کی تمنانہ کرو اور بھی اسکی نصیحت نہ کرو کہ ایمان اور برذری ۔ ایمان اور کسلیتی یہ ہے
و غلامی ، ایمان اور فقر و سکت ، ایمان اور ذلت و نکبت یہ جامع ہو سکتی ہے فیما قوماً عَمِلُوا التَّعِيشُوا
اعزاء او لَقُولُوا شهداء نوگو سعی عمل میں سرگرم ہو جاؤ اور دنیا میں عزت کی زندگی اسپر کر دیا جائے
شہادة پی کر جو راہی میں جاسو؎

اعْلَمُوا فِيْرِي اللَّهِ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَرِدُونَ إِلَى عَالَمِ الْغَيْبِ دَالْشَهَادَةِ
فِيْنِبَثُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ رتبیع ۱۳۳) عمل کرو کہ عنقریب اللہ تھا رے اعمال کو دیکھیں گا اور اس کا
رسول اور اہل ایمان ہی دیکھیں گے اور عنقریب تم اس قادر طبق کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو غائب ہے حاضر
سب کو جانتے ہے ۔ پھر جو کچھ ہم نے دنیا میں کیا ہے تمکو اس سے آگاہ کر دے گا ۔

قاریئُنْ کرام ! اصلاح قوم ، تحقیق علوم جدید ہے کے لئے میں نے فنیسون علامہ طباطبائی جو سہری
مصری کی کتاب "القرآن والعلوم العصبية" کو بہترین کتاب پایا جو نہایت تحقیق و درایت کے
ساتھ لہی گئی ہے ۔ ترجمہ کے لئے میں نے اسکو بہترین پیش پایا اور خدا نے قدوس کا لاکھ لاکھ تکریہ کے آج ہے
ترجمہ قاریئُنْ کرام کے سامنے ہے ۔ ایسے ہے کہ خدا نے قدوس سے قوم کو مستفید فرمائے گا ۔

ترجمہ کے اندر میں یہ طریقہ اختیار نہیں کیا ہے عاصم طور پر ترجمہ کے لئے راجح ہے کہ تحت النظر ترجمہ
کر کے اصل کتاب کے مطلب کو جیط کر دیتے ہیں ۔

میں نے یہ اصول رکھا ہے کہ زبان میں اور بامحاذہ ہدایہ و مصنف کا مطلب بھی کما حقہ ادا ہو جائے
علاوہ اذین اصل کتاب میں جہاں اختصار سے کام لیا گیا تھا اور میں نے اس کی توضیح کی خصوصی درست

محسوس کی تو بلافضل اسکی توضیح کر دی اور ساتھی ہی ساتھ حواشی بھی لیکھے ہیں جس سے کتاب مفیداً و پر از مغلوق
ہو گئی ہے دنیز مصنف نے آیات قرآنیہ نقل کر کے سورۃ یار کو عکا حوالہ نہیں دیا تھا۔ میں نے ہر آیت کے ساتھ
سورۃ، رکوع کا حوالہ دید یا کہ فلاں سورۃ اور فلاں رکوع کے اندر ہے دنیز بعض آیات نقل کرنے میں صرف کو
کچھہ سامع ہو گیا ہے۔ میں خاصیتیہ میں اسکو درست کر دیا ہے۔

خدا نے قدوس کتاب کو مقبول منتہی اور مترجم اور تواریخ کو دین و دنیا میں اسکے برکات سے بہرائی فظ
فرمائے۔ ربنا تقبل منا انك أنت السَّمِيعُ الْعَلِيمُ أَمَيْنَ يا رب العالمين

فیقیر ابوالعلاء محمد اسماعیل گود ہر دی رکان اللہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد والآله اجمعين - مسلمان زاد دین نام ہے اللہ اُس کے رسول ، اس کی کتاب اور آئمہ مسلمین کے طریق کی تضییح کرنے کا اللہ تعالیٰ نے تمام نوع بشری کو حسران اور لٹوٹی میں پیدا کیا ہے مگر وہ لوگ یہ اس تشنی میں جو مزین اور صالح ہیں اور باہم ایک دوسرے کو حق و صبر کی وصیت کرتے رہتے ہیں - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

والعصران الاوئل نفعي خسر : الا الذين امنوا وعملوا الصالحات ولتو اصروا بالحق و
لتو اصروا بالصبر (اسورة العصر) رقم عصر کے وقت کی کسارے ادمی گھائٹ میں ہیں مگر وہ ہیں جو ایمان لئے
اور انہوں نے تیک عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق کی اور صبر کی وصیت کرنے تھے

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو زجر و توبیخ فرماتا ہے جو وم کے سغلن صیحت دار تا دیں سعی اور کوتا ہی کرتے ہیں فرماتا ہے کافر لاؤ بینا ہوں عن منکر فعلوہ: لبیس ما کالوں یفعلنون (ماٹع ۱۰) جو پُرے کام وہ کرتے تھے اس سے یہ منع ہیں کرتے تھے البستہ جو کچھ یہ کرتے تھے بہت سی بوا کرتے تھے رسول اللہ صلیم فرمائے ہیں -

لتا مرون بالمعروف ولتهاون عن المنكر
اولی سلطنه اللہ علیکم شرار کم قیعا
خیار کم فلا سیحاب
پس میں اس کتاب کے ذریعہ اپنی قوم کو صیحت کرتا ہوں خواہ وہ مشرق میں ہر حزاہ نظر میں اور اخیر خرض کو سبکدہ ہوتا ہے

خطاب پیغمبر

مسلمانوں میں ہمیں کتاب اللہ اور سنۃ رسول کی طرف دعوت دینا ہوں۔ میری دعوت یہ ہے کہ تم کتاب دسنۃ پر عقل سلیم اور رائے صحیح سے عزد کرو اور اپر عمل کرو کر دینا وہ حضرت کی نجات کتاب دسنۃ ہی پر موقوف ہے۔ میری یہ دعوت مسلمانان ایشیا چین، سندھستان، افغانستان، ملکیتیہ، باشندگان جزاً رہنہ، اہل خادماً عرب، اہل ایران، ترکی وغیرہ تمام کے لئے ہے جس طرح کیہ دعوت افریقیہ کے عرب، ببر، باشندگان صحرائے کبریٰ، اہل سوڈان، اہل یورپ اور روس اور کرہ ارضی کے تمام مسلمانوں کے لئے ہے اور وہ دعوت یہ ہے کہ تم سب باہم محدث و متفق ہو جاؤ کہ ہماری دینوی و آhzوی نجات و فلاح اسی میں ہے اسی سے تم ذلت و نکبت اور محکومی و غلامی سے نجات پا سکتے ہو اور بس۔

(۱۱) یہ روایت صاحب کنٹرا نگاری سے بڑا اور بڑا فیض میں نقل کی ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مردی ہے اور اسی مصنفوں کی ایک روایت ہے اسی وجہ پر اسے

سلما نو تمہارا رب ایک ہو۔ تمہارا بھی ایک ہے۔ تمہارا قبده ایک ہے۔ تمہارا نگانی دل کے اوقات ایک ہیں۔ تمہارے وز و نکاح ہمینہ ایک فرضیہ زکوٰۃ تم سب پر یکسان ہے اور حج بھی تمہارا یکسان ہے اور توحید خدا و نبی میں بھی تم سب ایک آواز ہو۔

سلمانو ایہ اسلام کی حصلہ دل احسان اور دین کے ارکان ضروری ہیں جن میں تم سب تحد ہمار کان اسلام میں تمہارا اتحاد یہ خدا کے حکم حسن و رحیم کی جانبے اعلان اور دعوئے ہے کہ تم سب ایک ہو کیا یہ خدا کا اعلان ہتھیں سطرفت متوجہ ہتھیں کرتا کہ تم علی زندگی میں اتحاد اور یکسانیت پیدا کرو جس طرح کہ تم عبادات میں تحدیک کریں۔

حضرت مسلم نے مرض موت میں حضرت ابو بکر صدیق کو نماز پڑھانے کا حکم دیا کہ وہ نماز میں امامت کریں۔

حضرت مسلم کی وفات کے بعد بعض صحابہ کرام صنوان اللہ تعالیٰ علیہم گبین فرمائے تھے ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم قد ارلضی ابا بکر لدیننا فلان نرضاہ لدینانا (یعنی جب ہمارے پیغمبر صلم دین کے بارے میں حضرت صدیق سے خوش ہیں تو کیا ہم ان کو اپنی دینی کئے ہیں پسندیدہ کریں گے) چنانچہ تمام صحابہ نے تھفہ طور پر حضرت صدیق کو اپنا حلفیہ مقرر کیا۔

پس اس وقت میں تم سے خطاب کر کے کہتا ہوں کہ خدا کے قدوس نے تمام مسلمانوں کو عبادات میں تحد گردانا ہے کہ ایک ہی قبلہ کی طرف تم نماز پڑھو اور اسی قبلہ کا تم حج کرو ایک ہی ماہ میں روندیر کھو اور اسی طرح تمام ارکان اسلام میں تم تحد و متفق رہو اور تمہارا یہ اتحاد واتفاق تمہاری عبادات کی صلاح و فلاح کا واحد طریقہ ہے۔ پس کیا تمہاری دینی دینی سیاسی صلاح و فلاح کا واحد طریقہ یہ ہیں کہ کہہ اصنی کے تمام مسلمان اس بارے میں تحد و متفق ہو جائیں۔

سلمانو تمہاری عبادتیں اس بات پر موقوف ہیں کہ تم سب ایک ہی قبلہ کی طرف رخ کرو اور ایک ہی قمرہ وقت پر ادا کر دی یہی حال تمہاری دینی فلاح و نجات کا ہے۔ مسلمان کبھی فلاح و نجات ہیں پاسکتے۔ نہ نظام جماعت میں نہ میدان انتقام دیات میں جب تک کہ کہہ اصنی کے تمام مسلمان با ہم تحد نہ ہو جائیں۔ افریقہ کے مسلمان یورپ کے مسلمانوں کے بھائی بھائیں۔ صحرائے کبریٰ کے باشندے مسلمانوں ہیں سے محبت کریں۔ اہل سوداں اور ترک پا ہم دست بدل ہوں۔ سند و ستانی اور فرقہ ازیں بجلیگر ہوں نکونوا باعباد اللہ اخوانا کے خدا کے سلم بند و باہم بھائی بھائی

بنکر ہو کر اسلام تکو اتحاد و اتفاق کی رعوت دیتا ہے۔

سلمانو ایہ کہے ہوئے اشارے اور واضح ترین دلائل ہیں جو تمہارا اتحاد و اتفاق کی دعوت دے رہے ہیں۔

لبسا اوقات بے علم عامۃ الناس ان اشاروں کی ہیں سمجھہ سکتے۔ صرف ار بائیہم و بیصرۃ اصحاب علم و ذکاء و تہذیب سمجھہ سکتے ہیں۔ لہذا خدا نے قدوس نے اتحاد و اتفاق کو صراحتاً قرآن کریم کے اندر بیان فرمایا کہ:-

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً و لا تفرقو و اذکروا النعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اذکاراً علاء فالله بین

قلوبکم فاصحتم من عہد اخوانا و کنتم علی سفا حفرة من النار فاقد کم صنقاً (آل عمران ع ۱۱)

رسب مل کر مصطفیٰ سے اللہ کی رہی پکڑاے رہا اور ایک دوسرے سے جدا ہوا اور اللہ کا وہ احسان یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے مبتدا رے دلوں میں الْفَتْ بیدا کی اور تم اس کے نفع سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کارے آ لے گئے تھے۔ پھر اس نے تمکو اس سے بچالیا)

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اتحاد و اتفاق مسلمان کے لئے فرض ہے۔ اور ترقی و تنشیت منوع و حرام پس جب کبھی مسلمان آیت کی خلاف ورزی کریں گے عقاب و عذاب کے سحق قرار پائیں گے اور دینا و آخرت میں اس کی سزا پاییں گے۔

دوسری جگہ خدا نے قدوس فرماتا ہے وَلَا هُنَّا زَعَوًا فَتَفَشِّلُوا وَتَنْهَبُ مَرِيحَكُمْ (الفاتحہ ۶۴) (اور آپ میں جبکہ گڑا نہ کرو کہ تم بہت بار جاؤ گے اور ہماری ہر اکھر مل جائے گی)

مسلمانوں اعزز کرو کہ کیا آج ہماری اس زبوبی حالت، مذلت و رسوانی کا اصلی سبب سماری افراط و غلط اور بیانی تقاض و تدابیر، ترقی و تنشیت ہیں ہے؟ جھیل و ضلالت غفلت و بے حدی نے مسلمانوں کو ایک طویل عرصہ سے لغطل و بیکاری، کسل و سستی، بزرگی دے بھی کے نرم مگر مہلک و خطرناک بچھروں پر سلا رکھا ہے کیا یہ آیت کی پوری پوری صداقت نہیں؟

آج ایشیا کی انہیں دوری پر بنتے دلائل مسلم اپنے ترکی بھائی کے لئے مضطرب اور بے چین ہے جو پورپ کی خبر سلم اقوام کے مظالم سے رہا ہے۔ اسی طرح اپنے عرب اور سوڈانی بھائیوں کے لئے ربے چین ہے جو صحرائے کسری اور خط استوی کے پیچے غیر سلم اقوام کے مظالم کا تکہہ مشتمل ہے ہرے ہیں۔ یہ کیا بتارہما ہی ہی کہ آج کرہ ارضی کے تمام مسلمان چین و مضطرب ہیں۔ میرے اس بیان سے تپراس حدیث کی حقیقت واضح ہے جو ہماری شریفہ کے اندر وارد ہے کہ مثُلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تِرَاهِمَهُمْ وَلَوْادِهِمْ وَلَوَاصِلِهِمْ

مَثُلُ الْجِنَدِ اذَا اشْتَكَ مِنْهُ عَضُونِ تَدَاعَى لِهِ مَا بَرَأَ الْجَبَدُ بِالْجَمْعِ وَالسَّهِ۔ (یعنی بیانی تراجم و مورث اور بیانی صلدہ رحمی یہ مسلمانوں کی شالا یا ہے جبسا انسانی جسم کہ جب جسم کا کوئی عضو موجود اور زخمی ہوتا ہے تو سارا جسم بچارا اور بے چینی میں بنتلا ہو جاتا ہے) اسی ہماری شریفہ میں دوسری جگہ وارد آنحضرت صلیعہ فرماتے ہیں۔ ۱۲۰ المُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبَنْيَانَ لِيَشَدَّ بَعْضُهُ بَعْضًا

سل ایک بینا دا اور دیوار کے ہیں کہ ایک ایٹ دوسری ایٹ کو ایک پھر دوسرے پھر کو مبنی کرتا ہے)

کیا تم اس سلم کے لئے جو دنیا میں عظمت و میرگی شرافت و منزلت کا واحد حقدار ہے یہ سننے کے لئے تیار ہو کر وہ اس جو ہر عقل سے بالکل محروم ہے جو انسان کو حیوات سے ممتاز کرنے ہے؟ میں یہ سمجھتا ہوں تم یہ ملتے اور سننے کے لئے کبھی تیار ہو گئے جب تم یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں تو ہر تم کیسے متفرق و متشتت اور ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور حیات و زندگی کے طریق علی میں باہم متفق و متحد کیوں نہیں ہوتے؟ خدا نے قدوس نے بعض قوتوں کو صرف اس لئے بے عقل و بے شور کیا ہے کہ وہ یا ہم مختلف اور متفوق و متشتت ہو گئے تماں کی

تحبیہم جمعیاً و قلوبیم شقی ذالک با نعمت قوم لا یعقلون رحشیر ۲۴) رسم ان کے ظاہر حال
کو دیکھو تو سمجھو کر یہ سب ایک میں حالانکہ ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ ان میں عقل نہیں
سلماً نبی مزمیں کے بادشاہ، قوموں کے سردار، کرہ ارضی پر بنے والوں کے سرتباخ بھتے دنیا
میں تھاری عظمت و جلالت کا کوئی شرکی وہیم نہ تھا۔ کیا تمہارا پروردگار یہ ہیں فرماتا۔ کہتے خیر امامہ
الخرجۃ للناس رال عمران ع ۱۲ رسم دینا کی اُن تمام امور میں بہتر ہو جو لوگوں کی ہدایت کے لئے پیدا
کی گئی ہیں) اسکے بعد ہی خدا نے قدوس تھاری شرافت بذریعہ اور بخصلیت کے اسیاب کی شرح نشر تاتا ہجر
تامرون بالمعروف دنیوں عن المُنکر و تَمُّذُون بِالْمُنْكَر رال عمران ع ۱۲) رسم اچھے کاموں کا
حکم دیتے ہو اور بُرے کاموں سے سُنگ کرتے ہو)

سلماً نبی تھارے ان آباء اجداد اولین و سابقین، حلفاء راشدین کی شان یہ تھی جو تمام دینا کے باوجود ہبہ
سے زیادہ عادل و منصف، اور عدل والصفات میں بے مثال و بے نظیر تھے یہ لوگ انسانوں کے نادی دراہنمائی اور دینا
کیلئے سرتاپا حرمت و رافت اور عالمک فتح کرنے میں بیشتر میں تاکہ کرہ زمین کے بنے ولے امن چین کی زندگی اپنے کریں اور دین زینا

میں، لغتہ و زبانیں اخلاق و اطوار میں بے مسجد و متفق اور تخت جہانی پر آمنے سلنے رونق افرز ہو کر بھیں۔

سلماً نبی تم ویسا کی وجہ ترین امت اور افضل ترین قوم ہو جو نوع اشری کیسے چھی گئی دینا کے طریقے سلطنتیں ضروریں
اور کرہ ارضی کے عجزت سروں تھا کہ آباد اجداد سائیہ حربیاً اور سانوار اسلام سے اپنے کو مسور کیا۔ اور صدر اعظم پر

چل کر مقصد اعلیٰ کو پایا۔ اس سے پیش و ہجامت و حلالت کی ظلمتوں میں گھرے ہوئے تھے اسلام لانے کے بعد
وہ اپنے لئے اور کرہ ارضی کے بنے والوں کے لئے رحمت بن گئے۔ لیکن آہ آج ہم ہیں کہ اپنی تمام مساعی عزت برپا
کر چکے۔ ایک ایک کر کے تمام عالمک ہمارے ہاتھوں سے نکل گئے اور فرنگی قویں سماںی سلطنتیں ہضم کر گئیں ہیں
بدترین غدار میں بستلا کر دیا۔ ہم پر لفڑت و حقارت ذلت و محبت کے آوازے کسی ہی میں اور حال یہ ہے کہ ہمیں
نے ان کو تہذیب سکھائی۔ ہمیں نے انکو تعلیم سے مزین کیا اور حماری ہی مہذب گو دوں میں انہوں نے پر درش پائی
لیکن کامیک طعن و تیش نے آفتہ اسلام سیاہ پڑ جائے گا۔ ہرگز ہمیں خدا نے قدوس اسلام کو جاہت و بزرگی
اسکی شادابی و درونق اسکے جمال و در غنا میوں آسکی عظمت و جلالت کو قیامت تک باقی رکھنے کا ارادہ چکا ہے۔ آج کے

دن تک دینا کی شیار قومیں اسلام کی مقدس تعلیم کے ساتھ متسلیم فرم کر چکیں اور کر رہی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سر زمین
ہند میں ہر سال پچاس ہزار سے زائد غیر مسلم مشترف با اسلام ہو کر دین الہی میں داخل ہوتے ہیں اور یہی حال
افریقہ کا ہے۔ تو دینا کچھ ہی یہوں نہ کہے اسلام اپنی صداقت و حقاچیت کا سکد دینا پر جانا ہی چلا جا رہا ہے
اگرچہ کفار اسکے مثائب کے درپے ہیں ویا بی اللہ اولان یتیمہ نورہ ولو کوہ الکافروں (توبہ ۵)

(اور خدا کو منقول ہے کہ ہر طرح اپنے فور کی روشنی کو پورا کر کے رہے)۔

اسلام علم و عمل کا جامع مذہب ہے

سلام با اسلام وہ مذہب ہے جو علم و عمل کا جامع ہے۔ جب اسلام کی وسیع و عظیم ترین سلطنتیں اسلام کے صراط مستقیم سے مختف ہو کر حنلالت دکھرا ہیں تبلا ہو گئیں تو کائنات کے علوم و معارف سے بالکل محروم ہو گئیں جس کا بیتجہ ہے ہر کو کہ مسلمان ہنگامہ بھی نہ ہے کہ جو دنیا انکی شاگردی پر فخر کیا کرتی تھی اُنکی اصلاح کر کے جب مسلمانوں نے خود اپنا یہ حال بنا لیا تو اسلام نے بھی انکو زمین پر دے ما دا اور یورپ کے مقابلہ میں بجاۓ فتح و فتوح کے پیغمبر کیمیں یورپ آگے بڑھا اور مسلمان بچھے ہے احجام یہ ہوا کہ مسلمان جن کے استاد تھے اُن کے شاگرد ہو گئے سچیل علم کے لئے یورپ دروازے کھل دیا اور یورپ سے کچھ علم سیکھا تو یہ سیکھا کو بود و باش میں اُن کا طرد و طریقہ ختم کر لیا جس نے نہیں پریورپ نے قیام کیا وہ یہ بھی قیام پذیر ہوئے جس گھاٹ سے یورپ نے پافی پیا یہ بھی پہنچنے لگے۔ کیا یہ واضح اور کھلی ہوئی دلیل نہیں کہ اسلام کی عظیم ترین امت حقائق عالم سے بے خبر ہو گئی اور یہ سمجھنے لگی کہ مسلمانوں کو علوم و معارف کی ضرورت، یہی نہیں اور زندگی پیسر کرنے کے لئے اسکو صرف زیور چالات بس ہے۔ خدا اسے قدوس نے زمین و آسمان میں جو کچھ ہے پیدا کیا اور اپنی قدرت کے کر شئے دکھائے اور بیجا رصنائی و بدائع کی گلکاریاں کیں۔ زمین پر انواع و اقسام کی بیانات پیدا کیں ان سے بالکل غافل و بے جزء ہو گئے۔ یہی وہ اسیاں ہیں جن سے مسلمانوں کی ہوا اکھڑتگئی اور دنیا میں دلیل و خوار ہو کر رہ گئے۔ آج اُن کے پاس بھراؤ کے آباد احمد اور اسلام کے آثار اور بیادگاروں کے کچھ بھی نہیں رہا اور یہ اس لئے کہ جہالت دیے علمی وہ سیاہ پر دے ہیں کہ علوم و فنون کے دروازے نکل پہنچنے ہی نہیں دیتے پس زمانے نے انکو طما پنچے رسید کئے اور اس طرح سر کے بل گرا یا کہ دنیا میں جو غالب تھے مغلوب بن کر رہ گئے حکومت و جلالت کے مالک ذلت و خواری میں تبلاؤ ہو گئے قل اللهم مالک الملائکت انت عن سلطنت الملائکت متناء و لعز من لشاء و قدر من لشاء بپیدك الحير انك على كل شيء قدير (المران ۳۲) رائے پیغمبر تم یہ دعا مانگو گرے خدا تو ہی سارے ملک کا مالک ہے جسے تو چاہے ملک دیلوے اور جس سوچا ہے اس کے مالک ہیں ہے تو ہی جسے چاہے، عزت دے تو ہی جسے چاہے عزت دے سکا اور تو ہی جسے چاہے ذلت دے۔ بہ طور کی خوبی تیر کے ہی ناتھ ہیں ہے)

ہم ہی فلاسفہ اور عقول کے مالک تھے
ہم سمجھنے قادر تھے جہنوں نے برٹے برٹے صحوائیں میلائے کئے
احمد اپنے شکروں سے دریا چیرا ڈالے
احمد و شمتوں کو نزیر و زبر کر دیا
یہ ہی شر قیمین کے مالک تھے
ہم ہی مغربیں کے مالک تھے

کنا الجھا بذلة الكبار
کم قائد سلک القفار
و بھیشنا قطم البحار
و طمع علے اعدانا
ات بعدکنا المشرقین
ات املکنا المغربین

اَنَا قَرِئْتُ اَلْحَكْمَيْنِ
الْعَلْمَ وَالْاِيمَانَ

سَلَانُو بِاِكِيَا تَمَّ كَرَهُ اِرْضَى كَيْ اِيكِ زِبَرْ دَسْتُ وَقَهَارْ قَوْمَ هَنْيَنْ؟ بِكِيَا تَهَارَے پِرْ دَرْ دَكَارَنْ يِهْ حَكْمَ هَنْيَنْ وَيَا كَمَ اِپَنْ
خَفَافَتَ كَرَوَ اَوْ رَأَيْتَ عَنْتَ كَيْ بِيَنَادِينْ سِتَّ حَكْمَ وَسِنْيَوْ اَكَرَوَ اَوْ رَدِينَيَا مِنْ سِرْ بَلَندَ هَوْ كَرَهُو اَوْ رَخَدَسَتَ قَدَسَتَ
رَدَتَ زَمِينَ پِرَ جَوْ عَلْمَ وَصَنَاعَتَ كَيْ جَوْ هَرْ بَكِيرَ كَهَے هَيْنَ اَنْ كَوْ سِيَيْوُ اَوْ رَخَدَائِيَ الْغَامَاتَ كَيْ قَدَرَ كَرَوَ

فصل

مُسْلِمَانُوں کو خلافتِ ارضی اور مسکن فی الارض کا وعدہ

سَلَانُو بِاِكِيَا خَدَائِيَ قَدَسَتَ نَيْ اِبَنِيَ كَتَابَ كَيْ اَنْدَرَ يِهْنَيْنَ فَرْمَا يَا وَعْدَ اللَّهِ الَّذِي اَمْتَوْا مِنْكُمْ وَ
عَمَلُوا الصَّالِحَاتِ لِيُسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ لِمِنْكُنَّ
لَهُمْ دِيَنَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلِيَبْدِلْنَهُمْ مِنْ بَعْدِ خُوفِهِمَا اِمْنَا يَعْبُدُونَ ثُمَّ وَ
لَا لِيَشْ كُونَ بِشَيْءٍ وَمِنْ كَفَرْ بَعْدَ ذَلِكَ فَنَاؤُوا وَلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ،
(رَوْزَعْ ،) (ترجمہ) تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں ان سے خدا کا وعدہ ہو کہ ان
کو ملک کی خلافت ضرور عطا کرے گا جیسے ان لوگوں کو عنایت کی تھی جوان سے پہلے ہو گزرے ہیں اور جن بین
کو ان کے لئے پسند کیا ہے اس کو ان کے لئے جما کر دے گا اور حروف جو ان کو لاحق ہے اس کے بعد ان کو اس کے
بے میں امن و سلامة کے ہماری عبادت کیا کریں گے اور کسی چیز کو ہمارا شرم کی نہ گردا یعنی اور جو شخص ان کے
بعد ناشکری کرے گا تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں)

لَيَأْكِيدَ مَقْدَسَ كَلَامَ مَهَارَے پِرْ دَكَارَكَاهَنْيَنْ جَوْ تَهَارَے پِنْيَبِرْ پِرْ نَازِلَ هَوَا اَوْ رَجَنَ کَيْ تَمَّ نَحَاطِبَ هَوْ؟
حَدَّا كَيْ حَافِبَ سَيْلَتِرْ بِرْ طَبِيِّ بِرْ طَبِيِّ دَنَمَهَ دَارِيَاںَ ہِیْنَ آجَ تَهَارَیِيَ كَرَشَتَ وَطَاقَتَ سَيْلَتِرْ بِرْ طَبِيِّ بِرْ طَبِيِّ دَنَمَهَ دَارِيَاںَ عَلَيْهِ
كَرَهَتَ - اللَّهُ اَللَّهُ آتَيْ ہُمْ پِرَ كَيَا لَكَنْدَرَ رَهَمَسَهَ - صَدَهَزَارَ لَعْبَ وَحِيرَتَ ہے کَہْ سَلَانَ ہِیْنَ اَوْ رَعَدَكَ
قَدَسَتَ کَے اس دَعَدَے کو فَرَامَوْشَ کرَگَتَ دَهَ ہِیْنَ زَمِينَ پِرَ اِپَنَا حَلِيفَةَ بَنَائِے گَا اَوْ زَمِينَ پِرَ ہَمَارَیِيَ طَافَتَ
وَتَمَكَّنَتَ کَا سَكَهَ جَادَے گَا اَوْ رَحْوَنَ کَے بَعْدَ ہُمْ کو اَنَّ کَيْ بِرْ کِشَتَ بِخَشِيشَکَا یَهْ خَدَائِيَ قَدَسَتَ
اَوْ رِيقَيَا وَهِيْ اِپَنَے دَعَدَے کَے خَلَافَتَ ہَنْيَنْ کَرَتَا - وَهْ خَوْ فَرَمَاتَا ہے - وَمَنْ اَدَفَ لِعَهْدَهُ مِنْ اللَّهِ

(توبہ ۱۳۴) (اوْ رَالَّهُ سَے زِيَادَه اِپَنَے وَعْدَه کا پُورا کرنے والا کون ہو سکتا ہے)

آجِ مشرق و مغرب کے مسلمان استجواب و حیرت میں ہیں کہ کرہ ارضی پر جو اولاد آدم پھیلی ہوئی ہے اس
امیں ۵۵ میلیوں مردم شماری مسلمانوں کی ہے۔ اور یہ سب کے سبب حیرت و استجواب سے کہہ ہے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں

اور اعمال صالحہ سے مزین ہیں ہمیں حدا نے خلافت ارضی کو ہر جنگی ملکیہ ہمارا تو یہ حال ہے کہ ہم جد ہر جاتے ہیں فالموں کی تلواریں ہماری گردون پر ہیں اور ذلت ذکرت کی فلمبیں ہر چہار طرف سے ہیں پھر ہوئیں اور فرنگی طاقتیں ہر چہار طرف سے ہمیں نکال رہی اور بعض ٹکار رہی ہیں۔

فصل

مسلمان اتحاد واتفاق اور علم میغا کام کیوں ہیں؟

مسلمانوں میں ہماری حرمت و سُنّت حاصل کا جواب دیتا ہو۔ تم یہ نہ سمجھو کہ اعمال صالحہ وہی اور مسنت ہی ہیں جو ہم انجام دے رہے ہو۔ ملکہ تم میں دو چیزوں کی صفت خامی ہے الک یہ کہ تم میں یا ہم الفنا نہیں کو عربی، عجمی، گورے کا لے تمام تحد و تتفق ہوتے دوسرے یہ کہ تم میں علم ہیں کہ زمین و آسمان میں حدا نے کیسے کیسے عجائبات پیدا کئے اور پیدائش و حکمت کے کیسے کیسے حیل تماستہ رچائے ہیں اور مخلوق کے نظام کو کس حن اسلامی سے قائم کر کر کہا تو آسمانوں میں ستارے پیدا کئے۔ زمین پر ہزاروں قدم کے چوانات دیباتات پیدا کیں اور مسلمان ہیں کہ علموں سے بالکل آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کو ان علوم میں دنیا کی ساری قوموں سے پیش پیش ہونا چاہیے اور میں اس بارہ میں مسلمانوں کے سلسلے نے بردست دلیل پیش کرتا ہو۔ حدا نے قدوسی فرمائے

اوہ نیظر وال ملکوت الساوات والا رضن و مصالحہ اللہ من شیعہ دان عسی ان یکون

قد اقترب اجلہم فبای حدیث بعد کیو منون اعراف ع ۲۳

ایک ان لوگوں نے آسمان اور زمین کے انتظام اور حدا کی پیدا کی ہوئی اگئی چیز پر بھی نظر ہیں کی اور نہ اس بات پر کعبہ نہیں اُن کی موت قریب آنگی ہو تو قاب اتنا سمجھا نے کے بعد اور کون کی بات ہے جس کو سنکریہ ایمان لے آئیں گے، اس ایت کے اندر خدا مسلمانوں کو ڈرا تا ہے کہ اگر تم یہ علوم نہ سیکھو گے تو اسکی سزا پادھے فرمایا و ان عسی ان یکون قد اقترب اجلہم (یعنی اس بات پر عزز ہیں) کیا کہ عجب ہیں اُن کی موت قریب آنگی ہو، تو گویا اسکے معنی یہ ہوئے کہ مسلمانوں سے خلافت ارضی کا وعدہ اس وقت ہے جبکہ مسلمان کائنات سماوی دارضی پر عزز و تذہب کریں اور حدا نے دنیا کے اندر جو انواع و اقسام کی اشیاء پیدا کی ہیں ان پر غزوہ و فتح کریں اور دنیا کی ہر صفت و حرفت کو سکھیں اور دنیا کی ہر حضوی بڑی چیز پر غالب اور قابیع ہر جا ہیں اگر تو یہیں ڈھلنے کی صفت کے مالک ہوں تو سویں دنیا کی صفت یہیں بھی کامل فتن ہوں۔ ریں بنانا چاہئے ہوں تو اسے سانی کی صفت یہی کامل ہوں، طب و داکتری، فن حرب سے لیکر فن موسیقی تک جاننا ہمارے لئے فرض ہے۔ یعنیا حدا نے قدوس نے ہم سے خلافت ارضی کا وعدہ فرمایا ہے میکن اسی وعدت کے ہم تنفقہ و تدبیر سے کام لیں اور اسکے کلام کو تجھیں اور اپر عمل کریں کیا یہاڑے باعث شرم دعا ہیں کہ ہم سیر و سیاحت سے

سے غافل ہیں اور سیر و سیاحت سے جو بڑی بڑی خوبیاں اور تجربے حاصل ہوتے ہیں اس سے محروم ہیں دنیا کی اوقتوں
زے عقل و حکمت سے کام لیا اور علم و حکمت میں ہم سے آگے فکل گئیں اور ہم اپنے آبادی علوم و معارف سے بھی بے علم و
بے جرہ رکھے۔ پس دنیا کی قویں عرشِ ارتقا پر جا بیٹھیں اور ہم ذلت و نجابت کے قعرِ عین میں جا گئے اور یہی سبب
کہ تسلیمِ حکیم جاہل اور بے علوم کو زجر و توبع ذمata ہے (کہ دنیا کی قوموں نے صفت و حرفت کی ایجاد کی کاہنا
قامہ کے۔ زراعت کشت کاری کے، نخانی، چیزوں ایجاد کیں، نظم و سیاست کے نئے نئے طریقے ایجاد کے۔ یہ
جہاز، طیارے۔ علوم کے لئے یونیورسٹیاں و عینہ قائم کیں اور یہ مسلمان اس سے باکمل غافل و بے جرہ ہیں)

چنانچہ حذفِ قدوس فرماتا ہے افلام لیسیر و افی الا درض فتکون لهم قلوب يعقلون
بھا او اذان یسمعون بھا (ج ۶) (کیا لوگ ملک میں چلے پھرے ہیں۔ چلتے پھرتے زمان کے
ایسے دل ہوتے کہ ان کے ذریعہ سے سمجھتے اور ان کے ایسے کان ہوتے کہ ان کے ذریعہ سے سنتے)
بہت سے مسلمان سیر و سیاحت بھی کرتے ہیں۔ لیکن جب وطن رہتے ہیں تو بالکل خاموش ہو جائیتے ہیں بہت ہی
کم ایسے ہوتے ہیں کہ اپنی وطن کو اپنے سفر کے تجربوں سے آگاہ کریں اور آنے والی بربادیوں سے مشتبہ کر دیں اور جو
کچھ بھنوں نے سیر و سیاحت سے حاصل کیا ہے اس سے عبرت ملیں کریں۔ اپنی قوم میں سے کسی کو ان علوم کی تجھیں کے لئے
آمادہ ہیں کرتے الا شاذ و نادر اور اسی لئے ایت مذکورہ کے بعد حذف فرماتا ہے فا نهالا لغتی الابصار ولكن
تحتی القلوب التي في الصد و در (ج ۶) رات یہ ہے کہ کچھ آنکھیں اندر ہیں ہو اکثریں ملکہ دل جو سیڑیں
بیں ہیں وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں)

مسلمانوں کو تم دو چیزوں میں بہنچا پتتا کام ہو اتحاد و اتفاق میں اور علوم میں جب تم ان دونوں کی تفہیل کر دے گے یقیناً
اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ پورا کرے گا اور خلافت ارضی کی بخیاں تمہارے ہاتھ میں دیدے گئے اور زمین کے خزانوں پر ہی
پوری پوری تحریکت اور قدرت عطا فرازی کے گا اور آئیت کے اندر حرف کے بعد مامن عطا فرمائے کا وعدہ فرمایا ہے پورا کریں
اس وقت میں تمہارے سامنے اس امر کی تشریح پیش کرنا چاہتا ہوں کہ تم میں اتحاد کیونکہ پیدا ہو سکتا ہے اور ڈرامہ
و حکمت کی اشاعت تم میں کس طرح ہو سکتی ہے

ایک عمرت آنکھیں منتشر

مسلمان دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو علم و حکمت، صفت و حرفت کے دلدادہ ہیں۔ دوسرے وہ جو اپنے قیمی طرزِ فنادیت
پسندی پر منحصر ہوئے ہیں۔ ان دونوں کی مثال ایسا ہے جیسی کہ سافروں کی ایک جماعت ایک نوں ٹویل
سفر و سیاحت کے لئے لکھی اس میں سے کچھ لوگ اونٹوں، چیزوں اور گدھوں، گھوڑوں پر سوار ہوئے اور ایک جماعت
ریل پر سوار ہو گئی۔ پہلی جمیع رہ گئی اور بھپلی جماعت آگے لکھ گئی۔ پہلی جماعت اپنے لئے یہ جستہ پیش کرنے کی
کوئی قویاں نہیں تھیں۔ ایک جماعت کے طریقے کے کاربند ہیں وہ اونٹوں، چیزوں و عینہ پر سوار ہو کرتے تھے۔

ہمارے آباد اجداد تو انہیں ادنوٹ پر حدی حذانی کیا کرتے تھے اس لئے ہم تو اسی پر تقاضت کریں گے کچھی جانت
یہ حجت پیش کر رہی ہے کہ عقل و حکمت، ہم دبصیرہ کا اختصار یہ ہے کہ انسان بہتر، النب، اولی، قوی اور زلہ
چیز کو اختیار کرے اور اپرستہ آن حکیم کی یہ آئیت پیش کر رہی ہے۔ فَبَشِّرْ عَبَادِي الَّذِينَ يَسْتَعُونَ الْقَوْلَ
فَيُتَّعُونَ أَحْسَنَهُ (زمرع ۲) اے پیغمبر اے ہمارے ان نبدوں کو خوشخبری سنا و جو کلام کو سننے اور اس کی اچھی
اچھی یا تو پر چلتے ہیں)

خدائے قدوس اپنے ان نبدوں کو خوشخبری سنا تا ہے جو اچھی بات کی اتباع کرتے ہیں اور یہ لقینی امر ہے
کہ ادنوٹ دیغڑ پر سوار ہونے سے ریل پر سوار ہوتا اچھا ہے۔

پس مسلمانوں کیا یہ ہمارے لئے باعث عار و شرم انہیں کہ دینا کی دوسری قویں ہم سے آگے مکمل جائیں اور ہم تھجھے ہیں
اور حال یہ کہ ہم صاحب عقل و حکمت ہیں اور عز و فخر ہماری آیا ای میراث ہے۔

حقیقت جہاد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّمَا الظُّلْمُ عَلَىٰ الْمُنَافِقِينَ
تجارة تنجيبكم من عذاب الله: تو ممنون بالله ورسوله وتجاهدون في سبيل الله
باموالكم وفسلكم ذاتكم خير لكم ان كنتم تقولون يغفر لكم ذنو بكم ويدخلكم
جنت بمحرى من تحبها لا هناد ومساكن طيبة في جنات عدن ذلك الفرز العظيم
واخري لتجبوها فما ضر من الله دفتح قریب: (صفع ۲) مسلمانوں میں تمکو ایسی تجارتہ بتاون
جو تمکو عذاب درناک سمجھائے۔ خدا اور اسکے رسول پر ایمان لاو اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان
سے جہاد کرو یہ لمبارے حق میں بہتر ہے بشرطیکہ تم کو مجہہ ہو۔ خدا لمبارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو شہادت
کے باعزوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہیں پر رہی ہو لی گی عمدہ عمدہ مکانات میں ہمیشہ رہنے کے باعزوں میں
یہ بہت بڑی کایا بی ہے اور ان لعنتوں کے سوا ایک اور لفڑت ہے جس کو تم پسند کرتے ہو۔ خدا کی راہ سے تمکو
مدد ملے گی اور تم غقریب ملک فتح کرو گے اور اے پیغمبر مسلمانوں کو اسکی خوشخبری سنا و

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تجارتہ کا ذکر فرمایا اور اسکا طریقہ بتلا یا اور پھر اس تجارت کو ہمارے
باعث سجاہ فرمایا کہ یہ تجارتہ تم کو عذاب درناک سے سجاہت سختیگی یہ کون سی تجارت ہے۔ تجارت یہ ہے کہ ہم اللہ
اور اس کے رسول پر ایمان لاو اور حبان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں جب یہ یہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ
ہمارے لئے دو چیزوں کی صفائت فرماتا ہے۔ آخوندہ میں حجت کی اور دینا میں فتح و نصرت کی۔ خدا ہم سے دبابتوں کا
مطالبہ فرماتا ہے اور دو ہی چیزوں کی ہمارے لئے صفائت فرماتا ہے۔ ہم سے ایمان اور جہاد کا مطالبہ کرتے ہے
اور اسکے عومن آخوندہ میں حجت اور دینا میں فتح و نصرت کی صفائت فرماتا ہے۔ ایمان کی حقیقت تمہیں معلوم ہے

اسکی توضیح کی ضرورت نہیں ابستہ جہاد کی توضیح کرنی چاہیئے عام طور پر بے علم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کفار کے مقابلہ میں جنگ کرنا اسی کا نام جہاد ہے لیکن یہ صحیح نہیں اور علماء رفقہ نے اسکی تصریح کر دی ہے صرف اسی کا نام جہاد نہیں کہ دشمنوں سے جنگ کی جائے بلکہ جہاد کی حقیقت یہ شمار اعمال پرشتمل ہے صفت و حرفت کثت درزاعت (ظاهر) مدن تہذیب نفس اور ہر دہ عمل کہ جس سے امت مسلمہ کی شان بلند ہر جہاد ہے۔ جہاد صرف یہی نہیں کہ توپ و تفنگ اور بندوق کی گولیوں سے دشمنوں کے سینے چھپدے جائیں اور بس۔

مجاہدین اسلام کی وہ جماعت جو دشمنان اسلام کے مقابلہ میں جاتی ہے۔ کبھی دشمنوں کے مقابلہ میں نہیں ہیشہ سکی تاقدیت کہ اس کی پشت پر حکومت کی طاقت نہ ہو اور ان کا ملک ایک خاص نظام سے منظم ہو۔ یہ صفت و حرفت کے کارخانے رکھتے ہوں کہ جن میں توپ و تفنگ اور بندوقیں اور دیگر تمام اسلحہ بنائے جائیں۔ کشت و ذرایت کریں اور اس کے سامان ہم پہنچا پیش تاکہ مجاہدین اسلام کئے رسدا کا ذخیرہ ہم پہنچایا جائے جہاد کے لئے ان تمام جیزوں کی ضرورت ہے۔ پھر وہ لوگ جو یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ کسان جو کشت و ذرایت کرتے ہیں اور وہ وہار جو توپ و تفنگ وریل دعینہ تیار کرتے ہیں اور وہ بڑھی جوان چیزوں کی تکمیل کے لئے سجناری کا کام آجاتا دیتے ہیں اور وہ روٹیاں پکانے والے جو مسید ان جنگ کے پاہیوں کے لئے روٹیاں پکاتے ہیں مجاہدین سراسر عرب ہے۔ جو لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ لوگ آخرت میں ان سپاہیوں سے درجہ میں کم رہنگے جو مسیدان جنگ میں لڑتے ہیں تو یہ سراسر بے طلبی اور دین سے جہل و بے خبری ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک غزوہ سے واپس لوٹے تو فرمایا۔
رجعوا من الجهاد الى صغار الى ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر پسی جہاد نفس کی
الجهاد الا اکبر جہاد النفس طرف لوٹے ہیں۔

سمازو اکیا یہ حدیث اس امر کی لحیں ہیں کہ جہاد نفس کا درجہ جہاد اعلام سے بلند ہے۔ پس جہاد نفس کے لئے فضوری ہے کہ مسلمان کسل و سی ترک کریں اور صفت و حرفت کے مبدان میں کو دپڑیں اور قوم کی شان و عزت کی بلندی کے لئے جد و جہد میں سرگرم ہو جائیں۔ زمین خداوندی کی سیر و سیاحت کریں شردمدار سے گریز کریں اور تہذیب نفس، صلاح اخلاق سے اپنے کمزین کریں پس وہ شخص جو اپنے نفس کی اصلاح کرتا ہے مجاہد ہے۔ صفت و حرفت میں جد و جہد کرتا ہو مجاہد ہے مسلمانوں کی تعلیم کے لئے سفر و سیاحت کرتا ہے مجاہد ہے۔ عالم دین جو دین کی تلقین کرتا ہے مجاہد ہے علماء کے بارے میں ایک حدیث بھی وارد ہے ان مدد العلیاء کدم الشہداء عربی علیاء کی دو اقسام کی روشنائی خون شہیدان کے برابر ہی، اور فتنہ ہے اپنی عمر کی کر عالم کا مرتبہ نہایت ہی بلند اور سہنید معکوس اس فتح و عاصی ہے جو عالم ہزاروں نسلوں کے قلوب میں علم و معارف کے اذار پھیلا تا ہے۔ ہزاروں شہیدوں سے بہتر ہے پس یہ ہے وہ جہاد کی حقیقت اور سنسنی جسے ہم بہاں پیش کرنا چلتا ہے۔ ایمان کی حقیقت تم پر واضح ہے بیان کی ضرورت نہیں۔

تینا خدا اے قدوس ان لوگوں کا خاص ضامن ہے جو اس جہاد میں سرگرم عمل ہیں اہم کو خدا جنت دیجگا اور اہم کو دشمنوں کے مقابلہ میں فتح و نصرت سمجھئے گا۔ پس مسلمانوں کو چلیئے کہ میدان جہاد میں کو درپڑیں اور وہ تمام علوم و معارف صنائع و حرفت حاصل کریں جو حرب و جنگ کی تیاری میں امداد دیں۔ آلات و سلاح کی صناعت اور حرب دبیک کیا دیاں کیسیں اور سیاسیات کی لکھیاں سلیمانیں کامل دسترس پیدا کریں پس جو لوگ اس جہاد میں سرگرم عمل ہو جائیں گے اہم کے خدا اے قدوس فتح و نصرت کا وعدہ فرماتا ہے،

و هذہ سنت اللہ اور یہ حداگی سنت مسترو ہے فلن تجد لسنة اللہ تیڈ بیلا (فاطرع ۴۵) (و اور تم حداکے قاعدہ کو ہرگز طلبتا ہوا نہ پاؤ گے) حدا نے فتح و نصرت کی منانت ہمارے لئے اس طور پر ہمیں فرمائی ہے ایم اپنی غدت شماریاں کیہی ترک نہ کریں اللہ تعالیٰ نے ہمکو عز و فخر، ہم و تدبیر کا حکم فرمایا ہے کیا خدا کے قدوس نے اُن مسلمانوں کے ہو جنگ کے میدان میں مصلوأۃ خوف ادا کرنا چلیئے ہیں یہ ہمیں فرمایا ویسا خذ واحذ ہم

واسلطتہم و دالذین کفروا و لعلقون عن اسلحتکم و امتعتکم فہمیلوں علیکم

میلہ و احراق (نساءع ۱۵) (اور ہوشیاری کیں اور رانچے ہتیار لئے رہیں کا قدوس کی تو یہ تناہے کہ تم وزاری اپنے ہتیاروں اور ساز و سامان سے غافل ہو جاؤ تو تم پر بیکاری گی (ٹپ پڑیں)

خدا اے قدوس ہمکو اس وقت حبکہ ہم میدان قتال میں نادر خوف پڑھو رہے ہوں یہ حکم دیتا ہے کہ ہم ہوشیار رہیں اور رانچے ہتیار لئے رہیں یہ کیوں اس لئے کہ میا دا کفار یا یک ہمپر جملہ اور نہ ہوں اور ہم پر ٹپ پڑیں اور ہمیں تلوار کی گھاٹ نہ اتار دیں۔ پس کیا وہ خدا جس نے ہماری حفاظت کے لئے یہ آئیں ناٹل فرمائی ہیں اس سے راضی اور خوش ہو سکتا ہے کہ ہم علوم و معارف حکمت و صناعت سے غافل بھیزیں رہیں اور جہالت و بے خیزی کی نیند پڑے سوتے رہیں۔ کیا ایسی غافل و بے خیز قوم کو اللہ تعالیٰ فتح و نصرت بخشیگا؟ اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت کا وعدہ جہاد کامل کے بعد کیا ہے کہ مسلمان اپنی حفاظت و دفاع عن اسلام کی پوری پوری تیاری کریں جس سے وہ دشمن کی طاقتول کو توڑ سکیں اور جو تیاریاں دشمنوں نے کی ہیں ان کا کافی جواب دے سکیں چنانچہ خدا اے قدوس فرماتا ہے داعد والهم ما استطعتم من فتوہ و من رباط الخیل ترہبون به عدا اللہ وعد و کم رانفال (رسما نبا سا ہیانہ قوت سر اور گھوڑ دل کے باندھے رکھنے سے جہاں تک تم سے ہو سکے کا فردوں کے مقابلہ کے لئے ساز و سامان ہیا کریے رہو تاکہ اللہ کے دشمنوں پر اپنی دھاک بھائی رکھو۔

اس بحث کو ہم نے قدر سے طوالت دیدی تاکہ اسلام کی صحیح راہ ہم واضح کر دیں۔ اب ہم اتحاد و اتفاق کے سلسلہ روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کہ مسلمان یا ہم محدث و متفق کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اسکے بعد ہم انشاہ اللہ العزیز عربی نشر علوم پر روشنی ڈالنے گے۔

طريق اتحاد

بل بسکے کہ ہم مسلمانوں کے سامنے اتحاد و اتفاق کا طریقہ پیش کریں یہ پیش کر دنیا صوری سمجھتے ہیں کہ آج کرہ اپنی کے سطح پر مسلمانوں کی تعداد اور مردم شماری کس قدر ہے ۔ یہ اس لئے پیش کرتے ہیں کہ جن میں ہم اتحاد و اتفاق پیدا کرنا ناجائز ہے اس کی تعداد ہمیں معلوم ہو جائے ۔

مسلمانوں کی تعداد

مسلمانوں کا ارضی پر تماری تعداد و مردم شماری کس قدر کیا ہے ۔ سچھا اپر غور کرو (ما خدا از کتاب حلال لذی بک)

میلیون	ملک	میلیون	ملک
۱۵	جمهوریہ یمنیا	۷۰	چین
۸	سودان انگریزی پنجور و عینہ	۷۵	ہند
۱۵	زبادیا کرون، المانیہ، کنفدراسیون	۵۰	پیشاینی پالیشا اور اقیانوس
۱۵	مرز بین، ماد غسلر، شرقی افریقیہ، المان، زنجبار پشتری	۱۱	میاز، مین، عیر، عدن، زنج
۱۵	انگریزی، اوغندہ جنتیہ و آریا	۶۵	عدن، عمان، مستخط، بحرین
۱۵	رومیہ، آناتولیہ، بلقان و رودت	۶۵	حضرموت، بحیرہ، کویت
۳۵	غناٹنیہ کردیلیہ قبیلہ جہاں سلطنت عدوں کی	۱۸	عنزہ، باشر و عنزہ
۲۵	مغربی روس، افغانستان، پشاور و سطحی فرغانہ، سائبیریا، ہینوہ چخاری	۱۸	سوریا، فلسطین، عراق، عرب
۱۰	ترک مالک شامی اور شمال عربی بیس	۲۰	عراق عجم، مصر
۳۶	جو علاقہ چین سے مصلی ہے	۵۰	طرابس، ہیٹون، ایجزار اور مرکش
۷۷	افغانستان اور ایران عجم	میلیون	صوماً و کبری، اسودان فرانسی
۷۷		میلیون	شکال، اطراف شکال ہمودا و سلی دارائے، یا کومی و غیرہ

کل تعداد کرہ ارضی پر ہے: والے مسلمانوں کی ۵۰۷۷ میلیون ہے ۔ ہنایت غدہ کے تقریباً ۲۰ میلیون کی تعداد مکرر معلوم ہو گی ۔ اس سے کم کردی جائے اسکے بعد ۳۵ میلیون تعداد باقی

پس مسلمانوں میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ یہ جم غیر اور بے شمار انسان دیگر اقوام کے مقابلہ میں کس طرح
 (۱) ایک بیوں دس لاکھ کا ہوتا ہے۔ ۳۵ ملین بجا پا کروڑ ۳۵ کروڑ ہوتا ہے لیکن تحقیقات سے اس سے کہیں زیادہ تعداد مسلمانوں کی
 آج کرہ ارضی مسلمانوں کی تعداد ۵۵ کروڑ سے کم ہیں جتنا عظیم سے پیش ریعنی تحقیقین نے جو تحقیقات کی ہیں جمیں ذیل میں
 درج کرتے ہیں میں سے اندازہ ہو گا کہ اہل برپہ مسلمانوں کی تعداد بیان کرنے میں کس قدر غلط بیانی سے کام لیا تھا صاحب اختصار محمد بن
 مدرس نے اختصار نشیل رویوں سے انگریزوں کی تحقیقات کے موافق مسلمانوں کی تعداد ۹۰ کروڑ نقل کی ہے اور کسی زمانہ میں پیشہ اختصار
 لاہور نے بھی اسی کے تریب قریب تعداد ہے اور مندرجہ ذیل نقشہ دیا ہے۔

تعداد	ملک	تعداد	ملک
۱۳۳۶ ۲۹۹ ۲	پانی سینٹیا	۹-۴۴۸	پورپ
۶۶۲۵ ۰۰۰	آسٹریلیا من جزر امریکہ	۱۰۵	افریقہ
۲۵۰۰ ۲۱۰	افریقہ شامی	۶۱۵ ۶۲۰۰۰	برٹش انڈیا
۸۰ ۰۰۰۰۰	سودان وغیرہ	۱۳ ۲۲۶ ۰۰۰	جزاہر ہند
۱ ۰۰۰۰۰۰	صحراء	۱	بلیشیا
۲۰ ۰۰۰۰۰	ایران	۳ ۱۰۱ ۰۰۰	دولت عثمانیہ
۶ ۰۰۰۰۰	افغانستان	۰ ۰۰۰۰۰	مقبوضات دولت عثمانیہ علاوہ گرد
۳۰ ۰۰۰۰۰	روس	۱۵ ۰ ۰۰۰	ترکستان
۵۰ ۰ ۰۰۰	چین	۱۲۰ ۰۰۰۰	عرب
۶۰ ۳۶۵۶۴۸۶۰	میزانگل	۵ ۰۰۰۰۰	بلوچستان

صاحب پیشہ اختصار نے ۲۴ رجباری الادل سلطنتی مطابق ۲۹ جولائی ۱۹۱۹ء عتیرا ۳۵ علیہ سوم میں عبور بالرحمان صاحب
 ہبہ اپنوری نامہ نگار خاص کے حوالہ سے امن مصون کے تریب قریب یہ تحقیقاً تحقیق نقل کی ہے کہ جنگیوں کے اندر ۸ اکروڑ اور تارہ
 سائیکلو بیڈیا میں ۵۲ کروڑ درج ہے اور بعض اختیارات میں ان کی تعداد ۳۰ کروڑ ۶۰ لاکھ بیان کی گئی ہے لیکن تحقیقین باختلاف
 ۳۸ کروڑ سے ۹۰ کروڑ تک بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ فرمائی فاضل مطریم برنا صاحب جو مشہور سیاح موسخ اور صاحب تینیں یہ
 تین سال کی تحقیقات اور اسلامی ممالک کی سیاحت کے بعد اپنی کتاب سیر اسلام میں مسلمانوں کی تعداد ۸۰ کروڑ ۳۰ لاکھ ۲۲ هزار ۸۰
 ۰۰ بھتے ہیں۔

ایک جرمن محقق نے دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ۴۶ کروڑ بیان کی ہے اور کرزن گرنٹ نے اس تعداد کو ۹۰ کروڑ تک پچھا دیا
 ہے۔ بہرمن محقق کی تعداد ہم ایک حد تک صحیح تیم کرتے ہیں اس لئے کہ جرمن یا عتیار تحقیق ریگراں برپا ہے میں پیشہ ہیں
 علاوہ اپنے جرمن اور ترکی میں عرصہ دراز سے اتحادر ہے اس سے جرمن کو مسلمانوں کے متعلق مسلمات اور تحقیقات ماحصل کوئی
 میں غیر معمولی سہولت رہی ہے۔

غلوب ہو سکتے ہیں اور اپنی حریت داڑادی کو کس طرح عیزون کے نامہ فروخت کر سکتے ہیں اور کس طرح پس بھیال اخلاق اگر ۲۹ کروڑ اور ۹ کروڑ کا اوسط نے لیا جائے تب بھی مسلمانوں کی تعداد ۴۷ کروڑ ہوتی ہے جو جسم میں حسن کی بیان کردہ تعداد سے صرف بعد ۵ لاکھ زیادہ ہے۔ فاصلہ فرمائی تی نے اسلامی مالک کی تعداد بھی ہے وہ دیگر بیان کردہ تعداد سے بہت بیکم ہے جو فاصلہ فرمائی کی بیان کردہ تعداد صحیح نہ ہونیکا بڑا ثبوت ہے۔ چنانچہ فاصلہ موصوف نے جو تفاصیل بھی ہے اسکو ہم زیل میں درج کر دیتے ہیں۔

ملک	تعداد	ملک	تعداد	ملک
یورپ	۱۷۱۰۹۶۶۸	مصر	۹۸۰۰۰۰	
افریقہ	۱۰۰۱۲۱۰۰۰	بیرونیات عثمانیہ علاء الدین	۶۰۰۰۰۰۰	
اسٹریلیا میں جزائر	۶۶۶۵۰۰۰	ایران	۲۶۰۰۰۰۰	
برٹش انڈیا	۶۱۵۶۲۰۰۰	ترکستان	۱۰۰۰۰۰۰	
جزیرہ نماہندہ	۱۳۲۲۶۰۰۰	افغانستان	۶۰۰۰۰۰۰	
پالیشا	۲۱۱۱۶۰۰۰	روس	۱۲۲۶۰۰۰۰	
سودان	۲۶۰۰۰۰۰	چین	۳۲۳۰۰۰	
ٹرکی	۳۱۰۱۰۰۰	سینا	۳۸۸۵۲۲۱۶۰	سینا کل
ایشیا	۱۳۳۴۲۹۴۲		"	
افریقہ شمالی	۲۵۰۰۰۲۱۰		"	

اس نقشے صاف ظاہر ہے کہ بر عرب کو اس میں شامل ہنس کیا جرمیہ نمائے عرب ایک دسیع ملک ہے جو مسلمانوں سے بے اعتماد ہے اس کی آبادی کمی جاں میں ۳ کروڑ سے کم ہنس ہو سکتی۔

جن ستریوں میں مسلمانوں کی تعداد ۸ اکروڑ تبلائی گئی ہے ان میں عرب کی آبادی ایک کروڑ ۲ لاکھ تبلائی گئی ہے یہ تعداد جزو افپوں اور فصلح الاضمہ عیزون میں بھی درج ہے۔

پالیشا ایک بہت بڑا جمع الجزوں ہے جو بحراویہ قیارہ میں واقع ہے اسیں بہت بڑے بڑے منہور جزیرے ہیں جن میں جنہیں سپورنے فلپائن، سماڑہ، جادا، سینڈا، سلیزی، مکاپیس، اوئنڑہ زیادہ منہور ہیں، پالیشا کے مسلمانوں کی تعداد کل ۲ کروڑ ۱۱ لاکھ ۱۶ ہزار بھی ہے۔ مگر ایک منہور امریکن اخبار کا ایک مضمون مذکون "مرا کو میں جہاڑ" اخبار عربی اللوائے نقل کیا ہے اسیں ایک موقع پر جاری کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کی تعداد ۲ کروڑ بیان کی گئی ہے جادہ سے سماڑہ میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ بیان کی گئی ہے اور سماڑہ سے زیادہ فلپائن کی اور فلپائن کے برابر یورپوں کی اس تباہی کے ان جزائر اور پالیشا کے مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن اگر احتیاط کو محفوظ نامہ رکھ کر جزا امر ساتھ فلپائن یورپوں میں بھی جادہ کے برابر دور کروڑ ہی کی تعداد تسلیم کر لی جائے اور باقی کل جزائر کی

دہ اپنے گھروں میں ذلیل دخوار رہ سکتے ہیں اور دنیا کی تو میں انہیں گو و کریدہ زین عذاب میں بہتا کر سکتی ہیں۔ یہ تمام سلمازوں کی جہالت، باہمی لفڑق و شستت اور عدم اتحاد کے سبب سے ہے اس کے سوا تعداد صرف دو کروڑ ہیارہ بھی جائے بت بھی پالیٹیاں میں مسلمانوں کی تعداد اکروڑ ہوتی ہے۔

سودان و عنیکہ مسلمانوں کی تعداد ۲ کروڑ ۷۰ لاکھ ہے جو بہت کم ہے کیونکہ مصری سودانی بیٹھی مہدی سودانی کے علاقہ کی مسلم تعداد ۰۷ لاکھ فرانسی سودان کی تعداد ایک کروڑ ۳۰ لاکھ انگلستان اور بھیم کے سودانی علاقہ کی تعداد ۰۹ لاکھ ایک اخبار میں بیان کی گئی ہے۔

گذشتہ صدی کے آخریں جب انگلستان کی جانب سے گندو کی اسلامی ریاست وہاں کے حاکم سے جو سلطان کسوڈ کے ماتحت تقاضیہ معاملات اور بامہی سمجھوتہ کی غرض سے کشین مقرر ہوا تھا اس زمانہ میں کسوڈ اور گندو کی تحریر اسلامی حکومت کی آبادی ۲ کروڑ سے ۳ کروڑ تک بیان کی گئی ہے۔ اس موقع پر اونکدو اور کسوڈ کی تعداد صرف دو کروڑ قرار دی جائے۔

۱۸۹۸ء میں خلیل کریم کے بعد واداۓ کی اسلامی حکومت پر ترکی اقتدار اتفاق ہوا اور اسکا متصلہ علاقہ ترکی کے نزدیک آگیا اس وقت اس جدید حاصل شدہ علاقہ کی مسلم آبادی ۳ کروڑ بیان کی گئی ہے۔

دیگر اسلامی حکومتوں کی تعداد مختلف تحریروں میں مختلف ہے لیکن ایکجا باقی کل سودان کی اسلامی حکومتوں کی مسلم تعداد صرف ایک کروڑ ۱۱ لاکھ قرار دی جاتی ہے جس سے سودان دعیہ کے مسلمانوں کی تعداد ۸ کروڑ ہوتی ہے۔

مصر میں مسلمانوں کی تعداد ۹ لاکھ ۰۵ ہزار بیان کی جاتی ہے۔ حالانکہ حال کی مردم شماری کی رو سے کروڑوں سے کم ہیں۔

ایران کے مسلمانوں کی تعداد ۳۶ لاکھ ہے جس سے سودان دعیہ کی تعیض میں جو کسی زمانہ میں مصر کے اخراجات میں شائع ہوئی ہے اور ۳۴ کروڑ ۶۰ لاکھ والی تعیض میں ایک کروڑ ۲۰ لاکھ بیان کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ایک تعیلم یافتہ ایرانی کی تحریر میں ایران کی آبادی ۳ کروڑ سے ۴ کروڑ تک بیان کی گئی ہے۔

ترکستان میں مسلمانوں کی تعداد دش لاکھ ہے ۲۸ کروڑ والی تعداد میں بخارا کے مسلمانوں کی تعداد ۲۱ لاکھ ۳۰ ہزار بیسی خازن میں ۷۰ لاکھ۔ ترکستان شرقی میں ۲۰ لاکھ ترکستان عربی یا روسی میں ۲۰ لاکھ ترکستان افغان میں ۹ لاکھ ۵۰ ہزار ہے۔ ایک موقع پر قوتشد جو ترکستان میں شامل ہے اسکی آبادی ۹ لاکھ ۰۵ ہزار بیان کی گئی ہے یہ مجموعی تعداد ایک کروڑ ۰۵ لاکھ ہوتی ہے۔ ترکستان ایک وسیع اور آباد ملک ہے جس میں مسلمان بھرے پڑتے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ تعداد ہونا یقینی ہے۔ افغانستان کی تعداد ۶۰ لاکھ بیلانی ہے۔ افغانستان ایک وسیع ملک ہے اس کی سبت یورپیں مدبرین کے زمانہ میں یہ کہا ہے کہ افغانستان ضرورت کے وقت ۰۷ لاکھ تو یہ سکھل منگو، جو امزد میدان میں لا سکتا ہے جب ۰۷ لاکھ جنگ جوہوں گے تو قریباً اسی قدر بڑھے پچھے معدہ و ریحی ہوں گے اور اس بھروسی تعداد کے قریب ہی قریب ۰۷ ہزار بیسی اس حساب سے تو اسی نوے لاکھ کی تعداد افغانستان میں یقینی ہے اور عوای آج کل ۰۹ لاکھ اور ایک کروڑ تک بیان کی جاتی ہے۔

روس میں مسلمانوں کی تعداد ایک کروڑ اکیس لاکھ ۶ ہزار بیان کی گئی ہے۔ حالانکہ مختلف مراقب میں اس کی تعداد

ان کی نہاد و تکیت، بحکومی اور غلامی کا اور گوئی سبب ہیں۔ پس اب میں مسلمانوں کے اندر باہم احتاد و اتفاق پیدا ۲۴ سے بن کر دنگ بیان کی گئی ہے اور بعض کا تخفینہ اس سے بھی زیادہ ہے۔

میں میں ہم گروہ میں لاگو کی تعداد بیان کی گئی ہے لیکن بکروں کی تعداد کے زمانہ میں جبکہ یورپ میں طاقتون نے پیغمبر پر تباہ کیا تھا اس وقت وہاں کے مسلمانوں کی تعداد پڑا گروڑ بیان کی گئی ہی۔ لیکن اسلام کی اشاعت کے حوالے سے اس وقت چین میں تو ۹ دوسری کوڑ کی تعداد کا ہونا کچھ بعید نہیں ہے۔

فرانسی فاصل نے جن طرح عرب کے مسلمانوں کی تعداد ہیں بیان کی۔ اسی طرح بلوجہستان کی تعداد کا بھی ذکر ہے کیا۔ حالانکہ بلوجہستان میں مسلمانوں کی تعداد ۵ لاکھ ہے۔ علی ہذا القياس دیگر ممالک کی سلم تعداد کا اندازہ لگایجیے ممکن ہے فاضل فرانسی اپنی کوشش میں پوری طرح کا سیاب نہ ہوئے ہوں یا مبالغہ کھایا ہو اور ممکن ہے بھی پاسداری اور یورپ میں دصغداری نے اصلی تعداد بیان کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

بہرحال بذکورہ بالاتفاق ادوں کا یا ہمی فرق تھا لاجائے تو نقشہ ذیل بتاہے۔

نقشہ مقابلہ اعداء و فرق پاہی

نام ملک	اعداد بیان کردہ فائل فرشی	اعداد حساب کردہ دیگر صحاب	فرق ہر دو اعداد
عرب	۱۲۰ ۰۰۰	۱۲ ۰ ۰۰۰	۱۰۸ ۸۰۰
لیشیا یعنی پالیشیا	۶ ۸۸۸۳۰۰۰	۱۰۰ ۰۰۰	۲۱۱ ۱۶۰۰۰
سودان	۵۳ ۰ ۰۰۰	۸ ۰ ۰ ۰۰	۲۴۰ ۰ ۰۰۰
صرہ	۹۰۲ ۰ ۰۰۰	۱ ۰ ۰ ۰ ۰	۹۸ ۰ ۰۰۰
ایران	۱۷۳ ۰ ۰۰۰	۳ ۰ ۰ ۰ ۰	۲۶۰ ۰ ۰۰۰
ترکستان	۱۳۰ ۰ ۰۰۰	۱۵ ۰ ۰ ۰ ۰	۱ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰
افغانستان	۳۰ ۰ ۰ ۰ ۰	۹ ۰ ۰ ۰ ۰	۶۰ ۰ ۰ ۰ ۰
روس	۱۶۸۳ ۰ ۰ ۰ ۰	۳۰ ۰ ۰ ۰ ۰	۱۲۱۴ ۰ ۰ ۰ ۰
چین	۳۰۶ ۰ ۰ ۰ ۰	۷۵ ۰ ۰ ۰ ۰	۳۳۲ ۰ ۰ ۰ ۰
بلوجہستان	۵ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰	۵ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰	۰
	۲۴۱۶ ۲۴۰ ۰ ۰	۲۵۶۰ ۰ ۰ ۰ ۰	۱۱۳۲ ۵۶۰

اب اگر من سرق کو فرانسی فاصل صفت سیر اسلام کی بیان کردہ تعداد میں شامل کرد یا جائے۔ تو حسب ذیل نقشہ بتاہے۔

کرنے کے طریق کی تشریع پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ممکن ہے میرے سلطان بھائیوں کے لئے میری بھیت کا رکھ
اور باعث بیداری ثابت ہو۔

نقشهٗ قیصل العد اسلامان عالم صہد و محققہ

لماں	تعداد	لماں	تعداد	لماں
پورپ	۱۶۱۰۹۶۶۸	صر	۱۰۰۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰
ایشیا	۱۳۳۶۲۹۹۲	مقروضات عثمانیہ علاوہ صر	۱۵۰۰۰۰۰۰	۹۰۰۰۰۰۰۰
افریقہ	۶۷۶۵۰۰۰	ایران	۱۰۰۱۲۱۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰۰
اسٹریلیا میں جراثم محققہ	۶۱۵۶۲۰۰۰	ترکستان	۱۵۰۰۰۰۰۰	۹۰۰۰۰۰۰۰
نہدوستان بریش انڈیا	۲۵۰۰۰۲۱۰	افغانستان	۲۵۰۰۰۰۰۰	۳۰۱۰۰۰۰۰
افریقہ شامی	۱۳۲۲۶۰۰۰	روس	۱۲۰۰۰۰۰۰	۷۵۰۰۰۰۰۰
جزائر نہدو	۲۹۰۰۰۰۰۰	چین	۵۵۹۲۶۶۸۷	۵۰۰۰۰۰۰۰
لیشا	۳۱۰۰۰۰۰۰	عرب	۵۵۹۲۶۶۸۷	دولت عثمانیہ
سردان	۸۰۰۰۰۰۰۰	بلوچستان	۳۱۰۰۰۰۰۰	سیزدان کل

اس نقشہ کی یہ زان اس تعداد کے قریب ہے جو جو من محقق نے بیان کی ہے جو اسکے صحیح اور درست ہونے کی دلیل سلطانوں کی تعداد کم بیکن بیکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مالک اسلامیہ میں با ضابطہ مردم شماری ہنسی ہوئی اور پھر امر بحکم ایسا اور کل افریقہ میں سلطانوں کی تعداد تین دو اندازہ سے بھی کمی ہے اور تین دو اندازہ بھی کم ہی لگایا جاتا ہے۔ چاپخاں کریماں آبادی کا تخمینہ اہل پورپ نے ۶۰ لاکھ لگایا تھا۔ لیکن جب دہان کی مردم خواری ہوئی تو ایک کروڑ اسی لاکھ کی تعداد ثابت ہوئی بہر حال اس وقت کرہ ارضی پر ۵۵ کروڑ سلطانوں کی تعداد یقینی ہے سلطانوں کو غدر کرنا جائے کہ اس قدر کثرت کے باوجود ہر جگہ ذیل دخواں حکوم و علام کیوں میں سلطانوں کی وہ کیفیت یہاں بی کیا ہوئی۔

بوج حریت داؤ ادی کہ صرفنا ہو گئی۔ کیا اب بھی ان کے لئے بیداری کا وقت ہنس آیا اللہ الدلیل وہ کیا وقت تھا کہ چند ہزار لغوس قدسیہ نے قیصر و کسری کے تحت الٹ دئئے تھے اور آج باوجود اس کثرت کے سلطان ہر جگہ ذیل دخواں حکوم و علام ہیں فا الهم ما جعلنا احراراً مستقلین لَعَبِيدَ اَمْسَلَلِينَ وَ فَقَنَ الصَّالِحُ الْعَمَالُ وَ اَنْتَ اَنْتَ الْمُنْيَا حَسَنَةٌ وَ فِي الْمُحْرَمَةِ حَسَنَةٌ وَ قَاعِدَ اَذَابَ الْمَنَارِ اَمِينٌ يَارَبَ الْعَالَمِينَ۔

طرق اسلام

مسلمان کیونکر متعدد ہو سکتے ہیں

مسلمان از اتم ایک بودست قوم ہو جس کی تعداد اس قدر ہے کہ کرہ ارضی پر پھیلی ہوئی ہے جس سے لیکر ویرپ تک ہنجھے سے لیکر محیط ہندی تک زمین کے گوشہ گوشہ میں آیا ہے یہ بودست قوم مثل ایک جمہ کے ہے بسر ناقہ پا داں دعیزہ تمام اعضا رکھتی ہے اس بارے میں ہم پہلے ایک حدیث پیش کرچکے ہیں جس سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ تمام مسلمان مثل ایک جمہ کے ہیں کہ جب اسکے کمی عضو کو شکایت ہوتی ہے تو تمام جمہ اور تمام اعضا بخار یا پیٹی میں مبتلا ہو جلتے ہیں ۔ اور ہم آج اسے بالکل محسوس کر رہے ہیں ۔ ہمارے کمی چینی بھائی کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو افریقہ کا مسلم مفترض رہے چین نظر آتا ہے اور جب دہ خوش ہوتا ہے تو یہ بھی خوش ہوتا ہے ۔ حداۓ قدوسی اس حقیقت کو یوں واضح فرماتا ہے **اغا المؤمنون اخواة** (ایمان داے باہم بھائی بھائی ہیں) پس یہ صدری اور فرض ہے کہ بڑا اور یقین مافتحہ بھائی چھوٹے بھائی کی حفاظت و نگرانی کرے اور اسکی تربیت و ترقی کے لئے سی کرے ۔ پس عرب، چین، ایران، ترک دعیزہ کے ان ارباب عقل و بصیرۃ علماء روفضلا ۔ امرا ۔ عنیناً پر فرض ہے کہ وہ تمام مل کر اپنی ایک متعدد جماعت قائم کریں اور اس جماعت کو مسلمانان عالم کا مرکز گردائیں جب رسول اللہ صلیم نے امت مسلمہ کو ایک جمہ سے تغیر فرمایا ہے ۔ تو صدر رہے کہ ہم اسی نفع و طریق پر گام زن ہوں جو رسول اللہ صلیم نے ہمارے یہ پیش کیا ہے اور عقل و بصیرۃ سے کام لیا ۔ وہی طریق جمہ کے اعضا ایک دوسرے کے شریک حال ہیں ۔ کرہ ارضی کے مسلمان باہم ملکر زندگی بسر کریں اور اسی بہتری طریق پر گام زن ہوں ۔

عذر کر دک جمہ کے اندر ایک صرف ۷ جو حواس جنس ساخت، بصارت و دعیزہ کا مرکز اور مخزن ہے تمام احساس کرنے والے اعصاب اور پیچھے اسی سے شروع ہوتے ہیں اور اسی پر منہجی ہوتے ہیں اور اپنی اعصاب ساخت، بصارت و دعیزہ کی سر کو خردیتے ہیں ۔ پس سر اعمال جمہ کا حاکم اور اس کی حرکات و سلختات کا انتظام ہے ۔ پس اگر جمہ سے سر علیحدہ کرو دیا جائے تو جمہ کا سارا ڈھانچہ ایک عٹی کا تردد ہو کر زمین پر جا گرے گا لا لتنی والا لسمن ۔ یہی حال امت مسلمہ کے علماء عنیناً امراء ۔ ارباب عقل و بصیرۃ اصحاب عذر ذکر کا ہے یہ امت مسلمہ کے لئے بائز لہ سرہیں اور امت کی ساری ذمہ داریاں اُن کے سر عالیہ ہوتی ہیں اور امت کی اصلاح دبر بادی کا سوال دینا و احقرت میں ہیں سے ہو گا ۔ خداۓ ذرا بخلال ۔ ذریعہ الجردت کے درباریں یہی لوگ جواب دہ ہوں گے ۔ اپنی سے خدا سوال کرے گا کہ تم نے اس امت کو کیوں چھوڑ دیا یا علماء امراء ۔ افشاو ۔ ارباب ہم و بصیرۃ سے پوچھے گا کہ تم اس امت کے لئے بائز لہ سرہتے تھیں سے اسکی حیات و ابستہ تھی تم نے اسکے ساتھ کیا سلوگ کیا؟ تم نے اسکا اتنا کیوں نہ پکڑا؟ اور کیوں اسکو چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے کہ یہ عبوریت دنگاہی کی زنجیروں میں کہی گئی اور ذلت دنگت میں زندگی اسکر کرنے کے لئے مجبوہ ہو گئی ۔ امت اسلام کے تمام

گروہ مشرق سے بیکر سرب تکیتے تھاری پرد کئے اور تھے ہاتھیں یہ میری امانت تھی۔ پھر تم نے ان سے منہ کیوں موڑا اور انہیں کیوں چھوڑ دیا کہ یہ ذیل دخوار، ملکوم و غلام نبکرہ کے اور پھر تم بھی ان کی اس ذلت و نکبت اخطاط و تنزل میں انکے شریک وہیم ہو گئے کیا میں نے اپنی کتابیکے اندر یہ ہیں فرمایا تھا کہ لا یکلف اللہ لفست الا و سمعها (القراء ع ۴۴) راشد تعالیٰ کسی کو اس کی گنجائش سے زیادہ نہ تکلیف دیگا، پس اس وقت میں بچارے ان کسافل اور ارنٹ چڑیا ہوں کے چرانے والوں کو اس امر کی تکلیف نہ دوں گا کیونکہ یہ تو تھارے عیال اور تھاڑ چھوٹے بھائی تھے۔ آج میں ان کو تکلیف دینا اور ان سے باز پرس کرنا ہیں چاہتا۔ ملکہ جو ارباب عقل و حکمت، ارباب مال و دولت تھے ان سے باز پرس اور محاسبہ کر دوں گا و قفوهم انہم مسئولون (صافات ع ۲۲) را دروازہ ان کو دنایمہ رکان سے پوچھتا ہے) کیا یہ سے پیغمبر محمد صلعم نے تم سے یہ ہیں کہا تھا:-

لَا تزوَّلْ قَدْ مَابِنِي أَدَمَ هُنْ عَمَدْ رَبِّهِ
قیامت کے دن انسان کے قدم اپنے پروردگار کے
یوم القیامۃ حتیٰ لیسیل عن جنس عن شبلہ
حضور سے آگئے ہیں بڑھ سکتے جتنک کہ اس سے پانچ
فیمَا فَتَاهَ وَعَنْ عُمْرَكَ فِيمَا بَلَاهَ وَعَنْ
چیزوں کی باز پرس نہ کی جائے۔ جو ان کہاں صرف کی
مالہ من این الکتبہ و فیمَا نفقة و ماذا
عمر کہاں خرچ کی۔ مال کہاں سے کمایا۔ اور کہاں میں
عمل فیما عسلم
کیا اور علم جو حاصل کیا تھا اس پر کس قدر عمل کیا۔

کیا اس حدیث سے یہ ہیں ثابت ہوتا کہ مسئولیت و باز پرس کے اعتبار سے علماء اور اعیناء پیغمبر اور میکاں میں لقینا
دولوں سے باز پرس ہو گی، عالم سے بھی اور مدارسے بھی۔ بخاری شریعت کے اندر ہے آخرت صلعم ارشاد فرمائی
لَا حَسْدَ إِلَّا فِي الْأَنْتِيَنِ وَجَلَ اتَّاهُ اللَّهُ حسد جائز ہیں مگر دو باتوں میں اول یہ ہے کہ خدا نے
مال و فلسطہ علی اہلکتہ فی الخیر
کسی کو مال دیا پھر نیک کاموں میں خرچ کرنے کے لئے
وَرَجَلَ اتَّاهُ اللَّهُ عَلِمَانَهُو لِيَعْمَلَ بِهِ
سلط کر دیا۔ دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کو علم دیا کہ ہر چیز کا حساب
وَلِيَعْلَمَهُ النَّاسُ۔

اس حدیث میں حسد کا لفظ وارد ہے اس سے مراد عنبطہ کے یہ معنی ہیں کہ فدا نے جو دوسرے
کو دیا ہے اسکی دھانپتی لے ہی تناکرتا ہے لیکن دوسرے کا زوال ہیں چاہتا (۱)

پس اعیناء علماء، ارباب عقل و بصیرہ کے سامنے میں صرف ایک ہی صاف سہری بات پیش کرتا ہوں اپر
 واضح ہو چکا ہے کہ اعیناء علماء و دعیزہ سے اسدن باز پرس ہو گی جسدن مال، اولاد کام نہ دے گی۔

یہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تم میں ایک خاص جماعت ہوئی چلیتے جو امانت کے لئے بنتے سر ہو اور اس جماعت کے لئے
ایک خاص مقام اور سرکرہ ہونا چاہیئے اور تمام کرہ ارضی پر اس کی شاہین ہوئی چاہیں جس طرح کہ جسم کے اندر عمما۔
پھٹے اور گینے سیلی ہوئی ہیں۔ اس جماعت کے اعمال اور طریق علی دو قسم کے ہونے چاہیں اول یہ کہ اخلاق عبارات
سلہ اور حسد کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کا زوال چاہے اور اپنے کو اس چیز کا حقدار سمجھے جو دوسرے کے پاس ہے متوجہ

علوم و معارف صنائع حرف کو تمام کرہ ارضی کے مسلمانوں میں عام کر دیں۔ کتب درسائیں میں ایک اشاعت کریں جو حرامہ خلاب میں اسکا اعلان اور نشر و اشاعت کریں شہرو معین ایک اشاعت کا خاصل تہذیم کیا جائے معاشر اسلامیہ میں ایک خاص طریق پر حفاظت کی جائے اور لوگوں میں قلوب میں اسلام کا جوش واڑ پیدا کیا جائے کہ خداۓ قدوس نے زین و آسمان کے اندر جو کچھ پیدا کیا ہے اسے خامنہ ایم سمجھنے لگیں مذاکی صنعتوں، حکمران، پر عزیز و تدبیر کرنے لگیں اور اس سے پوری طرح مستفید ہونے لگیں اور اسیں ہمقدما تہذیم کریں کہ اہل فیض سے آگے کل جائیں اور اقتصادیات میں اُن سے گوئے سیقت یا جایں وہم اس جمعیت کا شہرہ کے مقصد ہو کہ عالم اسلام کے لئے تعیین دکھ دندریں کا کام اس طور پر صاری کیا جائے کہ یورپ کی تاریخ دندریپ کے ارتقا، یورپ کے طریقِ جدوجہد ہمیں عمل کے ساتھ ہی ساختہ نم اسلام پسند کی تاریخ پڑھائی جائے اور اسلامی دور ارتقا کے علی کارنے پیش کئے جائیں اور عالم اسلامی کے گوشہ گوشیں ایکی نشر و اشاعت ہوتا کہ اُنکے جماعتی جو ذکر وہیم و سمجھیہ داہمی اُسے سمجھہ لیں جزاہ و ۵ ترک ہوں یا ایرانی، عرب ہوں یا روسی، ہندو ہوں یا ہندوستانی اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھہ لیں کہ جو ذکر قومیں بی قدم ہیں اور کسی زمانہ میں عظمت و جلالت، قدر و شرافت کی ملکت و لارث ہیں جب یہ یا میں عالم اسلامی کے گوشہ گوشہ میں شائع ہو جائیں گے کہ جاہل و بعلم ہوں ہے اور فاضل و عالم ہوں ہے اور اس وقت بسی اخنة انہی زبانوں نے محل جایا گا جیزاء و میتہ میتہ قتلہ عالی بیدی کا بدله بیدی ہو ناچلیتے، دنباکی تمام استخار پرست حکمرانوں سے تاجرانہ مقاطعہ شروع کر دیں چین و اے چین میں، افریقیہ و اے افریقیہ میں، ترکی ترک میں۔ عرض و نیا بس اس جماعت کی یہ شان اور یہ طریق عمل ہونا چلتے ہے۔ شاید تم یہ کہو کہ مہمیں یہ کیونکر معلوم ہوا کہ اس جمیعت کے وزیرعہ کرہ ارضی کے مسلمان متحد و متفق ہو سکتے ہیں اور مدن کا اعلان یہی جمعیت ہو سکتی ہے؟

میں کہنا ہوں۔ میں یہ حقیقت قرآن حکیم سے سمجھا تم نتران کریم کی اوپر والی آیت پر اور جو یہاں ہم پیش کرتے ہیں ان پر عزیز کرد۔ خداۓ قدوس فرماتا ہے۔ وَ اعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَ لَا تُفْرِقُوا وَ اذْكُرْ
نَعْتَ اللّٰهُ عَلٰٰيْكُمْ اذْكُرْتُمْ اعْدَاءَ فَالْفَتَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَاصْبِحُّمْ نَعْتَمَا حَوَانًا وَ لَنْتَمْ
حَلَّى سَفَاحَرَةَ مِنَ الْتَّارِفَنَ لِقَدْ كَمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يَبْيَنُ اللّٰهُ لَكُمْ إِيَّاهُهُ لَعْلَكُمْ
نَهْتَلِدُونَ (آل عمران ع ۱۱) اور سب مل کر معتبر طی سے اللہ کی رسی پکڑے رہو اور ایک دوسرے اللہ نہ رہنا اور اللہ کا
وہ احسان یاد کر دیجئم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے ہمارے دلوں میں الفت پیدا کی اور تم اس کے قضلے بھائی
بھائی ہو گئے گرطھ کے کنارے سے آ لگھتے۔ پھر اس نتھکو اس سے بچا لیا اسی طرح اللہ اپنے احکام تم سے
کھول کھول کر بیان کرتے ہے تاکہ تم راہ راست پر آ جاؤ یہ آیت مسلمانوں کو حکم دیتی ہے کہ مسلمان متحد و متفق ہو جائیں
اور لفڑ و لشٹت سے بہت دور بھائیں ہم آیت میں یا رہن تبلایا گیا کہ مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد کیونکر اور کس طرح پیدا ہوئی
ہے۔ پس خدا نے اس آیت کے بعد ہی اس کی توضیح فرمادی و لئکن منکر امامۃ بدیعون اللہ جنزو و یا مردن بالمعروف والل
عمران ع ۱۱۱) اور تم میں ایک ایسا گروہ ہونا چاہیے جو تیک کاموں کی طرف دعوت میں اور اپھو کا مومنکا اعلیم ہے، یہ پہلا
گروہ ہے جو علوم و معارف صنائع حرف کی اشاعت کا ذمہ دا اور مسلمانوں میں عبادات دینیہ کی تبلیغ کا ذمہ
و یکیں ہے اس کے بعد اللہ لتعالیٰ فرماتا ہے وَ يَهْمُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران ع ۱۱) اور پہلے کاموں سے

سن کریں) یہ دوسرے اگر وہ ہے جو منکرات و مہنیات سے روکتا ہے۔ ہنی عن المنکر تمام تم کے لگناہ کئے عام ہے۔ وہ تمام منکرات جو مسلمان، کفار، اہل عصیان، اہل ظلم و عدد و ان کے اندر شرق و مغرب میں پہلے ہوئے تمام کے لئے عام ہے، اس خاص جماعت کو حکم ہے کہ **يَنْهُونَ مِنَ الْمُنْكَرِ** منکرات و مہنیات سے لوگوں کو روکے یہی وہ جماعت ہو گی جو دنیا کے ان تمام معاصی اور لگناہ اور ظالم کی بہرست مرکزی جمیعت بزرے کے سامنے پیش کرے گی اور یہ جمیعت بکری اس جماعت کے ذیغاں منکرات و مظالم کی خبریں شائع کرے تاکہ مسلمان ان منکرات و مظالم سے نفرت کریں اور حسنان اعمال سے مزین ہوں جب مسلمان اس طریق سے اپنی ہلاج کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ان کے لئے پڑا ہو گرہے گا کہ اوس نے فرمایا ہے **وَعْدَ اللَّهِ الَّذِينَ أَمْسَأْلُوكُمْ وَعَلَوْ الصَّالِحَاتِ لِتَسْتَلِقُنَّهُمْ**

فِي الْأَرْضِ كَمَا سَخَّلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ دِينٌ هُمُ الظَّالِمُونَ
و لیبید لنه من بعد خونهم ما مننا (نزد ع)، رقم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور فیصلہ کئے ہیں ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کی خلافت ضرور غایبت کرے گا جیسے ان لوگوں کی خلافت غایت کی ہی جوان پہلے ہو گزرے ہیں اور جس دین کو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے اسکو ان کے لئے جاگرہ ہے گا اور حوف جوں کو لاحق ہے اس کے بعد ان کو اسکے بدے میں امن دے گا)

طریق اتحاد بیان کرنے کے بعد ہم نے اس آیت کو دوبارہ اپنی کتاب میں دہرا�ا تاکہ مسلمان اس طرف خاص توجہ کریں۔

یہ وہ طریق ہے جس کے لئے خدا نے قدوس نے ہمکو قرآن حکیم سے اخذ و استباحت کی ہدایت و توفیق عطا فرمائی اور یہ وہ طریق ہے کہ مسلمانوں کی سعادت و فلاح کا اس کے سوا کوئی راستہ نہیں۔ خلافت ارضی تملکت **فِي الْأَرْضِ** اور حوف کے بعد من دراحت حاصل کرنے کا اس کے سوا کوئی طریقہ نہیں مسلمان اپنی فلاح و نجات کے لئے جقدر بھی چاہیں عذر و فکار کریں اور اس کے لئے تدبیریں بوسیں۔ لیکن میں ہذا کی فرم کھا کر کہتا ہوں کہ مسلمان ان ذمکریوں کے شر و فساد اور ظالم پیشوں سے انتہا تک بجاہ نہیں پاسکتے جتنا کہ کسلمان اسی واحد طریقی بجاہ کو اختیار نہ کریں۔ ہم ایت

فَذَكِّرُهُ بِالآكُورِيَّاتِ پُوری پوری پڑھ جلتے ہیں ولتکن متنکر امامۃ یہ یعنون الی الخیر و بی امر و فتن

بِالْمَعْرُوفِ وَبِمَا ہوَتْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَإِلَيْهِنَّ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ لَفَرَقُوا وَأَخْتَلُفُوا
من بعد ما جاءه ہم البینات والائک هم عذاب عظیم **رَالْعَمَانَ** (۱۱) اور رقم میں ایک گروہ ایسا ہرنا چاہیے جو تک کاموں کی طرف دعوت دیں اور اچھے کام کرنے کا حکم دیں اور بُرے کاموں کے منع کریں اور ایسے ہی لوگ فلاح پاسنیکے اصران جیسے نہ بنو جو متفرق ہو گئے اور اپنے پاس کھلے کھلے احکام آئے کہ ابدا پہمیں اخلاقان کرنے لگے اور یہی ہیں جن کو بڑا عذاب ہو گا۔

یا مختلِّا مُسْلِمِينَ بِاعْزَزَ كَرَوْكَ اللَّهِ تَعَلَّمَ اولتکن فرما تھے اس میں جو کام ہے لام اس ہے جو د جو ب د ل ز د م کے لئے اساتھ ہے۔ مسلمان خداہ کی ملک اور خطے میں بستے ہوں اس فرض کو انجام نہ دینیکے تو سخت ترین گھنکار پر بُرگ

پہلے خدا نے ان دووں قسم کے لوگوں کا ذکر کر دیا ہے یعنی ارباب امر بالمعروف اور صحاب ہنی عن النکر کی وضاحت کردی اسکے بعد فرمایا اور اللَّٰهُ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (یہی لوگ فلاج پائیں گے) یہ امر کی طرف اشارہ ہے کہ ان کو اپنے اعمال صالح حسنے کے عوض دنیا میں طلبیت و سکون، سعادت فلاج ملیں ہو گی اور ملت اسلام میں کی شناہ و توصیف کرے یگی اور آخرت میں ان کو ملینہ مارج۔ اور بے شمار غیر معمولی سعادتیں میر منی گی اور جنت میں ان کو حور و علماں اور عالیشان قصر و محلات میں گے ان ہی لوگوں کے حق میں خدا نے قدوس کا یہ فرمان ہے وَاللَّٰهُ هُمُ الْمُصْلَحُونَ (یہی لوگ فلاج پائیں گے جب آئت مابین نہ بنا ہے وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا کہ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کیز بخوبی پیدا ہو سکتا ہے اور اس کا ہم ترین طریق یہ ہے خواص کے بعد ہی تفرق و تشتت سے مسلمانوں کو دردراپا اور ضرایا کے وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاحْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكُمْ الْبَيِّنَاتُ وَأَوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (آل عمران ۱۱۷) اور ان جیسے نہ بزر جو متفرق ہو گئے اور کھٹے کھٹے احکام آنے کے بعد اپسیں اختلاف کرنے لگے اور جیسی میں جن کو بڑا عذاب ہو گا، یہ خدا نے قدوس کی جانب سے مسلمانوں کو سخت ترین زجر و توشیخ اور دھمکی ہے کہ جب مسلمان اسن جیستہ کرزیہ کی اہمیت سے غافل ہو جائے گے جن کی کرہ ارضی پرشاخص ہوں گے تو یہ سخت ترین عذاب میں سبلا ہو جائیں گے صفات صفات فرمادیا کہ انکی قوموں کی طرح متفرق و متشتت نہ ہو جاؤ کہ جن کے ساتھ فلاج و سعادت کے راستے واضح کر دے گے سچے اور صراط سقیم ان کے ساتھ پیش کر دیا گیا تھا پھر بھی وہ متفرق اور متشتت ہو گئے اور متفرق طریقوں پر پڑ لئے اور گرددہ ہو کر رہ گئے مار گرددہ اپنے اندوختہ پر غشیاں نہیں لکھا اور حال یہ ہے کہ انہیں کے پاس خدا کی جانب سے کھلی کھلی اور واضح آیات اور دلائل آچکے تھے باوجود اسکے وہ مختلف و متفرق اور گرددہ درگرد پیامعاشر المسلمین۔ مسلمانوں نے بنا ہیت شرح و بسط کے ساتھ بیان کر دیا کہ تم کس طرح متعدد و متفوق ہو سکتے ہو۔ اور طریق اسی اسی طریق تفرق و تشتت کی طلیتوں سے بجا تھا کہ طریق بھی پیش کر دیا، پس اگر تم اسکی بحث بھی کر داوس فر تو منیخ کے بعد بھی اس سے غفت و بے جزیری بر تو مہما را بھی انہیں لوگوں میں خسارہ پہنچا جوئی طریق سقیم سمجھنے کے بعد اسے ٹھکرایا اور متفرق و متشتت ہو گئے پس جس طرح وہ لوگ عذاب نہیں مبتلا ہو سکے تھم بھی مبتلا ہو جاؤ گے۔ دنیا میں ذلت زنگت، محکومی دنگامی ہو گی اور آخرت میں جہنم لیکن وہ لوگ جو مذکورہ بالا طریق اتحاد و اتفاق پر گاہر ہو جائیں گے تو فَأَوْلَئِكَ هُمُ الْفَاغِرُونَ دنیا و آخرت میں ان کے لئے نوز و فلاج

فصل

(حج و کعبہ موئمہ اسلامی اور وارالنزوہ ہے)

ذکورہ بالا درج جائز ہے جو عالم اسلامی کی اصلاح کی زندگی اور زنجروں اور جن جیستہ کرزیہ بکسری کی جانب سے مامور ہے جس کے سلطنت خدا نے اپنی کتاب میں اشارہ کیا ہے اسی ہر دو جائزتوں پر فرض ہے کہ ہر سال بیت اللہ الحرام کا اکرمہ شریفہ اللہ تعالیٰ میں جاگریت ہوں۔ لکھنکھ جو مسلمانوں کی اصلاح و ہدایت کے لئے ایک خاص اور امام رکن ہے۔ قبل اسکے کہا

مسلمانوں کو پیدا کرتا۔ اسلام اور مسلمانوں کی اس همدرت و حبّتباچ سے باخبر تھا کہ مسلمانوں کو ایک ایسے مکان کی صورت
ہے جس کا ہر سال یہ حج کیا کریں اور جو کوئی ارضی کے مسلمانوں کا مرچ اور رامن ہو۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے وہ حملتاً البتت
مشائیۃ للناس و امّنَا و اتّخذ و امّنْ مَقَامَ ابِرَاهِيمَ مَصْلُى رَفِعَهُ ۱۵) (ادمیہ وقت یادو لادھیب
ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کا مرچ اور رامن کی جگہ بھیرایا اور مقام ابراهیم کو مناند کی جگہ مقرر کیا ہے)

ادفرماتا ہے جعل اللہ الکعبۃ البتت الحرام فی امّا للناس و الشہر الحرام و الہدی را القلا ۱۶)

ذالک لتعلموا ان اللہ یعلم ما فی السموات و ما فی الارضن و ان اللہ بکل شی علیہم (ما ذوع ۱۷)
خدانے کعبہ کو کو دہ معزز کھر ہے لوگوں کے قائم رکنے کا سر جب قزاد یا ہے اور حرمت دے ہیں اور قربانی کو اور ان
چاؤزوں کو جن کے لگے میں پتے بازدھ دئے ہیں یہ اس سے کہ تمکو معلوم رہے کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے
اللہ جانتا ہے اور یہ کہ اللہ ہر چیز سے باخبر ہے)

عذر کرو امّدعا لی اس آیت کو ان کلمات پر ختم فرمائیے ذالک لتعلموا ان اللہ یعلم ما فی السموات و الارضن
لیعنی یہ اس لئے کہ تم کو معلوم رہی کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ جانتا ہے اور چھپا سپر ہی ایک غیظ
اشران بکڑے کا اصناف فرمائی ہے و اللہ بکل شی علیہم (ادر یہ کہ اللہ ہر شے سے باخبر ہے) غور کر دان آیات
یہ میں کیا تلقین فرمائی گئی ہے کہ جب ہم کعبہ کو فی امّا للناس لوگوں تو قایم رکنے کا موصیب سمجھہ نہیں تو اس سے ہیں
معلوم اور منکشف ہو جائے کا کہ حذاۓ تدوس جو کچھ آسمانوں اور زمین کے اندر ہے اسکا علم رکھنا ہے بلکہ ہر ضرر پر
ردش ہے۔

جو حقیقت ہم نے بیان پیش کی آج دنیا پر روشن ہے، کیونکہ مسلمان بیت اللہ الحرام میں مجتمع ہوتے ہیں اور اس کو
دارالندہ، دارالشوری اقرار دے کر اس میں باہم سیاسی۔ تعلیم امور پر بحث و تجھیس ہوتی ہے، اور کرنے امن اور قیام
وارامن میں بھیج کر مسلمانوں کی فلاح و نجات کی تدبیریں سونپتی جاتی ہیں اور اپنے عذر و تدبیر کیا جاتا ہے اور فرضیت حج اور
اسکی برکتیں تو بجاۓ حودا ایکا ہم اور غلطیم ترین شے ہے۔ حج بیت اللہ کے یہ معارف و حقائق بھر خداۓ قدوس اور اس کے
ابنیا رحلات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین کے کمی پر روشن نہ تھے اور کون ہے جو کو علم عنیب ہو جو پہلے بتلاریوے کو کہتا
ایک دن عالم ہلکی کام مرچ اور رامن ہو گا اور مسلمان بیان جس ہو کر باہم تواریخ پیدا کریں گے اور ہم سیاسی تمدی محدث
کا میصلہ کر نہیں گے۔ اور بآہمی اتحاد و اتفاق پیدا کر نہیں گے اور یہ مسلمانوں کی سیادہ و قیادت ان کی عظمت و جلالت کا سکھ
دیسا پر قائم ہو جائے گا اور حکومی و غلامی کی جنم سے آزاد ہو جائیں گے یہ خدا نے حج فرض کیا اور بیت اللہ الحرام کو مکر بنا دا
وہ اس حکمت باہر ہے سڑو ربا باختہ مسلمانوں کا مستقبل اس کے ساتھ تھا اور را پسروشن تھا کہ آیہ مسلمانوں کا ایکا
حال ہو کافی ہو یعلم ما فی السموات و الارضن اور زمین کی ہر چیز سے باخبر ہے۔

مسلمانوں بیدار ہو جاوے گہر شے کے لئے تسبیب ہے۔ کہیں بنیسر تخم کے نہیں ہوئی۔ پہلے بیغدر خست کہیں پیدا
ہوتے۔ رو دنیل بغیر بارش کے نہیں جا رہی رہا کرتی۔ زمین بلا پائی کے سیراب نہیں ہوتی اسی طرح مسلمانوں میں

استحاد والتفاق بھی ہیں پیدا ہو سکا جب تک کہ وہ طریقہ جنتیار نہ کیا جائے جبکو ہم نہ دلائل دبراہیں سے دفعہ
دشابت کرد یا ہے واللہ ہو الولی الحمید اور وہی اللہ کا رساز و سزا دار حمد و ثناء یہ ہے وہ حقیقت جسے
ہم یہاں پیش کرنا چلتے ہیں۔

ہم استحاد والتفاق اور اسکے مفید ترین طریقے سے کافی روشنی ڈال پکے۔ اب ہم علم و حکمت کی نشووناشاعت
کا طریقہ پیش کرنا چلتے ہیں

فصل عالمِ اسلامی میں علم صناعت کی نشووناشاعت

میں یہاں تک بکھرا چکا تھا کہ میرے دوست دیکھ عدالت فاضل سید محمد طلعت اسلامی میرے پاس آئے اور میری
تمالیغ نکے اس حصہ کا مطابعہ کیا اور کہنے لگے اپنے اس کتاب کی نشووناشاعت کا ارادہ رکھتے ہیں کہ کہہ ارضی کے مسلمانوں
میں یہ عالم ہر جائے ہے میں نے کہا ہے۔ کہنے لگے اپنے نشر علم کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس کے کیا معنی ہیں؟ کیا
مسلمان جاہل اور معلم ہیں اپنے دین کو ہم سمجھتے ہیں؟

میں نے کہا ہے یہ معنی ہے احمد فہد کو دین مسلمانوں میں عام طور پر پھیلا ہوا ہے اور مسلمان دین کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔
علمائے اسلام کرہ ارضی کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور نماز روزہ، حج و زکوہ وغیرہ کی تلقین کرتے ہیں
علمائے پیشہ دینی کتابیں تدوین کیں اور لوگوں میں مذاہب کی نشووناشاعت بھی کی اور کرتے رہے ہیں۔ میرا خصہ
یہ ہے کہ مسلمانوں کے سلسلے وہ چیز پیش کروں جس سے مسلمان غافل اور بی خبر ہیں اور دین ان سے اسکا پر زور رکھا
کر رہے ہیں اور محمد آنحضرتؐ کی وجہ پر جو چیزیں اپنے بارے میں ہم سمجھ رہے ہیں اس سے ماوراء کی روشنی کا ہم سے دینا چاہیے
کر رہے ہیں یہ میں نے کہا ہے! کہنے لگے اپنے ارادہ کیا ہے؟

میں نے کہا کہ دین ہم سے مطالیہ کر رہا ہے کہ حدائقے قدوس آسمان و وزیرین کے اندر ہو جو چیزوں پیش کی ہیں تاکہ
دریا، نہریں، درخت، نباتات، معدنیات وغیرہ ان سب کو ہم سمجھیں اور ان کے متعلق معلومات حاصل
کریں اور دینا چاہیے دلخیل بن کر زندہ رہیں جیسا کہ حدائقے قدوس نے فرمایا ہے دلکشاں جعلنا کم

امد و سلطُّ التَّكُلُوْا شَفَدَ اعْدَلَ النَّاسِ وَيُكَوْنُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَفِيْدًا (یقرہ ۱۷) دادر
اسی طرح ہم نے تملک امت و مسلمی بنا یاتا کہ اور لوگوں کو نکو مقابله میں تم کواد بتوار تھا اور مقابله میں تمہارے رسول گوائیں، علمائے
اسلام نے امت سلمی کے معنی امت عادل کے ہیں پر خدا نے مسلمانوں کو شاہد و عادل قرار دیا ہے تاکہ کہہ ارضی کی بیتے والوں
کیلئے یہ شاہد و عادل بنیں اور جیکہ مسلمان اپنے علوم و معاذ اور انہی کوئی حقیقت بے خیر ہیں تو تو لوگوں کو محکم کر لیں جو شاہد و عادل ہوں گو
اور کسی امر کی شہادت دینے کے۔ شاہد تو مہمود علیہ سے نہایت ہی یا خیر پڑا ہے۔ پس جیکہ مسلمان دینا یا امت و مسلمی ہیں تو انکو عالم
و فتوؤں میں تمام قوموں سے پیش پیش ہونا چاہیے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مسلمان دینا کی وتوں ہیں لگتے ہیں ایک طرف
پورپسی جو آلات و اسلحے مزین ہے۔ دوسری طرف پسند ہے جس کی طاقت و عظمت عرصہ داڑ سے مسلم بے

اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ مستقبل میں یورپ اور ایشیا کے من و سلامتی کی لنجیاں یورپ اور جنین کے ہاتھ میں ہوں گی تو کیا مسلمان ان ظالموں کے مفاظم اور پیغمبر و سنتوں کی شہادۃ دیں گے؟ کیا جبکہ دنیا کی قومیں مسیدان تھے میں نصف النہار کو پہنچی ہوں گی۔ مسلمانوں کے لئے صرف زبانی بے معنی جمع ضریح کافی ہو گا؟ یہ سنکر محمود آفندی کہنے لگے اس بیان سے تو مجھے فناعت نہیں ہوتی۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان في خلق السموات والارض واختلاف الليل والنهار والفقير الذي يجري في البحر بما ينفع الناس وما انزل الله من السماء من ماء فاحيا به الأرض بعد موتها وثبت

یعنی ما من كل دابة ولصيف الرياح والصحاب المسخر بين السماء والارض لا يات القوم ليعقولون (لقراء ع ۲۰) بے شک آسماؤں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کی آمد و شد میں اور جہاڑوں میں جو لوگوں کو فائدے کی چیزیں سنبھالیں ہے کہ چلتے ہیں اور بارش میں جسکوا اللہ آسمان سے بر ساتا پھر اسکے ذریعہ سے زمین کو اس کے مرے پسجھے زندہ کرتا ہے اور ہر قوم کے جاوزوں میں جو خدا نے روئے زمین پر پھیلا رکھے ہیں اور ہر اوس کے ادھر سے ادھر اور ہر سے ادھر پھرنسے میں اور باردوں میں جو آسمان و زمین کے درمیان گھرے رہتے ہیں۔ عرض ان سب چیزوں میں ان لوگوں نے جو عقل کہتے ہیں قدرت کی بیتیری نشانیاں موجود ہیں)

گیا ان آیات میں خدا نے قدوس نے عقائد و دل کی شان و صفت نہیں بیان فرمائی کہ عقائد و دل ہیں جو ان چیزوں پر عز و تقدیر کریں، آسمان و زمین کی تخلیق پر عقل و دن کرے لفڑا ایں۔ رات و دن کے اختلاف اور عکس دل میں جو تجارت کے لئے جہاڑوں کی تشتیاں چلتی ہیں اسکو اچھی طرح سمجھیں، اور بارش پر اور بارش کے ذریعہ جنیات پیدا ہوتی ہیں ان پر اور حیوانات کی تخلیق اور اسکے عجائب ایسا کہ ہوا کس طرح چلتی ہے، ہوا کی کتنی قیمتیں ہیں، بادل کس طرح اٹھتے ہیں اور کس طرح برستے ہیں۔ آفتاب کا اس بارے میں کیا اثر ہے بارش کی تاثیر زمین کے لئے کیا ہے ان تمام پر عز و تقدیر کریں اور سمجھیں۔ خدا نے قدوس ان لوگوں کو جو ان چیزوں کو سمجھتے اور ان پر عز و تقدیر کرتے ہیں عقائد فرماتا ہے حدیث شریف میں وارد ہے رسول اللہ صلیم نے فرمایا۔

لقد انزلت على الليلة آية ويل له
آج رات مجھ پر خدا کی بہت سی نشانیاں اتریں ہیں یہ
فترأها ولهم ينبره واديل له ويل له
ہے اسکے لئے جس نے ان کو پڑھا اور ان پر عز و تقدیر کیا
ویل ہے اسکے لئے ویل ہے اسکے لئے -

اور یہی ارشاد خدا نے قدوس کا ہے کہ ان في خلق السموات والارض واختلاف الليل والنهار لا یات لا ویل الا لباب (آل عمران ع ۲۰) آسماؤں اور زمین کی بنادٹ اور رات دن کے رد و بدل میں عقائد و دل کے لئے قدرت خدا کی بیتیری نشانیاں ہیں۔

آیات نہ کروہ بالا کے اندر اسلام کی دلیل موجود ہے کہ عسلم الافق، عالم الجhom، بارش، ہوا، بادل، اور یا

نہ دروس کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ علم مدنیات اور دینگر تھام علوم، علم صنائع و حرف حاصل کرنا چاہتے ہیں کیا تم ہمیں دیکھتے کہ اس میں کشیتوں کی صرفت کا ذکر موجود ہے اور یہ ظاہر ہے کہ کشیتوں کے لئے ہو ہے، اکابر، بھلی کی ضرورت ہے اور پھر بھلی کے اثر سے اسکو محفوظ رکھنے کے لئے تابع کی ضرورت ہے اور پھر ان کشیتوں کے لئے سُنّا داساب کی ضرورت ہے اور اسی کا نام علم التجارت ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ یہ آیت مذکورہ بالاتمام علوم کی طرف اشارہ کر رہی ہے یہ سنکر محمود طلعت آفندی کہنے لگے آیت میں ان علوم کی طرف اشارہ ضرور ہے۔ لیکن اس یہ معنی تو ہمیں کہ خدا نے ہمیں ان کے سیکنے کا حکم دیا ہے۔

فصل (علم الافلاک)

بِيَنَ كَهْبَى! اللَّهُ تَعَالَى أَفْرَمَا هَبَهُ إِنَّا زَيْنَاهُ الدِّينَ بِزَيْنَةِ الْكَوَافِرِ (صافات ۱۱) (ادوہم نے آجھے دین کو ستاروں سے آراستہ کیا اور فرمائے قل النَّظَرُ وَمَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (یونس ۲۷) لے پیغمبران سے کہو کہ جو کچھہ آسماؤں اور زمین میں ہے اس پر عز و نعمہ اور فرشتہ میں ہے و لقد جعلنا فی السماویں بِرَحْجَادِ زِينَاتِ الْمُنَاطِرِينَ (حجر ۲۲) (ادوہم ہی نے آسمان میں برج بنلے اور دیکھنے والوں کو اسکو اتنا کیا ایک بادشاہ کے لئے زیر دستیاب ہے کہ وہ اپنے محل کو زمین اور آراستہ کرے اور اسکی رعایا میں ایک شخص ہی اس کے دیکھنے کی اہمیت نہ کہتا ہو؟ اللہ تعالیٰ افرماتی ہے ہو الَّذِي جعل الشَّمْ صَنَاعَ وَالقَمْ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عِدَّ السَّنِينَ وَالْحِسابَ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ لِيَنْفَضِلَ الْوَفَاءُ

لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ اَنْ فِي الاختِلَافِ الْلَّيلُ وَالنَّهَارُ وَمَا لَخْلُقَ اللَّهُ شَيْءٌ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضُ نَعْمَلُ تَبَرُّقَ (یونس ۱۱) اور ہی قادر مطلق ہے جس نے آنے کو چلتا ہوا اپنا یا اور چاند کو روشن اور اس کی منزلیں بھیڑیں تاکہ تم لوگ برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کریں اور کوئی کام کریں کہ دینے کے لئے مدد کر دیں جو اسے مصلحت ہی سے بنا یا ہے جو لوگ سچھہ نہ کہتے ہیں اسی کے لئے خدا اپنی قدرت کے دلائل تفصیل کی خیال پیان فرماتا ہے۔ جو لوگ خدا کا درملنے میں اُن کے لئے رات اور دن کے عدد بدل میں اور جو کچھہ خدا نے آسماؤں اور زمین میں پیدا کیا ہے اس میں خدا کی قدرت کی بہتری ثابتیاں موجود ہیں پس خدا نے قدوس کا یہ ارشاد کہ و قد دہ ممتاز لِتَعْلَمُوا عِدَّ السَّنِينَ وَالْحِسابَ ر قادر مطلق نے چلتا ہوا آفتایا اور روشن چاند اور سکلے منزلیں بھیڑیں تاکہ تم لوگ برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کریں کریں اور کام کا اشارہ نہیں کہ ان علوم کا سیکھنا یعنی مطلوب اور فرض ہے وہ منسما تا ہے میں آنے کا انتساب کا عالم قائم کیا اور انہی گردش کے لئے خاص خاص منزلیں قائم کیں تاکہ تم برسوں کا حساب سچھہ سکو اور یہ یعنی امر ہے کہ علم الافق کے لئے علم الحساب جب و مدد سے کا سیکھنا ضروری ہے اور یہی وجہ ہے خدا نے۔ عرب

السین و الحباب ایسوں کی گنتی اور حساب علوم کریا کرو) فرمایا ہے اور چونکہ اس حقیقت کے سمجھنے کے لئے ایک
گونہ وقت تھی اس نے خدا نے یہ فرمایا صاحلِ اللہ ذلک الا بالحق دی خدا نے صلحت ہی سے بنایا ہے اور پھر کسی
تاکید و درکار افاظ میں کردی لیفضل الہمیات لقوم یعلمون (جو لوگ سمجھہ رکھتے ہیں ان کے لئے خدا اپنی قدرت کے
دلائل تفصیل کے ساتھ بیان فرماتے ہے۔

خدا نے قدوس یہ اس نے ہمیں فرمائا ہے کہ اس من کے علماء سے خاص بحث ہو بلکہ اس نے فرماتا ہے کہ لوگ
صاحب عقل و حکمت ہیں اور پھر اس سے یہی زیادہ وضاحت کے ساتھ فرماتا ہے ان فی اختلاف اللبیل والنها
وما خلق اللہ فی السماوات والارض (اویات لقوم یعقوب) جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں ان کے لئے رات
و دن کی ردو بدل میں اور جو کچھ ہے خدا نے آسمان اور زمین میں پیدا کیا ہے اس میں خدا کی قدرت کی بہتری نشایاں
 موجود ہیں)

میرے نزد یک علم الافلاک ایک اعلیٰ اور عجیب و غریب علم ہے اور یعنی کہ مشرق و مغرب میں سماں کی اس قدر
و سیع لعدا ہوتے ہوئے اس نلمت سے غافل اور بے خبر ہیں اور حال یہ ہے کہ خدا نے قدوس نے ہمیں کے لئے
آسمان کو مژین کیا اور اہمیت کے لئے ستاروں کو مناسب مقامات پر قائم کیا اور ان کو زیب و زینت روشن اور
خوبصورتی بخشی

فاضل محمود آفسنہ میں لکھتے ہیں۔ علم سنجوم حاصل کرنے سے آپ کا کیا مقصد ہے؟ میں نے کہا! میرا مقصود یہ ہے
کہ ظاہری باطنی ستاروں کا علم وہ اس کیا جائے۔ کو اکب - قوائب، سیاروں، عین کے عجائبات معلوم کئے جائیں
کو اکب سبعہ، آفتاب، زحل، مشتری، مریخ، زهرہ، عطارد، نمر کی تقویم سکیہنی چاہیے۔

وہ کہتے ہیں! ان چیزوں کے علم سے ہم اتنے قدریات میں کیا فائدہ ہے؟ میں نے کہا آپ اچھی طرح جانتے
ہیں کہ اس میں بے شمار فوائد ہیں۔ زیکر ہے ان بڑے بڑے سمندروں میں اہمیت کے ذریعہ سفر کیا جاتا ہے محیطِ اطلسی
بحار ٹھلات - بحر مہند - بحر چین - محیطِ اعظم و عینہ کی سیاحت ملاح کیونکہ کر سکتے ہیں جب تک کہ وہ رصد کو اکب ان کے
درجات - گردش ایام کے ساتھ تبدیل برج و عینہ کا علم تزکیت ہوں اہل یورپ کو دیکھو کہ انہوں نے ان چیزوں کو
پوری محنت دکا دش سے حاصل کیا۔ انگلیز - فرانس، جرمن دیوریہ نے ان چیزوں کے لئے خاص خاص فاتحیات کی
کئے جن کا نام ہی انہوں نے کو اکب دیا رہا۔ کہنے نام پڑ کھا اور اہمیت میں انہوں نے حساب رصدی قائم کیا
ہے کو اکب سیاروں و عینہ کی رفتار کی مشریعہ تھیں کیس اور یہ اس نے کیا کان کے چہار اور کشیاں رات دن
سمندروں کی سیاحت میں سرگرم ہیں۔

یہ تو اہل یورپ کا حال ہے اور سلطانوں ناہیں حال ہے کہ ان کے پاس کوئی رصدگاہ ہوئے کو اکب و سیاروں
کے حساب کا کوئی نفاذ نہیں اور نہیں اس بارہ میں کسی قسم کے معلومات رکھتے ہیں۔ اور حال یہ ہے دین اسلام
ان سے مطالیہ کر رہا ہے کہ وہ ان چیزوں کو سیکھو۔ کیونکہ اس کے بغیر تو اوقات ناگزیر کا پتہ چل سکتا ہے۔ ہلاں مرقان

کا جہاز رائی دعیرہ تو درگزار خداۓ قدوس نہ آتا ہے وہاں لذی جعل لکھم لمحود تھے تد دا
جہانی۔ ظلمات البر البحر قدر فصلنا الہیات لغوم لعلون (العامع ۱۲) وہی قادر
مطلق ہے جس نے تم توکوں کے لئے ستارے بنائے تاکہ خلکی اور تری کے اندر میردوں میں ان سے راہ منائی
حاصل کرو سمجھدار توکوں کے لئے ہم نے اپنی قدرت کی نشانیاں حرب تفصیل کو ساختہ بیان کر دیں ۔
قرآن کریم کی یہ صفات دصرخ لفظ ہے کہ جسم ستارے، بکرو پریں راہ نمای کرتے ہیں موجودہ دور
میں ان چیزوں کا علم جب بھی ہو سکتا ہے کہ جدید طریقہ پر رصد کو اکب قائم کی جائیں جس طرح کہ آج دول
یورپ نے قائم کر رکھی ہیں۔

محمود آفندی - کیا آپ کا یہ مقصد ہے کہ ہر ہر سلم یہ علوم شامل کرے ہے؟
میں - ہمیں ان علوم کا حاصل کرنا فرض کفایت ہے۔ مسلمانوں کی ہر آبادی میں ایک گروہ ایسا ہر ناچلی ہے
جو دینی دینوں کی جدوجہد میں سرگرم ہوں یہی ان علوم کو حاصل کریں۔

محمود آفندی :- کیا علماء کرام بھی یہی فرمان رہے ہیں جو آپ فرمائے ہیں؟
میں - ہم تمام علماء اسلام کا اپسالتفاق ہے کہ ہر علم کی تفصیل فرض کفایت ہے۔ حاصل کر عمل اقتصادیات کی
یعنی مسلمانوں میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے۔ جو کامل طریقہ پر ان امور کو تحلیل کرے اور جدراج مدت کے ذریعے
وہ سائل ہم نجابت کر دے اسلام علوم و فنون۔ صفت و حرفت میں عیزاز و تام کا کبھی محتاج نہ ہے اور طہریح
پنے قدموں پر کھڑے رہیں۔ پس تفصیل علوم فرض کفایت ہے اور مسلمانوں کو چاہیے کہ علم الافلاک علم صناعت و تجارت
علم رزاعت، تربیت چوپا بیان۔ علم معدنیات اور معدنیات برآمد کرنے کے لائقہ دعیرہ یہیں اسی طرح موجود
دور کے۔ الات دستی۔ سامان حرب، من حرب دعیرہ کامل طور پر یہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ قطعاً حرم
ہے کہ دینا کے کمی علم میں بھی ناقص ناتمام اور نیچھے رہیں۔ پس مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ توپ سازی یا مکان
پسید اکریں۔ یا بعد اور مادہ آشیگری نے میں کافی دسترس حاصل کریں۔ ہماری جہاد بنانا یہیں۔ یہیں اور یہیں
جہاز اور انکی ساخت کے فن میں دینا کی تمام قوتوں سے آگے بٹک جائیں۔ معدنیات اور معدنیات کے برآمد کرنے
میں دینا کے تمام ماہروں سے آگے بٹک جائیں۔ غرض ہر فن میں یکتاں روز گارین جائیں اور کرہ ارضی پر ایک
یعنی مسلم ہمیں ایسی نہ ہو جو کسی علم میں بھی ان سے سبقت ریجھے۔ کیا یہ ہمارے لئے باعث عار و مشرم ہیں کہ دینا
یہ ۳۵ ملیاروں کی لعنة اور میں ہم موجود ہوں اور یورپ کے کہہ ہوں پر بارہوں کیا اس سے دینا کی توں یہ
خال ہیں کر سکتے کہ اسلام کی قائم ناقص ہے جو مسلمانوں کو ان عالم سے محروم کر دیتی ہے اور حال یہ ہے کہ
اسلام ان علوم کی تفصیل کی تعریف دیتے ہے ملکہ حکم دیتے ہے۔

محمود آفندی - اگر یہ فرض کفایت ہے تو بعض اسلامی مدارس میں اسکی تعلیم ہو رہی ہے جیسا کہ تھلکیہ وغیرہ میں۔
میں - یہ بہت ہاں اور راستہ تعلیم ہے۔ اور ہماری کتاب کا مقصد ہے کہ اس بارے میں۔ ارباب تالیف بہت سی مختصر اور

جامعہ کتابیں اور رسالے ہیں اور سلماں نوں کو ان علوم کا شوق پیدا ہوا دروسیج پہنچانے پر ان رسائل اور کتابوں کی خاتمہ کی جائے۔ ان کتابوں میں روشنی ڈالی جائے کہ علم الانداز، علم حیرات، علم عیا باتات، علم صنایع و حرف، بھلی مقناع طبیعیہ کمی قدر، ہم علوم ہیں اور ان میں کیا کیا فائدہ ہیں ان چیزوں کو پیش کیا جائے اور قرآن حکم کی آیات سے استئماد کیا جائے۔ تاکہ مسلمان یہ سمجھ کر کہ دین ہمیں ان امور کی تائین رکھائے بھیب خاطر ٹھہر سوچی ہوں ہس سلماں ان علوم کو پیختہ حاصل کریں گے۔

محمود آفندی! اپ اچھی طرح سمجھہ ہیں کہ سیاسی صلاح کے مقابلہ میں دینی صلاح سلماں کی ترقی کے لئے زیادہ موثر ہے۔ اپ کی قوم کو دیکھیں کہ وہ حذاب غفلت میں سرشار ہے اور اسکا ذہب علوم و فتن کی تعلیم دیتا ہے تو اپ اُسے سمجھا جائے کہ تمہارا دین ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے تو فوراً یہ لوگ اسے جتوں کر لینگے اور پوری توجہ کے ساتھ ۴ طرف روڑنیگے اور ادراج رفتہ و ملبہ دی، ادراج صلاح دفلائح کو جا پہنچیں گے۔ علوم و فنون کے لحاظ سے بھی دنیا پر اچی علت دنستہ کا سکھ جانا ہے اور دوین کے لحاظ سے بھی فرج و مسرت کی مندرجہ رونق افراد ہوئے گے۔ میں اس طریقہ کو سلماں کی ترقی کا بہترین طریقہ سمجھتا ہوں جو نہایت سرعت کے ساتھ رہنا کی قوموں میں کوئی بڑھادے گا۔ اگر مسلمان اور علمائے کرام، ارباب عقل و فکر اور ہر فرمتی ہونگے تو سلماں کو موجودہ ذات و نسبت، تسلی و پستی سے نکالنے کے لئے ایک حصہ دراز درکار ہو گا اور عمل و سعی میں ہمایت پس ماندہ ثابت ہوئے گے۔

وَاللَّهُ أَطْهَادِي إِلَى سَوَاعِدِ الظِّرَاطِ اَتَدْعَ اِلَى هِيَ صِرَاطِ سَقِيمٍ كَيْ رَاهَ نَمَى اَيْ كَيْ رَاهَ نَمَى دَلَابَيْهِ
 محمود آفندی:۔ اپ نے علمائے اسلام کے لئے یہ فرض نہایت کیا ہے کہ وہ اس متم کی کتابیں عالم اے لام میں عام کر دیں تو کیا اپ اسکا کوئی مخزہ پیش کر سکتے ہیں۔

میں ۱۰۰ اس کے دو طریقے ہیں عام اور خاص عام یہ ہے کہ کسی خاص علم و صناعت کو محض میں نہ کیا جائے اور خاص یہ ہے کہ کسی علم کو محض میں کیا جائے اپ کون سا طریقہ چاہتے ہیں؟

محمود آفندی:۔ عام طریقہ تبلاءے جس سے علم افلاک صناعت و عیزہ پر روشنی پر ڈالی ہو۔

فصل

عام طریقہ جس سے سلماں کو تحصیل علوم کا شوق پیدا ہو

میں:- اس لفاظ کے فرمائے دیکھنے کے ماف السعادات و ماف الارض جمیعاً ممتد (جاشہ ۲۷)

۱ اور جو کچھ آسماؤں اور زمین میں ہے اس نے ان سب کو تمہارا سخن بنا دیا ہے ۲

کیا آسماؤں اور زمین کی کائنات صدھانے ذیلیں کئے سخن کیے ہیں؟ میں اس آیت کے مخاطب مسلمان ہیں؟ کیا سلماں کے لئے یہ حائز ہو سکتا ہے کہ آسمان و زمین کے عام فزادے نظرت کریں اور علم فلک، علم حساب سجل انتظامیں، نسبت، جودنات، سیاست و عیزہ سے محروم رہیں۔ کیا کائنات خدادنہ سے سلماں کو

کارہ کش رہتا جائز ہے؟ کیا حدا نے نام کرہ ارضی کے انساں کے لئے یہ کائنات پیدا نہیں کی؟ کیا مسلمان کسی
کو بھی ان علوم سے کیا سر در کار ہے اور حال یہ کہ اللہ تعالیٰ فرمائے ہیں کافی یہ تیرید العاجلة عجلنا اللہ یعنی
ماشاء اللہ من زید فرج علينا اللہ یعنی صلواتہ علیہ السلام موماً مدد حوراً و من اراد الفخرة و سعی لها

سعیها و هو موصى فاولئن کان سعییہ هم مشکوراً اکلہ تمدھیو علام رفعوا عصی عطاء ربك
صلوا کا ای عطا عربی مختصر لارجمنی اسہ ایس ۳۶) جو شخص دینا کا طالب ہو تو ہم جسے چاہتے ہیں اسے دینا میں دستے
ہیں۔ مگر پیر ہم نے اس کے لئے وزخ پھیڑا کی ہے جس میں وہ بڑے خادوں راندہ ہو کر دخل ہو گیا اور بخش
طالب آخڑہ ہوا اور آخڑت کے لئے جیسی اکتشش کرنی چاہئے دیسی اس کے لئے... کوشش بھی کرے اور دہ دیاں
بھی ارکھتا ہو (دیسی لوگ ہیں جن کی سخت مقبول ہو گی)۔ لے پیغیرہ دینا کے طالب اور یہ آخڑت کے طالب سب ہی
کو ہم تھا رے پر دن و گار کی بخشش سے امداد دیتے ہیں اور تمہارے پر در دگار کی بخشش عام ہے کسی پر نہیں،
ان آیات میں خدا نے لوگوں کو دو گردہ میں قیمت فرمایا ہے۔ ایک وہ جو طالب آخڑت ہے۔ دوسرا وہ جو طالب
دینا ہے اس کے بعد دینوی انعامات کے لئے خواستہ و خون گردہ کو ساری فرمانروائی کے کھلا خند ہو لا عرو و
هو لا من عطا عربک و ما کان عطا عربک مختصر لارجمنی دینا کے طالب ان طالب آخڑت دلو ہم تھا رے
پر در دگار کی بخشش سے امداد دیتے ہیں اور تمہارے پر در دگار کی بخشش عام ہے کسی پر نہیں۔
انعامات الہبیہ در دن گردہ کے لئے عام ہیں اللہ تعالیٰ آخڑت کے طلب گاروں کو انعامات اور ستاح دینا
سے محروم ہیں۔ گردانا چنانچہ حدا نے اسلام کو مکرتا کید کے ساتھ بیان فرمایا کہ وما کان عطا عربک
مختصر لارجمنی سے پر در دگار کی بخشش عام ہے کسی گردہ پر نہیں۔

پس دینوی انعامات سے نہ کافر محروم ہیں نہ موصى۔ نہ زمین پر چلنے والے جیوانات اس سے محروم ہیں
نہ ہر ایں اڑنے والے پر نہ۔ پس یہ کیوں مکر مکن ہے کہ مسلمان ان انعامات سے محروم ہے لی اور ان علوم صنائع
دحرفت یہ دامن چھاؤ کر اللہ جا بھیں اور غیر مسلم ان سے فائز المرام ہوں غیر مسلم جد و جہد کے سیداں میں کو د
پڑیں اور مسلمان غفت کی میں نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے انعامات اور بخششوں کو عامم کر دیا ہے مسلمانوں کے
لئے کوئی نادری باقی رہ جاتا ہے جبکہ وہ حزاد ان علوم و فنون اور صناعات سے دور رہا گئے ہیں اور حال یہ تو
کہ دینا کی ساری محدثیت سے زیادہ ان کو ان علوم و فنون میں کامل اور ماہر ہونا چاہیے اور زمین پر بننے
دائیں ہر قوم کے مقابلہ میں صاحب عقولت و صلاحت بن کر رہنا چاہیے۔

فصل

چند آیات کی تفہیم

اللہ تعالیٰ فرمائے اللہ الہی خلق السموات والارض وانزل من السماء ماء فاخراج

بِهِ مِنَ الْمُرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ وَسَخْرَيَ اللَّهُ الْفَلَكُ لِتَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخْرَيَ الْأَهْمَارُ
وَسَخْرَيَ الْمَسَسُ وَالْمَقْرَدُ الْأَبْيَنُ وَسَخْرَيَ الْمَدُ الْمَسِيلُ وَالْمَهَادِرُ دَاتَا كَمِنْ كُلِّ مَا سُلْطَنُوهُ وَ
إِنْ تَعْدُ وَالْعَيْنَةُ اللَّهُ لَا يَنْخُصُ وَهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِظَلَمَوْدَ كَفَّارٌ (ابْرَاهِيم٤٥) (الله ہی ہے جس
لئے انسان وزمین کو پیسایا اور انسان سے پانی پیسا یا - پھر یا ان کے دزیرہ چیزوں کا کے کوہ تم لوگوں کی سرزی
ہے اور کشتوں کو تمہارے اختیاریں بیس کر دیا ہے اسکے حکم سے دریا میں جلیں اور ندیوں کو تمہارے اختیاریں کر دیا اور
سورج اور چاند کو تمہارے اختیاریں کر دیا کہ درون پڑے جگر کھا رہے ہیں اور رات اور دن کو تمہارے اختیاریں
کر دیا اور جو کچھ ہے تمکو درکار تھا قبدر متناسب تھم کو دیا اور اگر صدائی تھیں تم گتنا چاہو تو ان کو پورا پورا گن نہ سکو گے کچھ
ٹک نہیں کہ انسان بڑا ہی بے انصاف ناٹک لیے)

الله تعالیٰ ان آیات میں سات مرتبہ ٹھاٹ خطاپ سے مسلمانوں کو مخاطب کرتا ہے - ہذا نے پانی سماں کے پیدا کیا
ہے - نثارت اور چل ہمارے لئے پیدا کئے جہاں اور کشتوں کو ہمارے لئے سخز کیا - ہنر دن بذیوں کو ہمارے نئی کیا
آنتاب ماتھا پ کو ہمارے لئے سخز کیا رات و دن کو ہمارے لئے سخز کیا اور جو کچھ ہم نے اور ہمارے قدر ہے نامزد
نے اس سے طلب کیا عذایت فرمایا کیا اس خطاپ سے سلطان سنتی ہیں؟ کیا مسلمانوں کے لئے یہ چیز میراہیں؟ کیا
زمیں کے چل ہیوں سے غیر مسلموں کے لئے مخصوص ہیں یہ یا یہ خطاپ تمام ہے یہ۔

یہ جہاز جو بھرپور ہے ای افریقہ - یورپ کے دریاں - اور بحر احمر بھر طہمات میں یورپ امریکہ کے دریاں سفر کرنے پڑتے
ہیں صرف فریگوں کے لئے مخصوص ہیں؟ مسلمانوں کا اس میں کوئی حصہ نہیں؟ آہ مسلمان اسی عقائد کی نہیں وہو کئے
اور علوم تجارت سے موردم ہو گئے کہ یہ ہذا کی ساری تھیں غیر مسلموں کے ہاتھ میں پہنچیں۔ ای یورپ اور ایال
امریکہ اپریوال بھن ہو گئے اور سلطان ناچھٹے بخارہ گئے - یہ عظیم ان جہاں جو سمندر کو چھوڑتے چھاڑتے جلے جاتے
ہیں اور کرہ زمین کا جگر لگاتے پھرتے ہیں - آج یورپ کے امدادیں ہیں اور ہی لوگ ان علوم و فنون کی حکیمی نے
رسہ ہیں سعدوم معدینات ، بھلی ، بھاپ ، تغرافت . برقی اور لاسکی وغیرہ کے ماہر و استاد ہیں
سلیمانیہ ایشیا وگی بے عزتی بے غیرتی بے شری ہیں کہ گمراہ اور صن پر آج ہماری افسوس ۴۵۰

بیوں ہے اور تمہارے پاس ایک جہاز بھی انہوا در طال یہ ہے کہ ہذا نے قدوس نے تمکو مخاطب بنا لیا ہے کہ:-
وَسَخْرَيَ الْفَلَكُ لِتَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ (او رکشتوں کو ہذا نے تمہا با سخربنادیا تاکہ ہذا کے حکم سے دریا میں جلیں)
ہذا نے قداعہ علی کی رو سے جہاز دن کو تمہارے لئے سخز کر دیا کہ پہلے ہمیں دوسرے، بخراہی کی ہفت سکھی کی
کہ اس سے جہاں تباہی کرو - بخراہ - بھاپ کاظر لیقہ سکھا یا کہ اسکی طاقت سے جہاں چلاو - بھلی مقامیں وغیرہ کی
لتیم دی کہ اس کے دزیرہ جزیرہ بھم پنجاڑ - اندلک کراکب ، ثوابت ، سیار دن کا عالم سمجھا کہ بھری راستوں کے سفلی
معلومات حاصل کر دو اور دریا کی گھرائی - صفاہی وغیرہ کا لمبیں پہنچئے اور جہاں تمہارے ساقروں کا سامان

و اسیا ب ہلاکت و بر بادی سے محفوظ رہے۔ بادل ہر اوپر فرہ کے اقسام سمجھائے تاکہ جہاز کا کپتان سو اور بادی کا
 کارخ دیکھ کر جہاز کی رفتار کی مگرائی کرے اور احتیاط کے ساتھ جہاز کو منزل مخصوص تک ملے جائے اس کے
 بعد خدا فرماتا ہے و سخن لکھا اور فہار (ندیں بہر دن کو تمہارے اختیار میں کر دیا) اور یہ تو ایک کھلی ہری بات
 ہے کہ بہر دن سے یا غات کبیت و عیزہ بھی سیراب ہو اکرتے ہیں۔ بہر دن کے چلنے سے ایک قسم کی کھربالی طاقت
 پیدا ہوتی ہے جس سے بڑے کام نکلتے ہیں اور یہ کھربالی طاقت ہم کو کوئی بڑول و عیزہ سے مستثنی اور بے نیاز
 کر دیتی ہے اور حال یہ یہ کہ آج کوہ ارض کے مسلمان اپنی بہر دن کی طاقت سے بھی غافل و بے شرہیں اس کے
 پیدا شد تعلق فرماتا ہے و سخن لکھا الشمس والقمر دامین و سخن لکھ اللیل والنهار داد اور سوچ
 اور چاند کو تمہارے لئے سخن کر دیا کہ دنوں پر طے چکر گھاڑ ہے ہیں اور رات دن کو تمہارے لئے سخن کر دیا
 آنکھ بات اس برات دن کا احباب ہنا ہیت ہی باریک ہے اور وہی اسے سمجھے سکتے ہیں جو عسل
 حساب و مہندس جیرو یونیورسٹی کے پورے ماہر ہیں۔ پھر آسمان پر غور کرو کہ آنکھ ستارے سیارے نہ طلب
 ہو سکتے ہیں نہ فروپ گلگو خدا کے متبرہ اوقات میں اس میں دزافری ہیں اسکا بلکہ ہر کیا کیا اندرازہ تقریب ہے
 کہ اسی مقدار و انداز کے برابر ڈب وہ اپنی اپنی سافت طے کر تا چلا جاتا ہے اگر نوع انسانی خدا کے ایک خاص
 نظام سے ایک دن کھلے بھی محروم ہو جائے تو اسکی حیات و بقا کا سارا نظام درہم و برہم ہر جلے ان جہازوں
 کو دیکھو جو سندھ میں چلتے پھرتے ہیں اور یہی درہم و برہم کو دیکھو جو شکی میں جلتی پھرتی ہے یہ سب کے سب اتفاقیہ در
 کو اکب کے حساب پر چلتے ہیں اگر خود ڈی ریسکھتے انسان اس سے غافل ہو جائے تو نکاحاں اس کا نظام درہم و
 برہم ہر جائے اور تمام کھاڑیاں باہم ملکراکر بر باد ہو جائیں اور بے شمار انسان ہلاکت و بر بادی کے گھاٹ اور
 جائیں۔ یہ تمام بائیس و سی سمجھہ سکتے ہے جو اج کل کے علم والا فلاک سے کچھ ہتھیاری بہت واقعیت رکھتا ہے اور
 اسکے نتالے فرماتا ہے یا ایسا انسان اعید ول بکم الذی خلق کم والذین من قبلکم لعلکم
 تتقون الذی حبیل لکم الارض فراسنا والسماء بناءً وانزل من السماء عصاءً فاخزا
 بد من المثارات رزقا لکم (لیفڑہ ۲۳) لوگو! اپنے پر دنہ کار کی تباہ دت کر د جس نے تم کو اور ان لوگوں
 کو جنم سے پہلے ہو گزرے ہیں پیدا کیا یہیں کہم پر تبرکار بن جاؤ جس نے تمہارے لئے زمین کا وطن
 بنایا اور اتمانی کی جیت اور آسمان سے پانی برسا کر اس سے تمہارے کھلکھلے کھلے پس پیدا کئے، اور فرماتا ہے
 ہوا الذی خلق لکم ماقی الارض جبیعاً لشراستوی الى السماو فسواهن سبع سموات وهو
 بکل شئی علیهم (لیفڑہ ۲۳) وہی قادر و مطلق ہے جس نے تمہارے لئے زمین کی کل کائنات پیدا کی پھر
 آسمان کی طرف سرچھہ ہرا تو سات آسمان ہمرا رہنا ہے اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے (غور توکر و افسوس عالم
 کیا فرماتا ہے کہ تمہارے لئے میں نے زمین پیدا کی اور تمہارے لئے زمین و اتمان کی جیت بنائی۔ پھر قدر
 افسوس ہے کہ آج کوہ ارضی کے مسلمان خراب غفلت میں میٹھی تینہ سو رسہ ہیں اور زمین، جیونات، بنائات

معدنیات سمندر۔ جہاڑ، نہر دل کے عجائبات سے مکسر غافل بخیر ہیں۔ محیب ترین بات یہ ہے کہ صد از میں آسمان کا ایک سی سال تک فرمائے گو یا مقصد یہ ہے کہ کوئی لشتری کی حیات و بیوان و زن کے عجایب اپنے حلوم کرنے پر زندگی ہے اور سفر ما زین کو تمہارے فرش گردانا اور یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اننا ان اپنے فرش کا خمار ہے جسماں چلے صرف میں لائے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہو الذی جعل لکھ الرعن ذلولا فما امشوا فی ملکہما وکلو من رزقہ
والمیہ النشور (ملک ع ۲) (دوہی) حداستے جس نے زمین کو تمہارے سے نہ زرم دھوار گردانا تاکہ تم اس کے اطراف پر جو
میں چلو ما پھر واد بخدا کی روزی کھسا اور آخر کار دیاست کے دن دوبارہ جی اٹھ کر اسی کی طرف چلتا ہے۔
عز کرو کہ خدا نے ہمارے نے مزین کو کیسا زم ذمیں ہمارے حکوم نہیا کہ کبھی ہمارے حکم سے روگردانی ہی کی تھیہ
پر محو آندھی ہنسنے لگئے اور کشنه لئے بسوان اللہ کیا خوب ایت پیش کا ہے۔ طلب رزق کے تعلق میتے لوگوں سے بہت سی آئیں
سین و عطین بھی مجلسوں میں اکثر آئیں لیکہ اکر رہتے ہیں۔ سگاس سے بہتر کوئی ایت میرے نہیں سنی۔ آج میں نے
بہت سی آئیں اپ سے سی اگر عامہ سیان ان کو سمجھیں تو بقیہ ما زین کے مخفی خزانوں اور اسکے خاندان کی مقلی کے
لئے دوڑ پڑیں اور دینا کی تمام قوموں سے آگئے بھل جائیں۔

میں نے کہا اس موصوع و مطالعہ متعلق قرآن صکیم کے اندر ساتھ سوچ پاس سے کم آئیں نہیں اور احکام شریعہ کے
تعلق ایک سوچ پاس سے زاید آئیں نہیں۔ پس سوچو گئے تھیں کہ تھیں کس طرح رفتگیں اور عقلیں گھاں ماری گئیں اور ٹیکان
کیی غفلت کی مینہ سو گئے ان اتفاقاً و یعنی ما بقوعہ حتی الیغیر و اما یا الغیر مسد و اذا اراد الله
لیقود سوء فنزو هر دله و صائمہ من دونہ من وال (رعد ع ۲) اللہ کی قوم کی حالت کو
ہیں تبدیل کر لے جیتا کہ کوہ قوم خود اپنی حالت نہ تبدیل کرے اور جب اللہ کی قوم پر اُن کے خالی کا پاداشیں
کوئی صیبت ڈالنی جاتا ہے۔ تو وہ کسی کے طالے ہیں ٹل سکتی اور بخدا کے سوا ان لوگوں کا کوئی مددگار نہیں

اس کے بعد یعنی کہا خدا فرمائیں و انز لنتا الحدیث فیہ باس سندید و منافع الناس (حدیث)

(۳) (ادریم نے دوہا آنکہ اسیں بخرا خضراء ہے اور لوگوں کے لئے بہت ترقامہ بھی ہیں) یوہ اپنے اندر بڑے بڑے فائدے رکھتا ہے یعنی اسے لیکر بونی و تنفس نہیں تک اسی سے بنتے ہیں اور صرف موئی اور
توب و تنفس نہیں پر کیا امر تو فتنہ ہے۔ دنما کو ہر صفت و حرمت ایسا اسکا دخل ہے۔ تابنا اتنی، سزا، رانگما، لذیما، چانگما
و غیرہ دیکھو، زمین کے بڑے بڑے بختیوں کا سلاختم کر دیہ تمام کی تمام خدا کی نہیں ہیں جن کو سیلان تے ٹھکرایا اور
یورپ نے اپنیا انتظام جایا۔ معدنیات پر عزز گرد جو پہاڑوں میں سورہ ہے انکی حقیقت یہ ہے کہ جب زمین کی مان
میں فرم بخی یہ معدنیات رفیع دیوار ہیں جس سرداستہ پالیسیں نہ کھلیں۔ جب زمین خشک ہونے کے بعد پہنچنے لگی تو یہ
معدنیات اُن شکا و زمیں اور گیئر جو زمین پہنچنے سے ہرگئی ہیں۔ اس طور پر یہ معدنیات پہاڑوں اور زمین کے اندر
 موجود ہیں بلکہ معدنیات الرضی معدنیات کے تعلق یہی تحقیق بیان کی ہے۔

اس ایت میں احمد تعالیٰ نے فرمایا ہے جنہے بآس سندھ میں و من اتم للناس کرو ہے میں بڑا خطرہ ہے اور لوگوں کے لئے سب سے فوائد بھی ہیں) تو کیا ان فوائد کو خدا نے اہل فرنگ کے لئے محفوظ کر دیا ہے؟ کیا سماں نوں کے لئے یہ سزاوار ہیں کہ پسارا کھود کر سونا، چاندی، لوٹا، تابنا وغیرہ معدنیات نہیں؟ مصر کے پہاڑوں سے اہل فرنگ سزا نکال رہے ہیں۔ پس کیا وہ پہاڑ جو سماں نوں کی ملکیت ہے یہیں اسی طرح سلطان و بیکار رہیں گے حالانکہ ان میں سزاچا نہیں لوٹا وغیرہ موجود ہے اور سلان اس سے مستفید ہیں ہرستے کیا جس خدا نے یہ معدنیات پیدا کی ہے اس نے سلاں کو اس کام سے بیکار کر دیا ہے کہ کسی اور قوم کو وہیں بھیج رے جو سلطان پر چبرہ و چہرے کے پہاڑ ڈھانے اور یہ معدنیات نہیں اور اس سے مستفید ہو اگر سلان ان چڑوں سے مستفید ہوتا ہیں جلستے تو یقیناً دوسرا قویں اس سے مستفید ہوں گے

شاعر نے کہا ہے ۷

وَمِنْ دُعَىٰ عَنْهَا أَوْلَىٰ رِيعَاهَا الْأَسْد
جُوْخَضْ دَرِندُونْ كَيْ زَمِينْ مِنْ اِپَنْ رِيوْرِ لِيجَّا

اس موقع پر محمد آنحضرت ری کہنے لئے جس قدر آئیں آپ نے علم و فنون صناعت عامہ کے متعدد پیش کیں کافی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر عالم اسلام اس نفع پر کتب و رسائل بھیں اور لوگوں کو متوجہ کریں تو یقیناً سلان ان معلوم کے عاشق و گردیدہ ہو جائیں گے اور یہ عشق و گردیدگی اہل ہر شہ دار تھا پر یجباً بھٹکے گی۔ اب میں خاص علم و فنون پر روشنی ڈالنے کی درخواست کرتا ہوں احمد سب سے پہلے اپ بادل اور پرانی کے متعلق روشنی ڈالیں۔

فصل

بادل اور اسکے عجایبات

بادل کے متعدد دیا دہ سبھت کی ضرورت ہیں مختصر طور پر ہم روشنی ڈالے دیتے ہیں۔ آنہا ب جب اپنی حرارت زمین اور دریا دہ پر پتھرا تا ہے۔ پانی انجرات بن کر اپر کی طرف چڑھتا ہے۔ خلا میں جو طبقہ بارو ہے وہاں پنچھکریہ انجرات پانی کی صورت میں بندیں ہو جاتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی قطعوں کی صورت میں سمجھ دہ جاتے ہیں۔ پھر یہ چھوٹی چھوٹی طبقے ہم مل کر کئی بڑے قطعے بن جلتے ہیں اور کئی بڑے بڑے قطعے مل کر ایک بادل بنتا ہے اور یہ بادل باہر کی صورت میں میں پر برستا ہے اسکی مثال یہیں سمجھئے کہ سندھ یہ جیب آگ پر وہی جاتا ہے تو اسکا پانی بخارات بندکر چین کی طرف اڑتے ہیں وہ بخارات والی پنچھکریہ پانی کی صورت میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور قطرے نے بندکر نیچے پیک پڑتے ہیں۔ اسی طرح سونچ شل آگ کے ہے اور سندھ دریا مثل سندھ پہ کے اور صلامیں جو طبقہ بارو ہے وہ بجا ہے چین کے اور باہر شل ان گھردار کے جو چین سے پانی بندکر نیچے کو پہنچتے ہیں اور یہی حداۓ قدر میں فرما تا ہے الحمد لله انہو نیز جی سمجھا باقریوں کی بیتہ لہم بجعلہ ذکار ما نذری الودق بخیر من خلا له فاذ اصحاب به من لیثا و من عباده اذَا هم حملیست بشی ردن دان کا لوا من بدل ان ینزل علیهم من قبده لمیلسین فالظاهر ای اثار

رحمۃ اللہ کیف یحیی الارضن بعد موہق ان ذالک لمحی، الموقا وھو علے کل شئ فضلی
 دیکھا تو نظر ہنس کی کہ اللہ بادل کو ہنکتا ہے پھر بادل کے سکڑوں کو باہم جوڑتا ہے۔ پھر ان کو تہ بند رکھتا
 ہے۔ پھر تو بادل کے بیچ میں سے مینہ نکلتے دیکھتا ہے۔ پھر جب هذا اپنے نبہوں میں سے جس پر چاہتا ہے اسکو سنتا
 ہے، تو بس وہ لوگ خوشیاں منانے لگتے ہیں۔ باوجودیکھ بارش کے نازل ہونے سے پہلے یہ لوگ شروع ہیتے تا
 امیدتے پس رحمتِ الہی کے آثار کی طرف نظر کر کر زمین کو راکے مرے یعنی کبینکر جانا اٹھاتا ہے کچھ شک ہنس کر یہی خدا مردی
 کو جلاستے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔)

اَنَّهُ اَللَّهُ تَعَالَىٰ قَرْنَاتِهِ الْمُرْتَانِ اَللَّهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاوَاتِ مَا عَنْ قَبْصِيْمِ الْأَرْضِ مَخْضُلًا اَنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ
 حَبِيرٌ رَجْعٌ ۚ ۝ کیا تو نظر ہنس کی کہ اللہ آسمان سے پانی بر ساتا ہے۔ پھر پانی بر سے یعنی زمین سرپر جوڑتی
 ہے بنیک اللہ ہر بیان اور بنا خسر ہے۔

اور فرماتا ہے ھو الَّذِي يَرِيدُكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَعْمًا وَيَنْثِي السَّاحَابَ النَّقَالَ وَلِسَبِيْلِ الرَّعْدِ بِحِمْرٍ
 وَالْمَلَوْكَةِ مِنْ حَقِيقَتِهِ وَرِسْلِ الصَّوَاعِقِ فَيُصِيبُ بِهَا مِنْ لِيَشَاعَرَ (رعد ع ۲) (وہی قادر بطنیہ
 جو درستے اور امید دلانے کے لئے رستکو جعلی کی چک دکھاتا ہے، اور بوجعل پادلوں کو اجھاتا ہے اور باد توکی
 گردنے کی تعریف کے ساتھ اسکی پاکیزگی بیان کرتی ہے۔ پھر جب پر چاہتا ہے ان کو گردادتا ہے)
 میرے عزیز محمود! یہ آئیں اپنے اندر دو پہلوہ کہتی ہیں اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کی وحدائیت و جمال قدرہ و حکمة
 و حسنه و الطاف پر دلالت کرتی ہیں۔ دوم یہ کہ یہ آئیں امرا مرکی دعوت سے رہی ہیں کہ ہم خدا کے ان جماعتیں
 و صنایع پر عذر کریں اور ان سے مستفید ہوں

امام غزالی تے اس موقع پر اس بارے میں خوب لکھا ہے وہ کہتے ہیں۔ سورہ فاتحہ کو مسلمان ہمیشہ اپنی نماز دا
 میں پڑھا کرتے ہیں معاذ کی ابتداء اسی سے ہوتی ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۵ فاضل صفت کو آپ نے میں کچھ بات اسی سے ہو گیا ہے۔ سورہ نور کی آیت کے ساتھ سورہ روم کی آیت کو طاریا العقر
 ان اللہ سے یک من خلوا لہ بک سورہ نور کی آیت ہے اور فاذ اصحاب بد سے بیکر علے کل شئ قدرتیک سورہ
 روم کی آیت ہے غالباً مصنف سورہ روم کی آیتیں کرنا چاہتے ہوں گے یا کچھ سورہ نور کا اور کچھ حصہ سورہ روم کا لیکن
 الفاظ میں مشا پہنچنے سے دونوں کو ایک ہی سورہ کی آیتیں جمال کر کے باہم ملا دیا۔ ہم سورہ روم کی آیت یہاں نقل کر دیجو

ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہُ الَّذِي يَرِسْلُ الْرِّياْحَ فَتَيْشُ بِهِ جَاباً فَيَسْلِمُ السَّمَاوَاتِ كیفَ دَشَّا وَيَجْعَلُهُ
 کسْفًا فَتَرَى الْوَدْقَ مِنْ خَلْوَةِ (روم ع ۵) اندھی وہ قادر بطنیہ جو برا و نکو بھیجا ہے تو وہ بادلوں کو اجھارتی آتا
 پھر فدا جس طرح پاہتا ہے بادل کو آسمان میں پھیلاتا ہے اور کبھی اسکو سکڑتے کر دیتا ہے تو وہ ناطب تر یکھا ہے کہ بادل کے
 بیچ میں سے مینہ نکلا چلا آتا ہے ۱

اس کے بعد فاذ اصحاب بیعنی ایشاعر سے یکر دھو علے اکٹھہ قدر تک بڑھ جاؤ جو نصل صحفہ متن میں غل کا ہے

یہ آئیں خدا کی رو بیت بیان کریجی ہیں کہ عالم انسانی، عالم جوانی عالم سباتی و غیرہ کی تربیت اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے اور یہ تمام عالم خدا کی چادرِ رحمت کے اندر چھپے ہوئے ہیں اور اسی کا نام علم الکائنات ہے۔ انسان کو انسان دزدین کی ہر شے پر غفران فکر ناچلئے اور یہ معرفت خداوندی حیات دنیا اور دنیا کی ترقی کا مقصود عظم ہیا یا ک لعیدیہ آیت علم العبادۃ کی طرح متوجہ کرتی ہے۔ پس اس سورۃ مقدسہ کے اندر یہی علم المخلوقات کو عبادۃ پر مقدم رکھا ہے انتہی۔

میں غزالی کے اس بیان کی تائید کرتا ہوں۔ ہم قرآن کے اندر پڑتے ہیں، ان اللہ خالق الحب والعنی شرخ الحی من المیت (النعام ۱۲) خدا ہی اس دلتے اور گھٹلی کا پھاٹنے والا ہے وہی زندے کو مرد لست نکالتے ہے اور یہ بھی ہم پڑتے ہیں۔ انزل من السماء ما شئت اودیة نقدہ هار بعد ع ۲۱ اسی نے انسان پانی پر سایا پھر اپنی سماں کے لفڑتے نا ہے یہ بنکلے

ان کے علاوہ بتیا ر آئیں ہیں جن میں میں المخلوقات کا ذکر ہے اسکے مقابہ میں احکام شرعیہ کے لئے قرآن کریم کی آیتوں کو ہم یوں پاتے ہیں دیسلونک عن الخمر دالمیسیر ربقرہ ع ۲، (لے پنیبروگ تم سے شراب اور جو کے بارے میں دریافت کرتے ہیں) اور پاتے ہیں دیسلونک عن الدیت ای قل الصلاح لم ہم خیز ربغہ ع ۲، (لے پنیبروگ تم سے میتوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں زان کو بھا دو کہ انکی بہتری چاہو وہی بہتر ہے) گویا احکام شرعیہ خدا اسی دلت بیان فرماتے ہے جب سائل اس بارے میں دریافت کرے لیکن عجائب مخلوقات کو د بغیر طلب و سوال کج بیان فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ خاص علوم ہیں جن کا جانا بناست اہم اور ضروری ہے اور یہی سبب ہے کہ جب مسلمان ان علوم سے غافل ہو گئے اور ان کے ربیع جس چیز کی ان کو تعلیم دی ہتی جلایت تو یہ دینا میں ذلیل ترین قدم بن کر رہ گئے اگرچہ دینا میں علما رفتہ و شریعت کی کمی ہیں۔ اللہ الا امر من جبل ومن بعد کچھ بعید ہیں کہ خدا نے قدوس کی سلاذن کی شکست و بزمیت کو فتح دلسرت سے تبدیل کر دیوے اور بخاری اس کتاب کو باعث خیر برگت گردانے اور مسلمانوں کے لئے اسکو ایک مبارک نفع بخش تجھہ گردانے اور اسید ہے کہ خدا نے قدوس اس کے دزیعہ سلاذن کا شرح صدر فرمائے گا اور انھوں کا نوں کے پردے گھولوے گا اور جن لوگوں کو ان اغوات کے لئے اس نے منتخب فرمایا تھا انہیں کو پھر بخشنے کا اور اسید ہے کہ جس چیز کو ہم نے شروع کیا ہے مسلمان اسی تکمیل کر دینے کے اور مطلب علوم کی شریعہ کو دینے کے اور جس سے آج تک ہم غافل و بے جزز ہے اسکی تلافی کر دینے کے اور جہاں ہم نے اپنے اگر وہاں سے یہ استبداد کریں گے وہاں الحمد لله الواحدة واله الحکم والیہ ترجعون۔

محمد آنندی کہنے لئے اب آپ نباتات پر کچھہ روشنی دے ائے سماکہ متوسط طبقہ کے دلگ بھی کچھہ سمجھ سکیں اور مدارس میں جو دلگ علم نباتات کی تعلیم پا رہے ہیں۔ وہ بھی کچھہ لذت اندوز ہوں اور دینی و علمی گروہ بھی اس سے فرحت اندر ہو۔ لیکن میں اس میں آپ کے لئے دفتین محسوس کر رہوں اور بخشنے خوف ہے کہ آپ کو

اس جگہ خاص دعوام کے بحاظ سے ایک متوسط دین بین طریقہ پر کرنا زرا دقت طلب ہرگز۔

فصل

علم نباتات

یہ علم نباتات بہت دسچ او طویل النظر علم ہے اس کا کوئی احاطہ ہیں اسکو دہی سمجھہ سکتا ہے جو اپنی طفیل تری عفر کو اس کام میں صرف کر جائے ہے۔ لیکن میں یہاں اختصار کے ساتھ کچھ بیان کر دیتا ہوں جو اس مضم کے بیانات کے لئے عام اور شامل ہے۔ نباتات کی بہت سی قسمیں ہیں۔ بعض درخت ہیں مثلاً۔ کھجور۔ زینوں، انار وغیرہ بعض کھیتی کی قسم سے ہیں جیسے گیہوں، جو یکمی دیغیرہ اور پیران میشوں کی بھی مختلف قسمیں ہیں۔ ان میں زمادہ ہوا کرتے ہیں جو اپسیں ایک دوسرے سے مختلف ہوا کرتے ہیں ہر قسم کے نباتات میں زمادہ ہوا کرتے ہیں۔ سکھی کے پودوں کو دیکھو اس میں فروہ ہے جو اسکے ٹھنڈوں کے بالائی حصہ میں موجود ہے۔ مادہ نامی یہاں سے اسکے اندر ورنی خول میں اتر تاہے جس میں کہ دانے ایک خاص زینت اور نظام کے ساتھ جمعے رہتے ہیں جو نظام جواہر کی طرح یا گیہوں کے اون خوشدن کی طرح جو بالائی حصہ میں لمحہ ہوئے رہتے ہیں یہ مادہ نامی ان سرخ دسپید باون میں اتر تاہے جن کا تعلق ان داؤن سے ہے ان میں ہر دانے کا ایک جدا گانہ بالی ہوا کرتا ہے۔ ان باون میں سوراخ ہوا کرتے ہیں ان سوراخوں میں سے یہ مادہ نامی اندر جاتا ہے جس طرح کہ کھجور کی شاخوں سے کھجور کے گچوں میں جایا کرتا ہے اس کے بعد یہ مادہ نامی اس خول میں اتر تاہے جس میں دانے جمعے ہوئے رہتے ہیں اور اس سے دانے پیدا ہونے ہیں بساں میں فروہ ہے جو خوشہ کے بالائی حصہ میں ہے اور مادہ دادہ ہے جو ان باون اور ریشوں کے نیچے ہے ان دو فوں کے تعلق سے داش پیدا ہوتا ہے بس ہر دانے کے لئے باپ ماں موجود ہے میہی حال گیہوں کا ہے۔ ہر دانے کا ایک باپ ہے اور ایک ماں ہر دانے کے لئے بایں ہیں جبکہ شکوہوں کے پر دوں پر فتحی ہوتی ہیں ان باون میں باریک سوراخ ہیں جو خود میں کے سوا الطرف تھیں اسکے ان باونے مادہ تو پیدا ہو دوں ہیں اتر تاہے اور اس سے دانے پیدا ہوتے ہیں پس اس میں اور کا حصہ تھی اور نیچے کاما دہ جو پر دوں کے اندر مستقر ہے اس زمادہ کے تعلق سے یہ دانے پیدا ہوتے ہیں یہی حال تم کھجور کا پاڈ کے ایک خوشہ میں زمادہ موجود ہے جن پانچ الگ شاخے دیکھا ہے کہ جب زمادہ کو باہم جمع کیا گیا تو فروہا دہ بارا تو ہو گیا زمادہ یہی حال تم تمام درختوں اور کھیتوں کا پاڈ کے۔ درخت پر شکوہ نہ ہوا کرتے ہیں وہ دو قسم کے ہیں خوبصورت خوشگوار جسے گلاب انار وغیرہ اور غیر خوبصورت دناخوشگوار جسے شکوہ درخت بید وغیرہ وہ شکوہ نہ کہ جو تباہ خوشگوار ہیں خلکی طرف انسان کم وجہ کرتا ہے ہر ایک تو یہ کہاں کو دیکھا سا کر دیکھتی ہے اسیں زمادہ کے احتلاط کی یہ صورت ہو اکتی ہے کہ ہوا کو مادہ کے ساتھ مادی تھی ہے وہ درخت بشکر شکوہ نہ خوشگوار دم غرب ہر قندہ کے حافظ کو ان کے طباخ چین ہیں اور جو ابھی جمال اور خوشگوار کچھ عاشق ہیں کہ خوشگوار کی پروردش کر سے اور ناخوشگوار کو فنا کا موقع دیتے یہ تو اپنے کار میں مشغول ہے اسکی توضیح ہم اپنی کتاب الزہرا میں کر سکتے ہیں۔

وہ درخت جن کے شکوئے خشنگوار و مروع ہیں ان کے صرف ہوا ہی نزد ماہہ کے اختلاط کے واسطے کافی ہیں ہے
 لیکن اس کے بعض کیڑوں کی ضرورت ہے جیسا کہ ہند کی مکھی کہ وہ نزد ماہہ کے اختلاط کا باعث ہے اپنے پروپر زماں کا مادہ کو
 سیکر لیکر درخت سے دوسرے درخت تک پہنچاتی ہے حالانکہ حود مکھی کو بھی اسکا عالم ہیں ہوتا۔ ملکیہ وہ شکوفے کی خوشگواری
 دیکھ کر آتی ہے اور شکوفے کے پیچے کے حصہ سے شہد حاصل کرتی ہے اور اڑ کر دوسرے درخت کے شکاؤں پر جا بھیتی ہے
 ایک شکوفے مادہ نکوریتہ لیکر دوسرے درخت کے شکوفے کی مادہ تک پہنچادیتی ہے کچھوں کام کام تو یہ ہوتا ہے
 کہ یہ شکوفوں پر عاشق ہر اکری ہیں ان سے شہد لیتی ہیں مگر صنانہ بہتے کام ہر جلنے ہیں فتبارک اللہ احسن
 الحنالقتین (رسول مسنون ۱) رجحان اللہ حذرا بڑا ہی بایکت ہے جو تمام نیانے والوں سے بہتر نیانے والالہ) اسی
 قدرت مجسمہ کو اندلعلے واضح ذمات ہے دارسلنا الرياح لوا قح (صحیح ۲) اور ہم ہی ہر اؤں کو چلاتے
 ہیں جو بار آور کیا کرتی ہیں) اور فرماتا ہے و من کل شی خلقنا اذ جین لعلکم تذکرون (ذاریان
 (۱) اور ہم نے تمام چیزیں جوڑے دار نیائیں تاکہ تم اعظم عالم پر عذر کر دو اور فرماتا ہے و انبتیا فهمها من کل
زوج بهیم بصر کم و ذکری لکل عبد منیب رقع ۱، ادب طرح کے خوشنما جوڑے والی چیزیں ہم نے
اگا میں تاکہ جتنے بندے رجوع لانے والے ہیں دیکھیں اور عبرت پکڑیں) اور فرماتا ہے و انبتیا فهمها
من کل شی موزون رمح ۲) اور ہم نے اس میں ہر ایک چیزنا سب اگای) اور فرماتا ہے و مجعلنا لکم
ینها معايش و من لستم لہ براز قین و ان من شی الا عندا خرا منہ و ما نذر لہ الا
بعقدر معلوم رمح ۳، اور ہم نے زمین میں تم لوگوں کی معاش کے سازو سامان مہیا کئے اور و سخافلور و بکی
روزی کے بھی جن کو تم روزی نہیں دیتے اور بتی چیزیں ہیں ہمارے یہاں سے کی خزانے ہیں مگر ہم ایک اندازہ معلوم
کے ساتھ ان کو پہنچتے ہیں) اور فرماتا ہے و هو الذی مدل الارض و جعل یہا دارا سی و اهفار
و من کل المشرات جعل یہ فیما ذ جین اشین لیغشی اللہیل النہار ان فی ذالک
لایات لعوم یتّفسکرون و فی الارض قطع متاجا و رات و حنات من اعتاب دار دفع
و تخیل صنوان و غیر صنوان یسیقے باء واحد و لفظ مل لعضا داعلے بعض فی الاد کل
ان فی ذالک لایات لفہم لعیقولون رعد ۴ (و ہی ما در مظن ہے جس نے زمین کو چھپلایا
 اور اس میں بڑے بڑے اٹلیں بیمار۔ اور وریا نیانے اور اس میں بہر طرح کے پھیلوں گی وو۔ دوستین پسیداکیں تا
 دن کو چھپلے لئے ہیں۔ بے شک ان لوگوں کے لئے جو عزر و نکر کرنے ہیں قدرت خدا کی بہتری نشانیان
 ہیں ہوں ہیں۔ اور زیسیں یہ پاس کئی نہیں ہیں اور انگور کے باغ اور کھبستی اور ہمجر کے درخت جن میں بعض
 دو شاخے ہوتے ہیں۔ اور بعض دو شاخے ہیں ہوتے حالانکہ سب کو ایک ہی باتی دیا ہے اور ہم بعض کو بعض پر
 پہلوں میں برتری دیتے ہیں بے شک جو لوگ عقل کو کام میں لاتے ہیں ان کے لئے ان یا توں میں بہتر نشانیاں
 ہیں، آیت میں دو اسی کا لفظ ہے دو اسی پہلوں کو کہتے ہیں۔ پہلوں ہی سے دریا اہمیں نہیں

نہریں تکلی ہیں۔ پھر اڑوں پر بارش کا پانی جنم کر برف ہر جاتا ہے جسکی تھے میں پانی ہو اکرتا تھا اس سے دریا نہریں نہ پر بھتی ہیں اس طرح پھر اڑوں کی چیزوں پر برف جنم جاتی ہے یہ آفتاب کی گرمی سے بچھل کر نہروں کی شکل میں نیٹ کی طرف پہنچتی ہیں۔ رو دینیں۔ دجلہ۔ فرات دعینہ کا بھی حال ہبھی وجہ ہے کہ پھر انہوں نے ذکر کے بعد خدا نے نہروں کا ذکر کیا۔ اس میں یہی نکتہ ہے۔ آج رو دینیں کے سلسلے نے اہل مصر کو حیران و مہربت بنارکھل ہے اور کہتے ہیں کہ اس کے میں بینے میں کچھ نقص واقع ہو گیا ہے اور حالاکل میں فتنگے سوڈان کی طرف اسکا رُغبہ پھر و یا ہے اور اہل مصر پہنچنے سبق کو دیکھ کر بے حد پریشان نظر آرہے ہیں پس حقائق اشیاء کا معلوم کرنا ہمایت مفید اور نفع بخش ہے۔

اس کے بعد خدا نہرات کا ذکر فرماتا ہے اور ساتھ ہی سا تھرات ددن کا بھی کیونکہ دن کی روشنی۔ ثم رات پہلے نہات اور دنیا کی ہر چیز پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس کے بعد زمین کے مختلف قطعات کا ذکر فرمایا گو یا خدا نے خدا یا یہ قطعہ کیچھ والا ہے۔ یہ ریلا۔ یہ نرم۔ یہ سخت۔ یہ سخی۔ یہ طبیعتی۔ اس قطعہ کا پانی بیشتر ہے اسکا کھاری۔ ہس میں نوشادری چھپتے ہے۔ اور اس میں کبتری، اس قسم کے ہے شمار قطعے جن کا شار دشوار ہے۔

اس کے بعد خدا نے باغات کا ذکر فرمایا اس کا مقصد یہ ہے کہ انگور کیستی، بجھور وغیرہ ایک بھی قسم کے پانی سے سیراب ہوتے ہیں ایک بھی قسم کی زمین پر ایک بھی ہوا سے پر دریش پائتے ہیں باوجود اس کے ہر یہی کا ذائقہ رنگ، مزا، غذائیت، وزن، شکل، صورت دعینہ جد اگانہ ہے فنتاد رک اللہ احسن الخالقین اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہو اللہ الشاء جبات معروشات (النعام ۱۷) وہی قادر

مطلق ہے جس نے باغ پیدا کئے بعض لیٹیوں پر حسب طبع ہے ہوئے ہیں، عجیباً کہ انگور وغیرہ معروشات (النعام ۱۸) یعنی بعض ایسے ہیں جو ہنس جرٹھا جاتے جیسے انجیر، زیتون وغیرہ والخل دالرزع مختلف اکله والزیتون والرمان متسا بھا وغیرہ متسا به النظر والی تقدیماً اذا اشر و وینفعه ان فی ذالکم لایات لفود میونون (۱) اور بجھور کے درخت اور کھیتی جن کے پہلے مختلف ہوتے ہیں اور زیتون و انار ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور ہنس بھی ملتے جلتے ان میں سے ہر چیز جب کچھ ہے تو سکا بھیل اور پکنا دیکھو بے شک جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اُن کے لئے ان میں قدرت کی بہتی ری انشا نیاں ہیں (۲) اس مرقع پر پنچھر محمد آفسنڈی کہتے تھے کچھ شاید اس بارے میں کلام طریل ہو جائے گا۔ اپ کچھ دیکھا دیں کافی

فصل

سمندر اور دریا

فرماد تجھے

(۱) یہاں تا پہ الفاظ کی بنا پر ایت نقیل کرتے ہیں صفت سے تسامح ہو گیا ہے والخل سے لیکر عنبر متسا به تمکا نام کوئی ، اکی ایسی اور انفلو ای تھی سے لیکر یو منون سک انعام کوئی ۱۲ کی سلسلہ ایت عنبر متسا به کے بعد یوں ہونا چاہیے کلو اہن غرق ادا اغرا تھیہ یوم حصادہ (النعام ۱۹) ، عیسیٰ نو کو جب یہ چیزیں بیلیں ان کے بیل بھاؤ اور اگر کافٹے کا دن حق اہن دیوبنگا کرو ناطرین آبت کا سلسہ ملائیں

دھوالنی سخن لکھا جھولت اکلو منہ لمحاط ریا و لستخن جو منہ حلیۃ نلبسوی فما و ترا الفلاٹ
مو اخیر فیہ ولیت بیغوا من فضله و لعلکم لشکر دن دھل ع ۱۲۲ اور دی قادر سلطان ہے جس نے دریا کو
مہار امطیع کر دیا ہے تا کہ تم اس میں سے پھیلیاں نکال کر ان کا تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے زیور سیئی جواہرات
نکالو جس کو تم لوگ پہنچ ہو اور اسے سخا طلب تو کیتیں گو دیکھتا ہے کہ پانی کو بھاڑتی ہوئی دریا میں چلی جا رہی ہیں اور یا کہ تم
لوگ حدا کا افضل ملا شکر و ادر تا کہ تم شکر کرو

خدائی آئیہ میں الحم طریق کا ذکر فرمایا ہے اس سے مراد دریا کی مچھلیاں ہیں اسی طرح خدائی دریا کے جیسا میاں اور
اسکے جان، اسی کی صفتیں بیان فرمائیں کہ دریا دل میں موئی کس طرح پیدا ہوتے ہیں کس طرح سپیا میں ہوتے ہیں کس
طرح بڑے ہوتے ہیں اور کس طرح سپیاں دریا دل میں ہوتی ہیں اسی طرح مرجان کا ذکر فرمایا جو دریا میں پیدا ہوتے
ہیں دو قسم تھا ری عمر کی، ان غذا کم اور انعامات الہی میں سے بخوبی پیدا ہوتے ہیں کوئی اس سے مستفید ہوتا ہے۔ نہ کوئی اسکی تجارت
کرتا ہے کیا فراں کو ہیں یکہنے کی گئیں اور ابھر آڑ سے مرجان کے اینا سمعت ملے اور فراں ہی ایکی حفاظت کرتا ہے
جب اسکے دامنے پختہ ہو جاتے ہیں کاشتے ہے اور بیشی بھاہیت سے فردخت کرتا ہے اور سلان ہیں کہ خوای عقدت
میں سوئے پڑتے ہیں۔ کسی چیز کی جزئی ہیں۔ اللہ اللہ وہ لوگ سوئے پڑتے ہیں جن کی شان میں افسد تعالیٰ افرتا میں
و لستخن جو منہ حلیۃ نلبسوی فما و تم اس میں سے زیور سیئی جواہرات نکالو جس کو تم لوگ پہنچتے ہو اسلامان گویا
قرآن حکم تو پڑتے ہیں نہیں گویا اسلامان دنبا میں پیدا بی بی ہیں ہر سے ان پر مرد طاری ہو رکھی ہے زندگی کا نام تک ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے تو ان سے کہہ رہا ہے کہ تم ان چیزوں کو دریا دل سے نکالو تم ان کا زیور پہنچ۔ حم اپنی عورت کو ان سے
آرائستہ کر و اسلامان یہ کہتے ہیں کہ اسے پردہ کارہم تو نہ نکالنیں ملکہ نکالنے والوں سے خریدیں گے کویا نکلنے
سکتے اُن سے خطاب بھی ایسی حکم کو حذف نہ ان کے لئے مباح اور جائز کیا ہے اسکو انہوں نے اپنے لئے حرام کر لیا ملکہ خدا نے
جس کو واجب کیا ہے اسکو حرام کر دیا کیونکہ اس کا سیکھنا تو سلماون کے لئے فرض کلفا یہ ہے۔ افسوس ہمارے یہاں تو فرض
کفایہ کی کوئی دعوت ہی نہیں نہ سلماون کے پاس علم عمل ہے نہ ہی انسانی زندگی۔

لے خدا نے تدوں ہماری قوم کو اس گھری نیند سے بیدار فرمائے تو سمیع و فلیم ہے اور میری اس کتاب کو زور دو
گرداں کے اہل نقی اس سے سور ہوں اور روشن شیع گرداں کے تیرے صلاح اور نیک نہیں اس سے بدایت پائیں
کہ تو علیم و قادر ہے۔

اس موقع پر محمود آفندی کہنے لگے دریا دل کے سلسلت آپنے جس قدر بیان کیا کافی ہے۔ لیکن علم الحشرات کے
سئلہ آپ کیا فرمائے ہیں؟

فصل حشرات

اللہ تعالیٰ از نملہ بے وادھی ریک ای النحل ان اخذنی من الجبال بیوتا و من التجن

وَمَا يَعْوِشُونَ فَكَلِّا مِنْ كُلِّ الْمَرَاتِ نَاسِلَكِي سَبِيلَ رَبِّكَ ذَلِلَوْهُ يَخْرُجُ مِنْ بَطْوَافِ الْمُخْتَافِ
الْوَاهِفَةِ شَفَاءُ الْنَّاسِ إِنْ فِي دُنْلَكِ لَوْيَةٍ لِقُوْمٍ تَفْكُرُونَ (نَحْلٌ ۹) (ادولت پیغمبر
نہ کھارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈالی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور رنگ جو اپنی اپنی
شیائیں ایسے میں ان میں چھتے بنا۔ پھر ہر طرح کے چھلوں میں سے ان کا عرق چوس۔ پھر اپنے پروردگار کے آسان طریقوں
پر چلی جا۔ مکھیوں کے پیٹ سپینے کی ایک چیز نکھلتی ہے جس کی نگتیں کئی طرح کی ہوتی ہیں اس میں لوگوں کی
شقا ہے یہ شک عذر کرنے والوں کے لئے بڑی نشانی ہے)

شہید کی مکھیوں کو دیکھو کہ پہاڑوں اور درختوں اور ان جگہوں میں جو لوگ خاص طریقے سے اُن کے
لئے بناتے ہیں کسی طرح اپنے مکان بناتی ہیں اور کس طرح شہد جمع کرتی ہیں جس کا کچھ ذکر اس کتاب میں ہے
ہو چکلے ہے اور اپنی کتابِ الزہرہ دیغروں میں اس کی پوری وضاحت کرچکے ہیں جذبے اس شہد کے اندر مختلف رنگ پیدا
کئے اور بہت سی حیاریدوں کے لئے اس میں شفا رکھی۔

دینا اور دینا کا نظام ایک عجائب خاتمة ہے۔ اربات عقل و بصیرت کے لئے ایک حیثت ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ
اس پر عور و فنکر کریں اور سمجھیں یہ چھوٹی سی بے قدر فقرت نکھی جانتا کی زندگی کا اختلاط اور سب ہر لیے خشنگوار
اور لذیدار لذید خوشیوں اور شکوہوں کا جو سرچوتی ہے اور پھر اسے شہد کی صورت میں تبدیل کر دیتی ہے بہرہ
شہد ایک لذید ترین شے بجا تی ہے جسے لوگ شوق سے لکھتے ہیں اور پہنچے امراض میں اس سے شفا پاتے ہیں اس کی تعدد
حیرت خراز ہے کہ کہاں یہ شکوہے اور شہد اور کہاں شکوہوں کے نرمادہ کا اختلاط اور پھر اس کے اندر انداز کے
لئے شفا۔ میں اس عجیب و غریب اور محکم نظام کو دیکھ کر بتھر ہوں کہ اس چھوٹی سی کھنکوں کے نہد اور
السان کے درمیان کس فدرو اطمینان ہے مکھی نے اسے کس طرح بنایا کس طرح اس میں اخذ نے شفا رکھی اور حال یہ ہے کہ
مکھی کو نہ شکوہوں کے نرمادہ کی جزئیہ نہ اس شہد کی جو ہم اس سے حاصل کرتے ہیں۔ نہ اس گھر کی جیاں میں ہم شہد
خزینہ ہیں۔ یقیناً مسلمانوں کے لئے اس میں بڑی بڑی عبرتیں ہیں۔ کیا مسلمانوں کے لئے اب بھی وقت ہیں آیا کہ
عجائب عالم، اسکے ثمرات۔ افواع داقام کی قدرتی چیزوں پر عور و فنکر کریں اور سمجھیں کہ ایک لذید ترین چیز
ایک چھوٹے سکر پر ندیعی مکھی سے پیدا ہوتی ہے اور وہ خوبصورت باریک لطیف پکڑا جسے راشم کہتے ہیں ایک گیرے بھی سے
پیدا ہوتا ہے اور دریا کی سیپی سے خوبصورت سرغوب خاطر چیز پیدا ہوتی ہے جسے سول کہتے ہیں فیما ججا ایہ
چھوٹی سی کھنکی چھڈنا سا کیرڑا، بے حقیقت سیپی اپنے اندر کیسے کیسے بیش بہا خزانے رکھتی ہیں۔ ان کے کالا ہمارے لئے
لتحب و زینت اور شفا کے اسباب بننے ہوئے ہیں۔

پس مسلمانوں کو اس علم سے نرتی حاصل کرنی چاہئے اور غفلت و بے جزئی کی تیند سے بیدار ہونا چاہئے۔ اسلام
ان علوم کو حمل کریں گے تو دینا کی برخلافت سے محروم ہو جائیں گے اور پروردگار اور اسکی صنعتوں کے جھر جا سکے جیسا
کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سو اللہ تذکرہ محدث ان امانتا ثبتین هم الفنا سقوفون (وَبَعْدَ ۹۹) (ان

رکنِ اللہ کو بھلا دیا تو افسوس ہی انکو بھلا دیا۔ بشکر منافق طبے کرنے ہیں۔ مسلمان خدا کے انعامات کو فراموش کر گئے کہ ان انعامات کے بخشنے دو گزِ دافی کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے میا ان کو فراموش کر دیا اور وینا کی تمام قسموں سے ان کو نیچے ڈال دیا اور انحصار فراموش کا عذاب ان ہڑے اربابِ عقول پر بھی نازل ہوتا ہے جو مسلمانوں میں متاد ہیں اور انغیناء، امراء، علماء، تمام کے تمام ضمائلی صیکھاریں آجاتے ہیں پس علماء کا خرض ہے کہ وہ انغیناء، امراء، عیزہ کو نصیحت کریں اور انغیناء کا خرض ہے کہ علماً کو طیار دناؤ د کریں و گرہ نیا وسیہ کیے تمام کے تمام گھنگھا رہوں گئے اور عذابِ خداوندی میں بنتا ہو جائیں گے۔

اپنی حشرات میں چیونٹی مکڑی بھی ہے۔ چیونٹی کے متعلق دو رضاصرہ کے بعض علماء نے مستقل تالیفات لکھی ہیں۔ ان علماء نے اس تالیفیت پر جیکیت دیکھیں جنکار اخنوں نے بیان کیا کہ درستِ خداوندی کی بڑی بڑی نشانیاں اپنی تالیفات میں پیش کی ہیں ان حکتوں اور نشانیوں میں ایک یہ بھی ہے کہ چیونٹیاں اپنے لئے اسی طرح مکان بناتی ہیں جس طرح انسان بناتا ہے۔ یہ آبادیاں قائم کرتی ہیں اور بڑی بھی باہم اپنیں اغاثت و امداد بھی کرتی ہیں۔ ان میں پروردش کا مادہ بھی بہتر نہ ہے جو اپنی چھوٹی اولاد کی پروردش و تربیت کرتی ہے اپنے بھروسے اور کمرے بھی جدا جدا ہوتے ہیں اور قبیلہ خاندان کے لئے عیحدہ عیحدہ خاص جھرے ہو کرتے ہیں گویا یہ اُن کے مدارس ہیں جو کئی کئی حصوں میں یقینی ہیں ان کے ہاں فوجی نظام اور سیدان جنگ کی صفت نہ ہیں کا جلد طریقہ ہے ان حشرات اور کیرٹے مکوڑوں کا نظام دیکھ کر علماء کی عقیلیں بھی ذنگ اور سر بجود ہیں اور وہ بے ساختہ بول لکھتے ہیں کہ پاک ہے وہ حکیم و بخیر جس نے ایسے حشرات پیدا کئے۔

قاریں یہ خیال نہ کریں کہ ان کے توی نظام کے متعلق ہم نے کوئی مبالغہ کیا ہے، یا ان کی جنگ و تربیت جنگیں کوئی تجہب انگیز بات ہے ان میں سب سی چیز نیشاں بڑی ہوا کرتی ہیں جو صبح و شام اپنی جماعت کی محافظت و نگرانی کرتی رہتی ہیں۔ پھر بھی بڑی چبر نیشاں درسری چبڑیوں سے جنگ بھی کرتی ہیں اور جنگ میں بہادر قات فتحیاب بھی ہوا کرتی ہیں اور جب مختاب ہوتی ہیں تو قیدی بھی گرفتار کر لاتی ہیں اور یہ قیدی لپنے گرفتار کرنے والے سرداروں کے لئے کھانے پینے کی چیزیں مہبا کرتی ہیں ان کے یہاں ایک تم کا چھوٹا سا جاوزہ ہوا کرتا ہے جس کا نام اقتیس ہے علماء فن نے اس کا نام جامیں الحفل ریضیوں کی بھیں، رکھا ہے یہ چیز نیشاں اسکو حسب اپنی طرح عذابِ خدا کی ہلاتی ہیں اور نہایت عدہ تربیت کرتی ہیں اور عہدیہ اسکو موظا تازہ رکھتی ہیں اور پھر اُن سے مادہ غذا جو ساکری ہیں جس طرح کہ ہم جیسیں سے دو ڈنکھلا کرتے ہیں علماء فن نے پہ بھی ناسبت کیا ہے کہ چیز نیشاں کیتی بھی کیا کرتی ہیں اور اسکی پوری پوری حفاظت کیا کرتی ہیں۔ یہ کھیتی ایک خاص نعم کی چھوٹی مختصر نیانات ہوتی ہے جو چیز نیشوں کا نظام سراسر نہیں ہوا کرتا ہے ان کے آئے جانے کے وہ لئے بھی بعیب عزیب ہوا کرتے ہیں جو وہ لئے محفوظ طریق پر بناتی ہیں۔ راستوں کے احمد و طریق سے وہ خوب واقف ہوتی ہیں ان میں ایک لکھہ ہوا کرتی ہے جو ان کی سردار اور لکبند نہ بادشاہ ہوا کرتی ہے پہ تمام چیزوں کی حفاظت کی ذمہ دار ہوتی ہے تمام چیز نیشاں صبح و شام اس کے پاس جمع ہو کر حاضری دیتی ہیں اور ملک کو دیکھ کر خوش ہوتی ہیں ملک کی خوشی خاطر کے

این آبادی کی حفاظت اور رعایت کرنے کے لئے اسی ازوں کو مخصوص کر دیا جائے۔ اسی ازوں کو حداہی کی حنفیت اور حداہی کا حکم ایجاد دینا جیسا کا پانے والے بڑے اہلی یا برکت ہے۔

حداہے قدوس نے قرآن کریم کے اندر چیزوں کا فقہ بیان فرمایا ہے حتیٰ اذَا تُو عَلَى وَادِ الْفَل
قالَتْ عَنْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ادْخُلُوا مَا لَكُمْ لَا يَحْطِمُنَّكُمْ سَلِيمَانٌ وَجَنَوْلٌ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ
فَتَبَسَّمَ صَنَا حُكَّامُنَّ فَوَلَاهَا دُغْلَعٌ (۲) رجب چیزوں کے ایک بیدان میں سلیمان کے شکری پیچے تو ایک چیزی
نے کہا کہ چیزیں ہیں۔ اپنے بلوں میں گھس جاؤ ایسا ہنو کہ سلیمان اور سلیمان کے شکری ہمکو کچل ڈالیں اور ان کو ایک
خیری ہنو۔ چیزوں کی اس بات سے سلیمان ہنسنے اور سکرے۔

مکر طاری

اپنی خشوات، کیرٹے، مکروہوں میں ایک مکر طاری بھی ہے جو بہارت خوبصورتی کے ساتھ اپنا مکان بناتی ہے اپنے عاب
سے باریک تار بناتی ہے ان عاب کے تاروں کی یہ خاصیت ہے کہ جہاں اسکو ہدایتی سوت پیش کے تاروں کی طرح
چکنے لگتے ہیں۔ عرضن یہ مکر طاری باریک تار بنایا کرتی ہے اور ان تاروں سے خوبصورت عمدہ مکان تیار کر لیتی
ہے۔ علماء حشرات کہتے ہیں یہ کڑی ہموں سندھ سے کے مطابق مکان بنایا کرتی ہے جو اپنے عجیب و غریب نظام کے باقت
اپنے عمل میں خاص درجہ رکھتا ہے اور دنیا کے ہندس جو اپنے ہموں سندھ سے کو سامنے رکھ کر مکان بنلتے ہیں میں
سے کہیں بہتر اور ماہرین سندھ سے کہیں زیادہ یا ہموں ہوا کرتے ہے یہاں تک کہ مکر طاری کی وقت اور کسی حال میں ہم باج
علٹی پیش کرتی اور حال یہ ہے کہ بڑے بڑے مہندس ماہرین تقسیم جیھوں نے اس بارے میں باقاعدہ تسلیم
ہیں کی ہے وہ بھی ایسا اوقات غلطی کر جاتے ہیں لیکن یہ کیڑا اپنے نظام میں کہیں عذر ہیں کرنا۔ اپنے اصول میں کہیں
معزز ہیں کھاتا اور اسکا خاص معنی ہے کہ ان مہندسوں کے استاد و معلم خدا کی مخلوق میں سے ہیں اور اس مکر طاری کا
استاد و معلم وہ ہے جو ان مہندسوں کا بھی خالی درجے۔ پس حدا کاشاگر دیکھی ہیں کہ سکتا اور مخلوق کا شکر دیکھ دیتا
علٹی کرتا ہے۔ بہادرات لوگوں نے دیکھا ہے کہ یہ چند فی چھوٹے جوانات پیدا ہوتے ہیں بالاتلس و تربیت بلاہندیت
و تدریس اپنے پورے کامل اور ماہر ہوتے ہیں۔ نہ ان کے یہاں مدارس میں تعلیم بلکہ تسبیحۃ الہیہ حکمت محمد انبیاء
مخلوقات کو اسی طرح پیدا کیا ہے۔ اور اسی طرح کائنات کی تنظیم کی ہے تبشارک اللہ احسن احسنا نقین
حداہے قدوس اس حقیر کثیرے کا ذکر یوں فرماتا ہے ران اوہن الیوت لبیت العنكبوت لوکا نوا
یعیلوں (عنکبوت ۳) لا ور کچھ شک ہیں کہ گھروں میں بودے سے پودا ایک مکر طاری کا گھر ہے۔ اے
کاش یا لوگ سمجھتے۔

پر حکیم او من الیوت بودے بودا اگر اس کا مل نظام، یہیں حکمت کے ساتھ قائم ہے تو حذلکی پر گر کائنات کا نظام کہیں، بہتر ہو گا خدا اپنی فضیل

سے غافل نہیں وہا کتنا عن الخلق غانسلیین مکمل ہے عجیب و غریب نظام ایسا ہے جیسا شہد کی بھی کامیکھیا
اس پتے مکان کو مہدی شکل میں تحریر کرنی ہیں جس کے تمام خلاف متساوی اور ہمارہ ہوا کرتے ہیں عجیب پات یہ ہے کہ ان
تمکال مدد سے کا بہر ضلع اس قدر کے سا وی ہوتا ہے جو لئے دو صنیعوں پر سے گذر لے ہے علمائے شہد سے کے یہاں اس کی
تحقیق ہی طرح ثابت ہے اور یہ اس حکمت کو اپنی کتاب جاں العالم کے اندر پیش کر چکے ہیں کہ مکمل یعنی اپنے مدد سے
شکل کیوں خیتا رکی - دوسرا شکل کیوں نہ خیتا رکی - خدا کی صفت کے جو جو عجایبات اس مکمل کے اندر موجود ہیں تمام عالم
تمام انتوں، قوموں کے اندر موجود ہیں - یہ کتاب ہم نے صرف اس نے لے ہکی ہے کہ امت ہسلامیہ کے لئے ایک تذکرہ کا
کام دے اور عقلت کی نیزند سے مسلمان بیدار ہوں اور معاہب و آلام سے بجاہ حاصل کریں اور سمجھیں کہ جدائے
عز و جل اپنی کتاب میں حشرات کیڑے - مکوڑوں - ندیوں، نہروں، پیارلوں، کوکب، ستاروں، آفتاب
ماہدا ب، وغیرہ کا ذکر صرف اسے فرماتا ہے کہ یہ ان علوم کی طرف دور ہیں ان چیزوں کی بحث و تحقیق کا شوق
پیدا ہوں۔ پس تم چیز نہیں کے مسئلہ پر عز کرو جس کا ہم اور ذکر کر چکے ہیں - قطع نظر اسکے کہ اس میں صفت الہیہ حکمت صدیقہ
کی خوبیوں کا ذکر ہے یہ خاتم کی حکمت اسکے زبردست بخشنہ عمدہ نظام اور عجیب و غریب صفت پر بھی دلالت کرتا ہے
کہ دز دامت پلاس کا از بر دست اثر ہے - عز کر و کہ مغلدی مکھیوں کو باعوں اور سبزہ زاروں میں رکھنا ان کی تدبیث
کرنا شروع و دولت کا باعث ہے اس سے منز شہد پیا۔ اہمتر ہے یہ شہد اس وقت زیادہ پیدا ہوتا ہے جبکہ باعوں میں
خالی جگہوں میں کھیاں اپنا چھٹہ نہیں - کیونکہ گھری ہر یہ جگہ میں کھیاں کم ہو جاتی ہیں - لکبہ مر جاتی ہیں - ان
کھیوں کے لئے اور بھی چند شرطیں اور خاص حالات کی ضرورت ہے اور ان سے وہ علمائے دن دامت اچھی طرح قافت
ہیں جو سمجھوں اور شہد کے مقامات کا عرمہ تک بٹا لوگ کر چکے ہیں اور قوم کی مصلحتوں کے لئے سہیتیہ جفا کشی کیا کرتے ہیں
اور خاص مطابق کے ہاتھ نے جو عجایبات پیدا کئے ہیں ان پر عز و تبرکت رہتے ہیں پہ کھیاں اور چیزوں میں
چوکی صیغت اور بطف ہر ب حقیقت نظر آتی ہیں اس لئے لوگ اکثر اس سے غافل رہتے ہیں اور ان کو بے حقیقت سمجھتے کہ
ان کی صفت و حکمت سے بے خود رہتے ہیں اس لئے خدا نے عزیز بنے اپنے کلام پاک کے اندر انہیں کے نام سے
بعض سورتوں کا نام رکھا ہے - چنانچہ قرآن حکیم کے اندر سورہ علی - سورہ عکل = سورہ عکبرت موجود
ہیں تو کیا یہ واضح ترین دلیل ہیں جس سے مسلمان بدایت حاصل کریں اور صنائع و حرفت میں کمال پیدا کریں اور
اپنی عقلت و جلالت کی عمارت قائم کریں اور ہر اس چیز کی تعلیم حاصل کریں جو زمین کے اور پر زمین کے اندر اور ہوا
میں ہتھی ہے اور ہر قسم کے جرأتات، بنا تات پر غور کریں اور انہی حکمرتوں سے مستند ہوں یقیناً عالمیں دوں کے لئے
ان چیزوں میں بے شمار عجسیں موجود ہیں؛ ان فی ذلك لعبرة لا ولی الا بتصار اس مقام تک پہنچ کر فاضل محمد
آنسدی کیتھے لگے حشرات کا آپے جقدار کر کیا کافی ہے اب آپ کچھ پرندوں اور دیگر حیوانات کا ذکر فرمائیں
پس میں اب عام حیرات کا ذکر کرتا ہوں

فصل چوناٹ

چوناٹ کے سبقت میں ایک عام کھلیہ پیش کرتا ہوں۔ مسلمانوں یہ سمجھہ دو کہ خدا نے قدوس نے چوناٹ، بہائیم، درندے پرندے، دریائی چالوز، کیرڑے، مکورڑے۔ یہ تمام اس نے پیدا کئے ہیں کہ اپنی تخلیق و تربیت کا بوجہ ہم ان اظہار فرمائے۔ میں انعام چوپاۓ دہ بیس جن کے کھڑ پھٹے ہوئے ہوں جیسے گائے بھینس بکری بھیڑ دیغڑ اور بہام دہ ہیں جن کے سلم کھڑ ہوں جیسے گھوڑا چخڑ دیغڑ۔ درندہ دہ ہیں جن کے کیچپیاں اور ناخن ہوں۔ دھنی زہ بیس جن کو ڈی دلوں چیزیں ہوں۔ پرندہ دہ ہیں جن کے بازوں پر چوچنے ہوادا بجو اور ج دہ ہیں جن کے بازوں چوچنے اور زعنون ہوں جیسے مرغ دیغڑ۔ پانی کے جاوزہ دہ ہیں جو پانی میں زندگی ابسر کرتے ہیں۔ بعض حشرات ایسے ہیں جو اڑتے ہیں لیکن پرہیز رکھتے ہیں۔ اکثر چوناٹ دار یا دوں رکھتے ہیں یا چار باؤں۔ بہت سے بیٹے کے بیل ہیں چلا کرتے ہیں۔

روگ ناقی کے مقابلہ میں پھر کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے کہ ناقی ایک جسم جاوزہ ہے اور محپر ایک حضر ناقوان پرندہ لیکن حال یہ ہے کہ محپر کی خلفت ناقی سے بھی عجیب عزیز ہے ناقی باوجود اس قدر جسم ہونے کے ایک سونڈ دیباہر لکھتے ہوئے دانت رکھتا ہے اور محپر با دجوہ ہنایت مختصر اور حیرت ہونے کے چھپا ہوئے ایک سونڈ چار مانہ و ایک دم۔ ایک منہ ایک حلن ایک شکم آنیتیں اور کئی اعضا رکھتا ہے جن کو آنکھیں بھی مشکل دیکھ سکتی ہیں اور جس کا سجنہ انکر انسان سے بھی باہر ہے یہ چھوٹا سا جاوزہ اپنے اندر رکھتا ہے کہ ناقی جیسے جسم جاوزہ پر مسلط اور عالیہ ہے اسی ایسی تکلیفیں پہنچاتی ہے کہ ناقی بھی تنگ آجائی ہے ناقی کا ناپس بس چلتا ہے ناہ سے اپنی خاکت کر سکتا ہے اسے علاوہ بعض جاوزہ ایسے ہیں جن میں صرف ایک قسم کی حس ہے۔ یعنی نہ دہ آنکھ رکھتے ہیں تھے کان جنک ان کو کوئی چیز مس نہ کرے وہ محسوس ہی نہیں کر سکتے کہ بیاں کوئی چیز ہے اور یہ وہ کیرڑے ہیں جو کچھ پرانی سر کھل۔ والوں، بناٹات اور دخنوں میں ہوا کرتے ہیں یا چوناٹ کے شکم اور جسم کے اندر ہوا کرتے ہیں یہ کیرڑے ذائقہ رکھتے ہیں نہ سماعت اور نہ آنکھ حرف چھوٹتے کچھ معاوم کر سکتے ہیں۔ یہ کیرڑے اپنے پورے جسم سے بذریعہ ووت جاوزہ ما دہ حیات کو جذب کرتے ہیں۔

بعن کیرڑے ان ایس ابے میں جن میں فوت لا مسہ اور قوت ذائقہ موجود ہے لیکن سماعت ابھارہ اور سوائہ کی طاقت یا محل نہیں رکھتے یہ وہ کیرڑے ہیں جو دخنوں کے پتوں اور بناٹات کے خوشنوں پر ہوا کرتے ہیں۔ ان میں لمبی کرم ایسے بھی ہیں کہ ان میں فوت لا مسہ قوت ذائقہ، قوتہ شامہ موجود ہے۔ لیکن سماعت و بھارہت نہیں یہ وہ چوناٹ میں جو دریا اور بانی اور تاریک مقامات میں رہا کرتے ہیں بعض کیرڑے ایسے ہیں جنیں سوائے بھارہ کے تمام خواس موجود ہیں یہ دھنرات ہیں جو تاریک جگہوں میں زندگی ابسر کرتے ہیں آنکھیں ان کو اس نے نہیں دی گئی تاریک مقامات میں زندگی ابسر کرتے ہیں اس نے انہیں آنکھوں کی ضرورت بھی نہیں۔

فصل حیوانات کی مختلف حرکتیں

بعض حیوانات ایسے ہیں جو کو دتے پھرتے ہیں جیسے برف کا کیرا بعض ایسے ہیں جو ایک گلہ جسے بنٹتے رہتے ہیں جیسے سپی کا کیرا لبین وہ ہیں جو پیش کے بل چلتے ہیں جیسے سلپن بعض ایسے ہیں جو پاؤں سے چلتے ہیں جو پیش ایسے ہیں جو کو دتے اور چلا کیں مارتے پھرتے ہیں جیسے چوبے - بعض وہ ہیں جو اٹتے ہیں جیسے کمپنی پھر بعض وہ ہیں جو گائے کر کر چلتے ہیں اور گائے آہستہ - یہ وہ ہیں جبکہ درپاؤں ہوا کرتے ہیں - بعض ان میں سے ایسے ہیں جن کے چار پاؤں، چھ پاؤں اور بعض کے اس سے بھی زیادہ ہوا کرتے ہیں ان حشرات میں سے بعض اڑنے والے بھی ہیں جو دو پرستہ ہیں - بعض وہ ہیں جو چار پرستہ ہیں اور بعض لیسے ہیں جن کے چھ پاؤں چار پرستہ چھ پر ہوا کرتے ہیں جیسے ٹیڈی - بعض وہ ہیں جنکو سوندھ ہوا کرتی ہے جیسے پھر مکھی - بعض وہ ہیں جن کے دنکھ ہوا کرتے ہیں - جیسے بھڑک - بعض کیڑے کوڑے ایسے ہیں جو اپنے اندر فکر و سمجھہ کا مادہ رکھتے ہیں جن میں فکر و تدبیر سیاست و عیزہ کا مادہ ہوا کرتا ہے جیسا کہ ہم اور پرہیز کر کچھ اللہ تعالیٰ ان ایات میں اہم مختلف اقسام کے حیرانات کی طرف اشارہ فرماتا ہے و اللہ خلق کل دابة من ماء فن هم من عیشی على بطنه و من هم من عیشی على جلیع دمن هم دمن عیشی على اربع خلیق اللہ ما لیشاء ان اللہ على

کل شی قدر (ذرع ۱۶) (اور اللہ نے تمام جاذر و نکوپانی سے پیدا کیا ہے بھراں میں بعض وہ ہیں جو پیش کیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض اُن میں سے وہ ہیں جو دو پاؤں سے چلتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے بنیک اللہ ہر چیز پر قادر ہے)

جانا چلیتے کہ ان عجائب و غرائب کو دیکھ کر عام طور پر کوئی تعجب یا حیرت نہیں ہوتی کیونکہ عام طور پر لوگ ان چیزوں سے مانوس ہو جلتے ہیں اور انوں چیز بے وقت ہو جاتی ہے۔ لیکن علم رحقیق کی آنکھیں کہلی رہتی ہیں انکشاف و پھیرتے کے پردے ان پر بالکل داہیں۔ وہ ان عجائب و غرائب کو دیکھتے ہیں اور ان کی عظمت و جلالت کا مشاهدہ کرتے ہیں اہمیں یقین ہے کہ وہ اس بارے میں صاحب بصیرت ہیں اور عام لوگ ان کے مقابلہ میں غافل و بے خبر۔ پس ان علماء کا فرع ہے کہ عام لوگوں کو خو نظمت سے بپدار کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَ كَيْنَ مِنْ آيَةً فِي السَّمَاوَاتِ دَرَأَ لَهُنَّ يَمْرُدُنَ عَلَمَنَادَهُمْ عَنْهَا مَعْرُضُونَ (یوسف ۲۷)

(اوہ آسمان و زمین میں کتنی نشانیاں ہیں جن پرستے لوگ ہو کر گزر جاتے ہیں۔ اور ان کی کچھہ پردا نہیں کرتے)۔

خدائے ندوس کے عجائب ہر چاہر طرف سے ہمیں گھیرتے ہوئے ہیں اور ہم ہیں کہ اُن سے آنکھیں نہ کھوئے ہیں۔ کیا ہم اس کرنے کے نہیں پر پیدا ہہیں ہوئے اور یہ تمام نعمتیں اور عجائب و غرائب صرف غیر و نکوہیں۔

الا لِمَنْ خَلَقَ وَالا مُرْتَبَارَكَ اللَّهُ احْمَنَ الْخَالِقَينَ (اعْرَاف٢٧) رَوْغُوكاگاہ رہر کو خدا ہی کی ختن ہے اور خدا
ہی کا حکم آئندہ جو دنیا جہاں کا پائی نہ والا ہے بڑا بارکت ہے، وَلَا يَظْلِمُ رَبُّ الْأَنْوَارَ كَهْف٢٦ (ادب تبارکہ یونہر رکھا
سکی پڑھلم نہیں کرتا)، وَكَلَ شَيْءٍ عِنْدَكَ فَقِيدٌ اَرْسَد٤ (رسد) اور اسکے ہاں ہر ایک چیز کا اندازہ مقرر ہے،
بعض حشرات ایسے ہیں جنہیں انہیں ہی نہیں اور بعض ایسے ہیں جو انہیں کہتے ہیں اور ایک ایک انکھیں دو دو سو انکھیں
رکھتے ہیں گو یا انکی دو آنکھیں میں چار سو آنکھیں موجود ہیں اور ان میں سے ہر انکھ کی اعضا اور کئی پر دوں سے
مرکب ہے جیسا کہ ہم اپنی کتاب عین آنہلکے انہ علماء جرمی اور اسٹریا کے اقوال نقل کر رکھے ہیں۔

بعض ان میں سے ایسے ہیں جو اس سے زیادہ انکھیں رکھتے ہیں جیسے تھی بعض ایسے ہیں جن کی ستائیں ہزار انکھیں
ہیں یا ایک بڑے کیڑے کے اندر ہوا کر قی میں جن کو ای دیقت کہا کرتے ہیں۔

یہ تمام عجائب و غرائب اس وقت منکشت ہو سکتے ہیں جب علوم یورپ کا مطالعہ کیا جائے جبکا درجا تھوڑو
کے علماء یورپ نے اخترات کیا ہے ان کے پاس پتہ سی خوند نہیں اور دینہ نہیں ہیں جن کے ذریعہ یہ ان انکھوں کا
شاهد گرا کئے ہیں۔ خود میں نے اپنی انکھوں سے ان جانوروں کا مطالعہ کیا ہے۔

یہ تو ان حیوانات کی ظاہری عجائب ہیں ان کے باطنی عجایبات اس سے کہیں زیادہ افادوں میں جن
کو سیجز علماء تشریح کے کوئی نہیں سمجھے سکتا جو شب و وزن ملکوت سمادات و ارض کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں اور جنہیں
قدروں کی قدرتوں اور حکمتوں پر عز و تدبیر کرنے ہیں ان ریلی حکیم علیہم۔

تذکرہ

جیو ان کا ہر جو چڑھواں تھوڑا ہو یا بڑا دیگر عضو اور جو بڑا کا خادم اور مین و مددگار ہے بعض لفاظ اور اقسام کے لحاظ
سے خادم و مین ہوا کرتے ہیں۔ بعض افعال و مذافع کے لحاظ سے۔ مثال کے طور پر ان فی دماغ کو بیجھے
قلب اسکا خادم اور افعالی دماغ کا مین و مددگار ہے۔ قلب دماغ کا خادم و مددگار ہے۔ لیکن دماغ
بنی عصون قلب کی خدمت کرتے ہیں۔ کبید رجگر، عروق الصوارب۔ پھیپڑا۔ بہی حال کبید کا ہے۔ پانچ
اعضا اسکی خدمت میں مشغول ہیں۔ مددہ آنیت۔ طحال۔ مرارہ۔ کلتیاں اور یہی حال پھپڑے کا ہے جو اے
اعضا اسکی خدمت میں معروف ہیں۔ صدر۔ حلقوم حجاب۔ حاجر اور نتھنے اور یہ اس طرح کوئی نہیں سے
ہوا صاف ہو کر ختن میں جاتی ہے جس سے ہو کامران معتدل ہو جاتا ہے۔ معتدل ہو جانے کے بعد یہ ہوا
پھپڑوں میں جاتی ہے اور پھپڑوں میں صاف ہوتی ہے۔ پھر قلب کی طرف جاتی ہے اور پھپڑے میں
صاف ہوتی ہے۔ پھر قلب کی طرف جاتی ہے وہاں جا کر اس خون کو صاف کرتی ہے جسے فلبکا دو تھراوا جی
جسم سے جذب کرتا ہے اس ہوا میں ایک نتم کی کجھن ہوا کرتی ہے اس کے بعد یہ ہوا سانس کے ذریعہ باہر بھاگتی
اور صاف سہری اگین اس خون کے لئے پھر آتی ہے جو جسم میں دوران کرتا ہے اور جسم کی خواہ کے

یہ اس طرح کہ قاب میں چار سوراخ میں دو اوپر کے حصے میں اور دو نیچے کے حصے میں المینی بھجوڑ آجاؤ بہ عالمہ کے خون
دورا قی کرتا ہے۔

غرض! اسکی تشریح و توضیح بہت طویل ہے جو علم تشریح کے اندر مذکور ہے۔ اس تشریح اور قاد مطلع
کی تقدیر کو دیکھ کر علامہ طب و تشریح بے ساختہ کہا گئے ہیں ماربنا ماحلقۃ عذایا طلا سمجھا تک
فقنا عذاب النادر آل عمران ۴۰، رائے ہمارے پروردگار تو نے اس کا رخانہ کو بے فائدہ نہیں بنایا
یہ ری ذات پاک ہے میں تو ہمکو دوڑخ کی آگ سے محفوظ رکھیو)

یعنی اسے ہمارے پروردگار ہیں اس آگ سے بچائیو جو قیامت کے دن یہ ری صنعتوں سے روگردانی یتیری
رجحت ہے بعد و دوری۔ یتیری ناشکری کی وجہ سے ہمارے قلوب کو جلا کے گی۔ اُنک انت الوهاب کو تو ہی
ٹراجمش کریو اے۔ جسم کے عضلوں قدرت الہی کے بڑے بڑے کرشمے موجود ہیں۔ بوجہ طوالت کے ہرایا۔ کتفیل
غیر غزری تسبیح ہیں کیونکہ مسلمانی کتاب کی پہلی تشرط یہ ہے کہ ہم بطور نونہ چند چیزوں پیش کریں گے جس سے عام اور
منوسہ طبق کے لوگ کچھ سمجھ لیں اور ارباب غور و فکر بھی کچھ بھرو اندوز ہوں۔

فصل

پرندے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الہیتات اللہ یسیم لہن فی السموات والارض والطیور حفاظات کل
قد علیہ حمد و شکر و تسبیحہ دا اللہ علیم بما یفعلون و للہ ملک السموات والارض
اللہ امتصیدر (بوزع ۲۰) رائے مخاطب کیا تو نے نظر ہیں کی کہ جتنی مخلوقات اسماں اور زمین پر
ہے سب اللہ کی بتیج کرتے رہتے ہیں اور پرندے پر کھیلائے پھرئے ہیں سب کو اپنی اپنی نماز اور اپنی اپنی تسبیح
کا طریقہ معلوم ہے۔ اس بوجہ پر کرتے ہیں اللہ اس سے واقف ہے اور اسماں و زمین کی حکومت اشہد ہی کی ہے
اور اللہ ہی کی طرف سب کو وہنا ہے۔

السان ان پرندوں کی کثیرے مکروہوں کی طرف بینظر عیرت دیکھئے تو حیران و میہوت ہو کر رہ جائے گا ہر پرندے
کے ودونی بازفل کو سبرا بر موزوں پانے گا۔ کیا باعتبار طول عرض کیا باعتبار ثقل و وزن۔ اور دوائیں دے
باپن آگے پہنچے ہونے کے۔ یہی سبب ہے کہ جب کسی پرندے کے دیکھ پر اکھاریت جائیں تو یہ رائے
میں نہایت مضطرب اور سبے چین ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک لگڑا اپنی رفتار میں مضطرب و سبے چین ہونا ہے۔ اسکا دل
جب کسی پرندے کی دم سے چندیں اکھاڑ دے جائیں تو وہ بھی اللہ نے میں لڑکھڑا جاتا ہے اور سبسا اوقات سر کے
بل جاگرتا ہے جس طرح کہ جھوٹی لاشتی اپنے آگے کے حصے کے ثقل اور عقبی حصے بکھا ہونے سے پانی میں تنبع و تاب
ہوتا ہے۔ اور بھی زجہ ہے کہ بعض پرندوں کے وقت لپٹھنے آگے کی طرف بڑھا لیتے ہیں اور پنج پیچے کی فڑ

کر لیتے ہیں تاکہ اُڑنے میں توازن قائم رہے جیسا کہ گنگ کر دیا کرتا ہے۔ بعض پرندوں کا باقی حصہ پیٹ کے ساتھ نکالنے لگتے ہیں۔ آگے بڑھا لیتے ہیں اور پاؤں کا باقی حصہ پیٹ کے ساتھ نکالنے لگتے ہیں۔

غرضِ تمام پرندوں کا یہی حال ہے پرندوں کے متعدد تو صفحہ دش بیج ایک ہدیل سبب کی محنت ہے میکن جیسے ایک عقلاء کو متین کر دیتے دا لا امر یہ ہے کہ پرندوں کی دم اور گردن اور دنوں بازوں میں توازن کیوں نکھر پیدا ہوتا ہے یہ ایک عدل و توازن کی ترازوں ہے کہ اس میں نہ فضل ہے اور نہ خامی۔ پرندوں کا نظام توازن ایسا ہے جیسا علماء نے اونٹ اور اسکی کردن کے متعدد بیان کیا ہے کہ اونٹ کا مرشد ایک پلہ کی آہنی ترازو کے ہے اور اس کی گردن میں ایک لبے ناق کے ہے اور اسکی بیت شل حپڑے ہاتھ کے اور اس پر جو بوجہہ لادا جاتا ہے ایسا ہے اسی کو لوگ اپنے اس اب کو اپر قسمت اور زون کرتے ہیں اور جب اس پر بوجہہ لاد دیا جاتا ہے اور بیہنے کا ارادہ کرتا ہے تو پہلے گردن اٹھاتا ہے تاکہ توازن برابر ہو جائے۔ غرضِ علمائے طبیعت کے نزدیک اسکا حساب محبوب و غریب ہے اور یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفہیر ہے وَكُلْ شَيْءٍ عَنْدَكَ عِقدٌ أَرْ (ارعد ۲۲) اور اس کے ہن ہر ایک چیز کا اندازہ مقرر ہے اور وَمَا كَنَّا عَنِ الْحَلْقِ غَافِلِينَ (مرثیۃ ع) (اور ہم اپنی مختاری کے پیدا کرنے میں غافل نہ تھے) اور فرمایا وَإِنَّ اللَّهَ لِعِلْمِ الْحِسَابِ (مائذہ ع) (اویشک ہیں کہ اللہ نو د حساب ہے۔ پس هذا کا ایک عجیب جھاٹا حساب ہے، پرندوں، حیوانات، انسان اسکی گردش وغیرہ کا حساب باخکھاں و اکمل ہے۔ اسیں غلطی ہے نہ تفاصیت۔ اللہ تعالیٰ کا نظام ہر شے میں عام و مادی ہے۔

فصل

عالم جدید کے لئے چند جامع آیات

اس مقام پر پنجموں فاصل محدود آفتہ میں اپنے لئے کیا آپ چند آپس ایسی بیش کر سکتے ہیں جو علوم جیسی فلکی کے لئے جامع اور ہر قسم کے علوم پر مشتمل ہو۔

میں نے کہا! اپنی یہ کپروں طلب کر رہے ہیں؟ وہ کہنے لگے اس لئے کہ میں اپ کے سابق بیان سے یہ سمجھا ہوں کہ نظام علوم طبعیہ حیوانات، بیانات وغیرہ ایسا ہے جیسا علم نسل کیونکہ اپ نے فرمایا ہے کہ ہر شے کا حساب و نظام یکساں ہے ان میں کوئی تفاوت نہیں اور جس حد انے یہ عالم رچا یا ہے وہ کوئی خاص علم کو خاص اہمیت نہیں دیتا بلکہ اس کی شان یہ ہے کہ تمام علوم پر یکساں مجاز نظر ذکر ہے۔ پس جبکہ تمام علوم ایک ہی طرح کے اور ایک ہی نظم و نتیجے کے ماتحت ہیں اور اسی کا نام حساب و نظام ہے اور دیبا نو تبر عالم کو ایک جدید گانہ علم فرا رہی ہے۔ ہر مجموعہ مسائل کو جدید گانہ علم اور جدید گانہ نام سے موسوم کرتی ہے اور اپ کے بیان سے تو میں یہ سمجھا ہوں کہ تمام علوم باعتبار اپنے نظام و تربیت میزان و حساب تقدیر و اندازہ حسن و خوبی، رونق و جمال ایک بھی علم ہے۔

یہ نے کہا! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آنہ دل قلب سب سعادت طبا قام اتری فی خلق الرحمن صلت

تفادت فارجھ البصر هل تزی من فطور ثمار جم البصر کرتین پن قبل الیک البصر خاصاً
وهو حسیر (ملک ع ۱) (جس نے تہ پر تہ سات آسمان بنادئے بہلا تجھکر رحان کی تحقیق میں کوئی کوکسر بھی
دکھائی دیتی ہے؟ ایک بار دیکھنے سے نہ دکھائی دے تو دوبارہ نظر کر کہ تجھکو کوئی دراز دکھائی دیتی ہے؟
پھر بار بار لظر کرنے تجھے ہی ہو گا کہ تیری نظر کھیاتی ہو کر تکی ناری تیری طرف الٹی لوٹ آئے گی اور تجھکو
آسمان میں کوئی نفس دکھائی نہ دے گا)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تحقیق حسن میں تم کوئی اختلاف نہ پاؤ گے ملکہ وہ متناسب اور
نمٹھے۔ پس تم دوبارہ اپنی مگاہ، شاکر دیکھو اور مایر مید دیکھو اس میں کوئی شکاف ہے؟ یہ بہت بھری اور تیرنگاہ
دیکھو اور بار بار دیکھو لقیناً تہاری مگاہ خاہُ اور بے مرام اور مظلوم پانے سے ناکام رہے گی۔ کوئی اس نے
ذمایا کہ تم ایک چھوٹا سے چھوٹا شکاف تلاش کرنے میں بار بار مگاہ دوڑا تے ہوئے بھی ناکام ہو گے۔ کیونکہ یہ
آسمان یہ ملک نہایت منظم اور عجیب و غریب احکام کے ساتھ فائم ہے۔

او راستہ تعالیٰ فرماتا ہے والسماء رفعها و وضع المیزان الا قطعوا فی المیزان (رحمن ع ۱)
(اور اسی نے آسمان کو او پنجا کیا ہے اور ترازو بنادیا ہے تاکہ تم لوگ تو نے میں تجاوز نہ کرو۔)
ہے یہ ترانہ کیا ہے؟ بھی عجیب و غریب و نظم و لفظ اور تقدیر و اذانہ۔

محمد رافندی کہنے لگے ہے آیتیں تو باکل جبل میں ان میں تفضیل کیاں ہے؟

فصل

(ان اللہ فاقِ الحب والنُّوی کی تشریح)

یہ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ فاقِ الحب والنُّوی (الثمام ع ۱۰) (حداہی دانے اور گھٹلی
کا پھاڑنے والا ہے) حب (یعنی دانے)، بنا نات سے پیدا ہوتے ہیں اور گھٹلی درخنوں سے اللہ اسیں
کوئی شک بہنیں کہ نباتات اور درخت نامی رپڑتے ہوئے اسے جو ایسا چیز تکلمتے ہیں کہ غیر نامی رپڑتے ہوئے دانے
ہیں اور وہ کیا ہے دانے اور گھٹلی یہ دانے اور گھٹلیاں بنا نات اور درختوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہی حال
جو نات کا ہے۔ حید نات انہیں سے پیدا ہوتے ہیں اور انہیں بیرون اس کی دعافت حداک اصل آئیتے
ہوتی ہے یخْرُجُ الْحَمَّ مِنَ الْمَيْتِ وَيَخْرُجُ الْمَيْتُ مِنَ الْحَمَّ ذَاكَهُ اللَّهُ فَانِي لَوْفَلُونَ رَنْعَامُ ع ۱۰
(دہی زندے کو مرد سے نکالتا ہے اور زندے سے مژوے کا نزد والا ہے یہی تھا دسے پھر تم کہہ رجھکے چلے
جاری ہے ہما یہ آیت پہلی آیت کی توصیح ہے یعنی تم ایک جالت سے دوسرا جالت کی طرف تبدیل کر دئے جاتے ہو اس
آیت میں حدانے بنا نات سے دانے اور درختوں سے گھٹلیاں پیدا کرنے کا ذکر فرمایا اس ناتا ہے فاقِ الاصباح

(اسی کے کئے پوچھتی ہے) یعنی وہی صبح کے محدود کورات کی ظلمتوں کو چیرک نکالنے والا ہے پھر فرمایا و بعد ازا
اللیل سکنا اور اسی نے آرام کئے رات بنائی، یعنی دن کی تکان اور ماندگی سے مخلوق رات کو استراحت
و سکون حاصل کرتی ہے پھر فرمایا **الشمس والقمر حبانا** اور حساب کے لئے سورج اور چاند بنائے یعنی
اُنتاب و ماتھا ب کو مختلف دوروں اور گردشوں میں ڈالا تاکہ اوقات کا اس سے حساب حلوم ہو۔ پھر فرمایا
ذالک لعدم العزیز العلیم یہ زبردست دانا کے باندھے ہوئے اندازے ہیں یعنی یہ حساب ظلم اس
 ذات کا مقرر کردہ ہے جو بڑا ذیر دست اور غالب ہے آسمان و ماءٰ تاب کو پہنچنے سے غلبہ اور قابو
میں کر رکھا ہے اور جوان چیزوں کی تبدیل کا پورا پورا جلتے والا ہے۔

پھر فرمایا و هو الذی جعل لكم الجhom لتفتت داجها في ظلمات البر البحق قد فصلنا

الآيات لقوم يعلمون وهو الذی الشاکر من لفس واحدة فمسئلتنا دمستدق دمستودع قد

فصلنا ال آيات لقوم ليفهمون وهو الذی انزل السماء ماء فاخربنا به نبات

كل شئ فاحرجنا منه خضران الخرج منه حبامتر اکبا ومن الخل من طلعها فتزان داریة

وحبات من اعناب والزيتون والرمان مشتبهها وغير مشتبهها به النظر والى اتهة

اذ اثرو بینعادن في ذالكم لايات لقوم يوم منون (العامر ۱۲) اور وہی قادر وسلطان ہے جس کے
تم لوگوں کے لئے نثارے بلکے خشکی اور تری کے انہیروں میں ان کے پتوں پر چلو۔ جو لوگ سمجھدار ہیں ان کے لئے
تو ہم نے اپنی قدرت کی نشانیاں حرب تفصیل کے ساتھ بیان کر دی ہیں اور وہی قادر وسلطان ہے جس نے تم سب کو
ایک تن واحد سے پیدا کیا باپ کی پشت میں ایک مقرر وقت ہے اور جنم میں امامت کی جگہ جو لوگ سمجھدار ہیں ان کے
ہم اپنی قدرت کی نشانیاں حرب تفصیل کے ساتھ بیان کر دی ہیں اور وہی قادر وسلطان ہے جس نے آسمان سے یا زمین پر
ہم ہی نے اس سے ہر ستم کی روایتی کے کوئے نکلے پھر ہم ہی نے کوئوں سے ہری ہری ٹھنڈیاں نکال کر دی ہیں کہ
آن سے ہم گھنٹے ہرے دانے نکلتے ہیں اور بھور کے کابھے میں سے پچھے جو مارے بوجہ کو جھکے پڑتے ہیں اور ان بھور کے
یاغ اور زیتوں اور انار ظاہریں ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور مرنے میں ملتے جلتے ہیں ان میں سے ہر ایک چیز جب
لپکتی ہے تو اسکا بھل اور بھل کا پکنا قابل دید ہے اسکو نظر عورت سے دیکھو بشیک جو لوگ خدا پر ایمان رکھتے ہیں ان کے

لئے ان سب چیزوں میں قدرت کی بیتیری نشانیاں موجود ہیں)

خدائے قدوس نے ان آیات کے اندر زراعت اور سود ختنوں کا ذکر فرمایا کہ کس طرح داؤں اور گھٹیلیں سے یہ پیدا
ہوتے ہیں ان داؤں اور گھٹیلیوں سے جو بقاہ سہریہ سلوم ہوتا ہے کہ ان میں جان ہے نہ حس و حرکت اور نہ کسی قسم کی قوت
متو۔ رات کی ظلمتوں کا ذکر فرمایا کوئی یہ ظلمیں بجاے داؤں کے ہیں کہ تھے اس میں حس ہے نہ حرکت اور پھر صحیح کے
عمرد (پو پیٹھے) کا ذکر فرمایا کہ کس طرح صبح کی ظلمتوں کو چیرک نکلا کر لیتے ہے۔ گویا یہ درخت اندر زراعت ہو جو گھٹلی
یادانے سے پیدا ہوئے۔ اسکے بعد خدائے قدوس نے عالم سادات، عالم نباتات - عالم النباتی کی

تشريع فرمائی کے افتاب و ماتھا بہنایت حبایت چل سے ہے میں بعض تھین و انداز سے ہٹیں اور نہ ہی یہ تغیر نظام
و ترمیت کے کردار کرتے ہیں۔ اسکے بعد وہ ان سخنوم کا ذکر فرماتا ہے جنکو تم رات کی اندر ہیروں میں دیکھا کرے ہو
لتماد چھہ ہزار ہے جن میں سے تین ہزار ان سے ادپر کے حصہ میں ہیں اور تین ہزار پنج کے حصہ میں یہ تعداد ایک سطحی
اور ظاہری نظر کے اعتبار سے ہے۔ لیکن اگر درمیں اور خود میں کے ذریعہ دیکھا جائے تو لاکھوں سے زیادہ ہیں جب
تم ان سخنوم و ستاروں کو دور میں اور حوزہ میں سے دیکھو تو تم کو دس کروڑ درجے بڑا نظر آئے کا میں حدا فرماتا ہے
یہ سخنوم و ستارے تھا ری اس زمین سے جبکہ تھا رے اس آنکھ سے جو تھا ری زمین سے تیرہ لاکھ درجے بڑا ہے
اس سے کہیں زیادہ بڑے ہیں یہ تمام تھا رے ہے جو مناش و فرامڈ کے لئے پیدا کئے ہیں ابھیں کے ذریعہ تم تایک
را نوں میں خشکی تری میں راہ پہنچائی کرتے ہو۔ اور میرے یہ عجائب اپنی لوگوں کے ہیں جو عقل پہنچتے ہیں اور
سمجھدا رہیں یہ لوگ اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ جاہل اور یہ علموں کا تو ان میں کوئی حصہ بھی نہیں اور اس سے ان
میرا کلام نہیں کیونکہ یہ سمجھتے ہی نہیں۔ جب خدا نے عجائب اسماوات کی تفصیل و تشريع فرمادی اور تاریک شب سے صبح
طلوع کرنے کا ذکر فرمایا تو اس کے بعد مقام اول کی شرح و توضیح کی طرف متوجہ ہوا کہ درختوں اور ریتیات سے گھلیاں
اور رانے کس طرح پیدا ہوتے ہیں فرمایا دھوالنی انزل من السماء ماءً (اور دھی حدا ہے جس نے آسمان
سے پانی بر سایا) یعنی گھلیوں دا لپیٹر پانی بر سایا تو اس سے کوئے خستے پیدا ہوئے جانتے اندر بے شمار دلتے
رسکتے ہیں اور اسی طریقہ سے بکھور، انکھوں، زینتوں وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ پھر فرماتا ہے دیکھو غور کر د کہ یہ خست
کس طرح بار اور ہوتے ہیں اور اسکے پھل کس طرح خوشنام نظر آتے ہیں سپھر فرماتا ہے ان عجائب اسماوات کو دیکھو اپر غور د
تمبر کر د کہ ایمان واوں کے لئے ان میں بڑی بڑی نشایاں ہیں۔

محمد و آپنے کہنے لگے اپنے نہایت موزوں اور معدہ طریقہ پر ان چیزوں کی تصحیح فرمادی لیکن یہ فرمائے کہ اس
میں من مرکی دیں کہاں ہے کہ مسلمان علم الاغلاک علم النباتات وغیرہ کی تعلیم حاصل کریں ان آیات میں تو اس کے
سر کچھہ ہتھیں کہ حدا نے اجلاً اپنی مخذلات کا ذکر فرمایا ہے یعنی وہ فرماتا ہے کہ میر تخلیق کو دیکھو اور میری حکمت و
صفت پر عز و فخر کر د کہ میں ہر شے پر قادر ہوں تو مجھ سے حرف و درج کو تاکہ لمبھیں فلاج حاصل ہوں عقولاً تو ان
آیات سے یہی سمجھتے ہیں۔

میں نے کہا! یہ اور اس قسم کی دوسرا آپنی دیکھتے اور ان کے معانے بیر غور کیجیے کہ سخنوم نکلمات بکھر دپرو فیرہ کا
ذکر فرماتے ہوئے خدا یہ ہتھیں فرماتا کہ قد نصلنا الالیات لقوم میعلمون جس کے معنی یہ ہیں کہ ہم اپنی نشایوں
کو تمجید اردوں کے لئے بیان کرتے ہیں۔ اور النشأ کہ من نفس واحدۃ کے ساتھ فرمایا قد نصلنا الالیات
لقوم لیفقہوں ایم لے اپنی نشایاں اُن لوگوں کے نے بیان کی ہیں جو رقائق اشیاء کو سمجھتے ہیں) اور سخنوم کے ذکر
کے بعد لقوم میعلمون (جانتے والوں کے نئے) فرمایا اور تخلیق کے موقع پر لقوم لیفقہوں (رقائق اشیاء
کو سمجھنے والوں کے نئے) یہ اس نئے فرمایا کہ علم تشريع، علم نین در حرم نہایت رقتیں ہے اور مدد و رعا ضرہ ہیں

بیکری علم کے اس سکے سمجھنے والے ناپید ہیں۔ علم افالاک کو ظاہری طور پر حفظ کیا دوگا سمجھتے ہیں اسکے باطنی علوم نہایت دیقت ہیں اور اسکے سمجھنے کے لئے تحصیل علم کی ضرورت ہے اور اسی لئے القوہ بیان دیا کر سمجھتے ہیں فرمایا۔

پس اسے میرے عزیز محدود ! علم الافلاک - علم الاجاتہ ، علم الحیات (رسبووجی) کی جو تفضیل اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی کیا سلطان اس کے اہل ہیں ؟ میرے عزیز محدود اگر کم اہل منزل پر ہو تو اسکے یہ معنی ہیں کہ حرثی کرنے والی قوتوں کے شمار سے تم مسلمانوں کو باکل باہر نکال چھینکتے ہو انکو علوم و معارف کا اہل ہیں سمجھتے ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
قل هُنَّ الْيَسْتَوْى الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (زمر ۱) (لئے بیہقی رواں دو گوں سے کہو کہ کہیں
 جانتے والے اور نہ جانتے و اسے بھی بہرہ بھسائیں ؟) اور فرماتا ہے انا ہی خلیل اللہ صن عبادہ لطفہ
(فاطحہ ۷) رَحْمَةً وَاسِكَةً وَهِيَ نِيدٌ مَدْرَنَةٌ ہیں جو حدا کے آثار قدرت کا علم سکتے ہیں (گویا ہم پتے
 لئے یہ ثابت کر سبے ہیں کہم اخفاقت محمد رسول اللہ صلعم کے پیر وہیں ۔ کیونکہ قرآن کریم کے اندھوں وارہے کنھوں
 خواصہ اخراجت للناس رآل عمران ۱۲) رو گوں کی اہمای کیجیے جس قدر اسی پیامتوں ان میں تم سبی بہتر بردا
أَوْ دَارَتْ بِهِ كَذَالِكَ إِذْ سَلَّمَ كَذَالِكَ فِي أَمْمَةٍ تَنَاهَتْ مِنْ قَبْلَهَا أَمْ حَلَّتْ مِنْ تَلَوْ عَلَيْهِمُ الْذَّلِّي
أَوْ حَمِيَّةَ الْيَكَذِبَ رَدْعَمَدْعَعَ ۚ) لئے بیہقی طرح ہم نے تم کو بھی لوگوں کی طرف بھیجی ہے ۔ جن سے پہلے اور
 لوگ یہی ہو گزرے ہیں ۔ تاکہ جو تم پس وہی کے ذریعہ ہم نے اتنا را سبے وہ ان کو پڑھ کر
 سناؤ ۔

پس جب ہم نے اس امر کا اقرار کر لیا کہ سلطان ان تمام علوم سے اعراض کریں تو اسکے یہ معنی ہوئے کہ ہم اپنے لئے
 وہ تمام ادھاف رویہ ثابت کر رہے ہیں جو قابل صد بزار انسوں والہم ہے اور ایسا یعنی رسول مسلم (اوپر وہی
 قرآن سے ہم اپنے کو در چینک رہتے ہیں ۔ پس ہم کہنے ہیں جب سلطان ان چیزوں کو سمجھتے ہیں سکتے تو یہ اس تفضیل خدا کی
 کے اہل ہیں ۔ حدا نے اُن کے لئے قرآن آثار المکین بیتلادت کے اہل ہیں اور نہ یہ حد نہ ہو تو اسے ہیں کیونکہ یہ علامہ ہیں
 اور حد نہ ہے تو علما مربی دڑا کرتے ہیں الْحَيَاةُ ذَبَابَ اللَّهِ اور جب ہم نے یہ مان لیا تو یہ بھی مان لیا کہ سلطان بہترین
 استدیغی اور جب بہترین ہستہ ہیں تو اخافت محمد رسول اللہ صلعم کی است ہیں ۔ کیونکہ بہترین ہست وہ ہے
 جو عالم دعا نکل ہو اور یہ لوگ نہ علامہ رہیں نہ است وعلی نہ شہدار علی الناس کیونکہ یہ ہرست نہ سبے جزا در جا ہل ہیں
 میرے عزیز محدود جو میں نے بیان کیا تھا ری باتوں سے ثابت ہوتا ہے اور میں تو اس سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں کیونکہ
 کوئی تھاری زبان سے ایسی باتیں نہیں ۔ میں اہلت محمد پیغمبر کو اس رسموںے عالم عیوب سے پاک اور بڑی سمجھتا ہوں کیونکہ
 یہ حضر الامم افضل الاقوام ہے اور مجھے کامل یقین ہے کہ جب میرا پہ بیان میری کتاب میں یہی ہو کہ عالم اسلامی یہ شائع
 ہوگا تو سلطان میں علم کی بھاریں عام ہو جائیں یہ علم الافلاک بھی سمجھیں گے اور علم بناتات بھی ، علم حیوانات بھی کامل
 ہو سمجھیں گے اور علم تشریع و صناعت بھی مدد بیٹھا کا علم بھی حاصل کر سینے گے اور زمین سے سکون کا لینے گے بھی ۔ اس کتاب کی

اشاعت کے بعد ایسے ہے کہ مسلمان سمجھیں گے اور ان علم کی طرف پہنچنے کے خدا نے عز و جل نے مسلمانوں کو اذن عام دیدیا ہے کہ یہ بیدار ہوں غفلت شماریاں ترک کر دیں اور اپنی آدمیوں پر اگذاری کو خیر باد کہہ کر اپنے سردار کو ملیند کریں اور اپنارخ سیدھا کریں اللہ کی کتاب کو پڑھیں۔ اپنے بنی کو پہچائیں اپنے پر دردگار کی تقدیس کیں اور دنیا کی ہر قوم اور ملت کے سردارین کو زندہ رہیں۔

عزیز محمد! میری اس کتاب کا مقصد وحید یہ ہے اور مجھے مدد رکا نہیں تھا، خالق بریات، منظر حق، مبسط باطل کی جانب سے الہام ہوا ہے وہ ہر فوپ قادر اور اپنے بندوں سے باصرہ ہے۔

محمد آفندی کہنے لگے آپنے بالکل بیج فرمایا اور میرے تمام جوابات دور ہو گئے اور ہنایت خوبی سے مسئلہ کو واضح فرمادیا اور حوت جا ب دیا۔ لیکن میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا کہ ارشمند کے تمام مسلمان ان علموں کو تباہیا حاصل کریں؟ اور جب بی دہ کشمکش خیر امۃ اخرجت للناس سمجھیے جائیں گے کہ تمام علم حاصل کریں اور من *الذین* یعلمون کی گروہ میں ایسو قوت شامل بھی جائیں گے جبکہ مسلمان ان امور کا عالم و ماہر ہو جائے اور تلاوت قرآن کے حقدار، تفصیلات اہمیت کے اہل، انتہ تعلیمات سے ڈر لے جاوے جب یہی ہونے لگے کہ ہر مسلمان ان امور کا ماہر ہو ساگر یہ مطلب ہے تو یہ زیرین عمل سے اعذات ہے اور آن تکہم نے کسی سے یہ نہیں سنا کہ دنیا کی کوئی قوت کے تمام افراد علماء ہی ہے اور یہ تو مسلمانوں کے لئے ایک بخوبی اور نہیں فتنہ کی تھیں ہے علماء تو کبھی کوئی معمول عقل کا ادبی بھی یہ نہیں کہہ سکتا۔

فصل فرض کفایہ کی توضیح

یہ نے کہا میر امقدید یہ ہیں کہ قوم کے تمام افراد عالم ہوں ملکہ میں دہی کہنا چاہتا ہوں جو اس سے پہلے کہہ چکا ہوں کہ عالم اسلامی کے ہر گوشہ میں ایسے خاص افراد ہوتے چاہیں جو تمام علموں میں کامل دیکھائے روزگار ہوں جو مسلمانوں میں علم کی نشر و اشتاعت کریں۔ جب علم کی کافی نشر و اشتاعت ہوگی تو خاص افراد کی صحبوں سے عام دلگ بھی مستفید ہوں گے۔

ایک اعابی سے اسکے قبیلہ کا حال دریافت کیا تو کہنے لگا۔ ہمارے یہاں ایک ہزار آدمی عقلمند و ذہنی موجود ہیں اس سے پوچھا یہ کیسے؟ اس نے کہا ہمارے یہاں ایک شخص نہایت عقلمند اور تجربہ کار موجود ہے۔ ہم اسکی تابع کرنے میں تو گویا یہم سب کے سب عقلمند اور تجربہ کار ہیں۔

مجھے ایسید ہے کہ نثر علم سے مسلمان ترقی کریں گے۔ کیا مسلمان سویز لینڈ کی طرح ہنس کر سکتے؟ ان لوگوں نے علم میں اسقدر ترقی کر لی کہ دنیا کی تو موں میں ایک خاص درجہ حاصل کر لیا ہے کوئی شخص ان میں سفر کرتا ہے تو زمیں کا ٹکٹ تک ہاتھ میں ہیں پکڑ دتا۔ بلکہ خزانہ میں روپیہ جمع کر دیتا ہے حکومت کو ان لوگوں پر اسقدر تحداد ہے کہ کبھی ان سے باز پرس بھی نہیں کرتی گیونکہ اسکی دیانتداری سلم ہے یہ لقینی امر ہے کہ جب مسلمان علم و فضلوں میں ترقی

۶۷

کر لینے کے قابل سویز لینہ سے بھی آگے بکل جائیں گے اور ان سے بھی اعلیٰ اخلاق رکھیں گے کیا یہ رسولؐؐ کے عالم عیب ہیں کہ اندھے کے آسمانوں کو سچم و ستاروں سے مزین فرمائے۔ نہاتات پیدا کرے سماں غافل سبزہ زار پیدا کرے اس کے بعد فرمائے کہ مسلمانوں تو کچھ ہیں نہ تھا رکھ لئے بنایا ہے۔ تم اس سے منتفع ہو اسے سیکھو سچم تھا ری راہ نافی کے لئے پیدا کرے کے پیدا کی اور تم بھکری کے ہو ہرگز ہیں، ہرگز ہیں ملے پر دن کار اسے بیڑا سچدہیں ملکہ مقصد صرف یہ ہے کہ ہم بھئے پہچائیں تیری عبادت کریں۔ اب رہے تیرے خزانے اور ان خزانوں سے منتفع ہوتا اور تیرے جو اہرات پر عنز کرنا تیرے ہدایا اور انہات اور عطیوں کا مقابل کرتا تو یہ ہمارے لئے نہیں یہ تو ہم نے اہل فتنگ کے لئے ڈچھوڑ دیا ہے، اہل فتنگ ہی اس کے خقدار اور سخت ہیں ہم ان علوم و معارف سے بری ہیں۔ ہمارے لئے پس اسکے کافی ہے کہ ہم تجھ پر ایمان میں آئیں اور بس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سیرافزان تو یہ ہے کہ:-

هُلِيْسْتُوِيَ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (رَمَرْعَ ۱) کیا جانتے والے اور نہ جانتے والے برابر ہو سکتے ہیں؟

فصل

علوم فطرت سے بے جزء ہئے والوں کی ایک شال

ان علوم و فنون سے اعین کرنے والوں کی ایک شال پر درودگار کے مقابلہ میں ایسی ہے کہ ایک بار شاہ نے اپنی سلطنت کے لئے کمی و وزرا اور سفر کے کو وہ رعیت کی حفاظت کریں زراعت، تجارت، عمارت صفت حرفت دیغزہ کا انتظام کریں اور حکم دیا کہ یہ میرا ملک ہے اسکا انتظام کر دیں تھا ری مددگروں کا اور تھا ری عملی زندگی کا جائزہ بھی دوں گا وزرا اپنے فرانچ سپسی سے غافل ہو گئے اور بجاۓ انتظام سلطنت کے یہ شروع کر دیا کہ صح و شام با دشاد کی حمد و شکر کی تشریف میں شغول ہو گئے۔ نظام سلطنت سے کوئی سروکار نہ رکھا نہ اسکی جزر کے ملک میں کیا ہوئا تھا وہنا اور ملک کی تشریف میں شغول ہو گئے اور کارہنگہ کا اعلان کیا کہ داعی و وزرا بیکار اور کشت دزراعت صفت و حرفت نظام ملک دیغزہ کا کیا حال ہے صرف بار شاہ کی حمد و شکر اور ملک کی دبیے عمل بیکرہ کے ڈھیں فرما حکم دیا اور وزرا کو راتب سے گزا دیا۔ اب وزرا کا یہ حال ہو گیا کہ یا تو وزیر تھے اور اب نیق پیادے گئے بادشاہ نے سند وزارت پر اور دنکو بخادیا جوان سے بہتر اور عایا کی خدمت اور نیقا ملکت کی بہتر قابلیت رکھتے تھے اور جو بار شاہ کے حکم دار شاہ کے مقصد و مشادر کو سمجھتے تھے۔ اب رزق کیتھیں

وَمَنْ عَذَّلَ أَلَا يَسْأَلُ الْمُعْذَلَةَ

جس نے بیاحتدا کے شکر کے لئے کام پہنچا تو خدا نے اس سے اپنی نعمتیں چھین لیں

اعطیت ملکا فلارحن سیاستہ کذالک من لا یوسس الملک چنلہ
بجھے ملک دیا لیکن میں نے اچھا اسظام نہ کیا ترجیلک کا استھن مہیں کر سکتا اس سے ملک چین یتھاں
محمد آفندی کہنے لگے اغا بخشی اللہ من عبادہ کس سورہ میں ہے؟ یعنی کہا سورہ فاطر میں۔

فصل

چند آیتوں کی تفسیر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الع قرآن اللہ انزل من السماوں ماء فاخْرِجْنَا به تَرَادٌ مُخْتَلِفاً اَوْ اهْنَا
وَمِنْ الْجِبَالِ حِلْدٌ بِيَضِّ وَحْرٌ مُخْلِقٌ اَوْ اهْنَا وَعَوْابِسِبٌ سُودٌ وَمِنَ النَّاسِ وَالْدَّوَابِ
وَالْاَنْقَامِ مُخْتَلِفٌ الْوَانُهُ کذالک اعْنَا بِخَشْنِيِ اللَّهِ مِنْ عِبَادَةِ الْعُلَمَاءِ اَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ
عَنْ قُوْرٍ (فاطر ۴۷) (کیا انسنے اس بات پر نظر ہیں کی کہ اللہ ہی نے انسان سے پانی آثار اپھرا سکے و زیبہ ہم نے
مختلف رنگوں کے پہل بخالے اور اسی طرح پہاڑوں میں مختلف رنگوں کے کچھ طبقے ہیں یعنی سفید اور بیضی بال اور
بعض کا نیا نیا اور اسی طرح ادمیوں اور جانوروں کی رنگیں بھی کئی طبقے کی ایس خدا سے ترسکے وہی بندے دلتے
ہیں جو خدا کے آثار قدرت کا علم رکھتے ہیں بیکہ اللہ تبرہست اور سمجھنے والا ہے)

انسان چہ پائے پھل مختلف اوان یعنی مختلف رنگوں کے ہوا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے وہی بتدا ہے ذریتے
ہیں جو عالم ہیں وہ انسان اور آدمی خدا سے کس طرح درستکتے ہیں جو اسے پہچانتا ہی ہیں خوشیہ و خوف تو جب ہی
پور سکتے ہے جب اسے پہچانتے ہیں تو احضرت صائم نے فرمایا ہے اسی احشائہ کو اللہ والفقا کو لد (زمین پر
زیادہ خدا خشیہ رکھنے والا اور در طرفے دالا ہیں ہوں)

خشیہ خدا و نبی کے تعلق نہیں آئندہ معلوم ہو گئی اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ کہاں کس سورہ میں ہے۔ لیکن
کام نہیں دیکھا کہ یہ آیت اس مقام پر وارد ہے جہاں عجائب دنیا، نظام سمادات و اوقتن کا ذکر ہے۔

جناب محمد آفندی تم کو معلوم ہے کہ زمین ابتداء میں آجھتے ہزاروں سال پتیز گیل، انزم اور سرو ہیکی اس
کے بعد اس میں بنا تات اور بڑے بڑے دہشت انگریز درخت پیدا ہوئے اس کے بعد بڑے بڑے زرے آئے جن سے
یہ تمام باغات اور بڑے بڑے درخت زمین کے اندر دہس گئے۔ اس کے بعد زمین پر کئی طے اور جڑہ گیئیں
اور مختلف حالات و اشکال میں تبدیل ہوتے ہوئے اس حالت پر آج ہم دیکھ رہے ہو اور وہ بڑے
برڑے دہشت انگریز درخت جو کوئی لوں میں تبدیل ہو گئے ان میں سے جو عرق بہ نکلا وہ آج زمین کے
غاروں، گڑھوں اور اسکے سفلی طبقات میں موجود ہے جس کو پڑوں کہتے ہیں۔ اہمیت عرقیات سے انسان یہی
تا بنے، قلبی دعیہ کی کاہینا بیس اس کے علاوہ زمین سے کمرت احر، تفاضلیں، بیش و دعیہ نکلا کرتے ہیں
جو زمین کے بالائی سطح پر ہو اکرتے ہیں تو کیا وہ خدا ہیں نے ان خزاں کو زمین کے اندر پیدا کیا وہ ان لوگوں

راحتی اور خوش بہیں ہو سکنا جو کھد کر ان کو نکالیں اور استعمال کریں۔ پڑول دعیرہ نخایں اور اس سے چہاڑ کشتناں موڑیں عورت
چلا میں اذاج درست کرنے صاف کرنے پیشے دعیرہ میں کام لائیں تو کیا مسلمان ان غصتوں کو محکمہ دیں تو یہ خود بجا بات
ہوں گے مسلمان تو کہتے ہیں کہ میں زمین کے ان حلقی خروں سے بعلقہ بھی کیا ہے۔ کوئلہ۔ لوٹا، سزا، چنانی
پڑول دعیرہ سے ہمیں سروکار ہی کیا ہے۔ ان حلقی خروں کی ہمیں کوئی حضرت نہیں میں میں کہتا ہوں کیا اللہ تعالیٰ
نے یہ چیزیں فرشتوں کے لئے پیدا کی ہیں یا جا لزوم رکھتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ انسان اور آدمی کے پیدا کی ہیں جو
عقل و عمل کے مایک ہیں۔ پھر جس نے عقل کو بالائے طاق رکھدیا اور سرگیا تو ایسا شخص تو یقیناً ہلاک دیریا دہر کر
رسے گھا اسے وہ کام اور خدمات پر وہ بھی جو جاذروں کے لئے ہوا کرتی ہیں اک شبِ روز بار برداری کرتے
رہیں اور رہیں۔ بہت سی آیات کے اندر ہے کہ یہ چیزیں عقولمند لوگوں کے لئے نشانیں ہیں پس ان بھاجا بات و غرائب
کی سحرت عقولمند لوگوں کے لئے عقل و حکمت ہے اور عز و فخر کرنے والوں کے لئے عز و فخر اور ایمان والوں کے
لئے ایمان و تکبیر و کورہ یا لا آیتہ ناتائق الحب و اللذی اسی میں خدا فرماتا ہے انظر و ای اقر
و نفعہ ان فی ذالکھلایات لفظہ یو منون (الفاتحہ ۱۲) ان میں سے ہر ایک چیز یقینی ہے تو اسکا
پہلی اور پہلی کا پہنچانا قابل دید ہے اسکو لفظ عزت سے دیکھو بے شک جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان سب میں قدرت کی
بہتری نشانیاں موجود ہیں)

لیں اسی لفظ و فکر سے علم و باستہ ہے اور اسی سے عقل اور اسی سے ایمان و نعمتی ہے اور اسی سے
نقد وہ ایت۔ میں ایک عقولمند اس بیان کے بعد کس چیز کا طالب ہے
محمد آفسندی کہنے لگا اپنے جو کچھ میں فرمایا باکمل درست ہے لیکن کوئی اور ایت بھی اس بارے میں پڑا
کیجئے جو نام اور جامع ہو

فصل

بنے کہا! سورہ نحل کے اندر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قلْ أَهْمَدُ اللَّهَ وَسَلَّمَ عَلَى عِبَادَةِ الَّذِينَ أَصْطَفَنِي
خیرًا مَا لَيْشَ كُوْنَ - امن جعل الأرض فرادار جعل خلاء لها اغفارا و حيل لها رواسي -
(ملک ۵) (اسے سبقہ برکتو کہ حمد اللہ کے لئے ہے اور ان بندگان خدا کو سلام ہے جن کو اس نے برگزیدہ کیا
بہلا اللذ بہتر ہے یا وہ جنکو یہ لوگ شریک خدا کھیڑتے ہیں۔ بولا کتنی کتنی زمین کو بھیرنے کی جگہ بنا یا اہماس کے پیچ میں
زمی نالے بنائے اور اسکے لئے اٹل پہاڑ بنائے)

رواسی پہاڑوں کو کہتے ہیں۔ یہی وہ پہاڑ ہیں جن میں معدنیات اور مختلف قسم کے چشمے موجود ہیں۔

مصنف نے آیتوں کو مسلسل ہیں لفظ کیا بلکہ قل الحمد للہ سے اما لیث کون تک فکر کر کے ایک پوری ایت درمیان
یہ سچھوڑا دی اور اعن جعل سے یکر درواسی تک لفظ کی۔ (ترجمہ)

اکے بعد صدر نے فرمایا و جعل بین الہرین حاج را مل ع ۵) (اور یعنی اور کھاری سمندوں میں حدفاں کہی) یعنی یعنی اور کھاری پانی میں متدرہ حدا و ندی نے صدق اصل رکھ دی اس طرح کہ اس کھاری دریا کے قریب ہی کنوں میں گھوڑ کر ہم شیریں پانی پلیتے ہیں۔ و نیز پل، فرات و جله اور دیگر تمام ندیاں دریا میں جا گئی ہیں۔ لیکن دریا کا نیکن پانی اس میں سراستہ ہیں کہ شیریں پانی کو کھاری بناد کر ٹھیکا پانی کھاری پانی ہیں سراستہ کرتا ہے کہ کھاری کو ٹھیکا کر دے اسکے بعد فرماتا ہے ﴿اللہ مَعَ اللَّهِ بَلَّ الْكَرْهُمْ لَا يَعْلَمُ﴾۔ امن یحیب المضطراً ذِادُ عَاهَةً وَ يَكْسِفُ الْمَسْوَعَ وَ يَجْعَلُكُمْ خَلْفَاءَ الْوَرْضَ أَلَّا هُدَىٰ مَعَ اللَّهِ
 قلِيلًا مَا تَنْكِونُ أَمْنٌ يَهْدِي كُمْ فِي ظُلُماتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ يَرْسِلُ الرِّيحَ لِبَسْرَا
 بین یہ دی رحمتہ ﴿اللہ مَعَ اللَّهِ لَعْنَهُ اللَّهُ عَمَّا يُشَكُّ كُونُ﴾ (مل ع ۵) دیکھا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے ہیں ملکیان لوگوں میں اکثر انی بات ہی ہنس جانتے ہیں لہاکوں ہے کہ جب کوئی شخص بے قرار ہر کراس سے فریاد کرے۔ وہ اس بیقراری کی فریاد کو پسخے اور اسکی صیبت کو مالدے اور کون ہے کہ جو زمین میں تم لوگوں کو اپنا خلیفہ بنانے ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے ہیں ملکہ تم لوگ عز و نعمت کو بہت ہی کم کام میں لاتے ہو۔ بہلا کون ہے جو تم لوگوں کو خلکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے اور کون ہے جو اپنی رحمت کے آگے آگے ہوادوں کو بارش کی خوشخبری دینے کے لئے مجتبابے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے۔ یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرنے ہیں اللہ اس سے بالاتر ہے۔

ان آیتوں میں صدر نے زمین کا ذکر فرمایا تم زمین کے فوائد علم طبقات الائیں میں معلوم کر چکے ہو چکا پہاڑوں۔ دریاؤں۔ نہروں۔ وغیرہ کا ذکر چکا ہے۔ اس کے بعد اشارہ فرماتا ہے کہ جب یہ مسلمان ان علوم کو حاصل کر سکنے اور اپنے پروردگاری طرف داہمہ ماضی بانہ بے فرار ہو کر متوجہ ہوں گے تو پروردگاریاں خلافت ارضی عطا فرمائے گا۔ اس کے بعد ذکر فرمایا۔ بجر و برق تاریکیوں میں وہی انکی راہ نمایی فرماتا ہے اور وہی ہوا باش صحیتیا ہے۔ ہوا باش وغیرہ کے فوائد ہم اور پر بیان کر چکے ہیں دوبارہ ذکر کرنا ایک غرض دری طوالت ہے۔

فصل

سورہ نحل کی آیتوں سے علوم جدیدہ کا استنباط

خدائے تعالیٰ سورہ نحل کے اندر فرماتا ہے۔ خلق السادات والورض بالحق تعالیٰ عما يشرون
 وَ خلق الْمَذَانَ مِنْ نَطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مَبِينٌ رَأَوْلَعَامٌ خَلْقَنَ لَكُمْ فِيهَا رُوفٌ وَ مَنَافِعٌ
 وَ صَنْفَاتٌ كَلُونَ وَ لَكُمْ فِيهَا جَالٌ حَيْنٌ تَرْحِيْنَ وَ حَيْنٌ لَتَرْجُونَ وَ تَحْمِلُ الْفَتَالَكَمَ الْمَلِيْلَ بَلَدَهُ
 لَمْ تَكُونُوا بِالْغَيْرِ الْوَابِثُ الْأَنْفُسَ إِنْ رَبُّكَ لَوْلَدُ رَحِيمٌ وَ الْخَيْلُ وَ الْبَعْدَالُ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْكُوْهٗ وَرَبِّ الْجِنَّاتِ مَا لَوْ تَعْلَمُونَ (سُلْطَان٢۱) (اُسی نے کسی بڑی صلحت سے آسمان اور زمین کو پیدا کیا تو یہ لوگ جودو سردن کو اُس کا ضریب بناتے ہیں وہ اُس سے پاک اور بالاتر ہے اسی نے انسان کو نطفے سے رجو بطا ہر بے حس و حرکت ہے، پیدا کئے جس کی لکھاں اور اون تم و گوں کے نئے جو اُس اور اسی نے چوپائے رادنٹ، گکے، بکری، پیدا کئے جس کی لکھاں اور اون تم و گوں کے نئے جو اُس سے ہے اور اور بی بہت سے فوائد ہیں اور ان میں سے تم کھاتے بی ہو اور جب شام کے وقت اُن کو چراکر گھوڑا پس لاتے ہو اور جب صبح کو خیگل چرانے جاتے ہو تو انہی دجھ سے تہاری زمینت روشنی، بی ہے اور جن شہروں تک تم بے جا مکاہی ہیں پہنچ سکتے۔ چار پائے، وھاں تک مہماں را۔ بوجھ بھی اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ کچھ شک ہیں کہ تہارا پروردگار تم پر بڑی سفقت رکھتا اور بڑا ہے بان بے اور اسی نے گھوڑوں اور گدھوں کو پیدا کیا تاکہ تم ان سے سواری لا اور سواری کے علاوہ یہ چیزیں زمینت کا باعث بھی ہیں اور وہ ہی اور بہت سی چیزیں پیدا کرے گا۔ جن کو تم ہیں جانتے)

اس ایت میں حذف نہیں۔ گھوڑوں سچروں، گدھوں کے ذکر کے بعد یہ فرمایا کہ وَخَلْقَ مَا لَا تَعْلَمُونَ (اور وہ ہی بہت سی چیزیں پیدا کرے گا جن کو تم ہیں جانتے) دوسرے چوپائیں مثلاً اونٹ گائے، بکری کے ذکر کے بعد نہیں فرمایا۔ یہ ہمیں ان دفینوں خزینوں کی طرف متوجہ کر رہا ہے جو زمین کے اندر مدنون ہیں جیسا کہ رہا، کوئلہ وغیرہ کہم ان چیزوں سے خشکی میں بچتے والی ریل اور دریاوں میں چلتے دلے جہزاد بنا میں کویا اخذ را فرماتا ہے یہ ریل جس پر تم سوار ہوتے ہو اور مال لادر کر ایک شہر سے دوسرے شہر تک لی جلتے ہو یہ دفانی اور ہوا کی جہزاد جن پر تم تیر کرتے ہو اور یہ عناء کشیاں جو سطح آب کے اندر چلا کرتی ہیں عرصنی یہ تمام سواریاں میں کچھ یہ عرصہ کے بعد تہار سکتے ہیں پیدا کر دیں گا جو گھوڑوں سچروں گدھوں کے قائم مقام ہوں گے۔ جن پر تم سوار ہو گے اور ان سے تہاری زمینت ہو گی اور جس طرح میں نے تہارے نئے چیزوں کی مباح کئے اور تپر انعام کیا اسی طرح تہار سکتے ریل، از مین کے کوئے اس کے مدفنوں خزانے پڑوں وغیرہ تمام چیزیں مباح کر دیں گا۔ پس تہار کے لئے جائز ہو گا کہ تم ان چیزوں سے فوائد حاصل کرو اور سیہ اٹھکر کرو لئن مشکر تھم لازمی دنکھو (ابراہیم ع۱) را گرم شکر کر دے کے تو تم تم کو اور نئیں دینے کے شکر کھنی یہی ہیں کہ مدد، اُن انعامات کو اسی جگہ صرف کرے جس کے نکودتے کے ہیں پس، ریل۔ جہزاد، کوئلہ، پٹروں اور معدنیات میرے انعامات ہیں جب تم ان نئیں نکو دیکر دے اور اُن کے بقول کرنے سے گزیز کر دے گے تو یہ تہاری جانب سے کفر ان سخت اور شکری ہو گی اور بیہرہ فرمان بے ولئن کفر تم اُن عذابی لشکر یہ دیکھو (ابراہیم ع۱) (اُنہا اگر تم ناشکری کر دے گے تو سدا رہے کہ جاہری مار بڑی سخت ہے) دینا میں نکوز لٹ دنکبت حکومی و غلامی کی سخت بیں گرفتار کر دنکا اور آفرہ میں بھی تہارے لئے جہنم ہو گی اور جہنم بہت بھی بڑا ٹھکانہ ہے۔

محمود آمندی! اب ہم اس آمیت کی طرف متوجہ ہوئے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وعلی اللہ عاصم
 السبیل و من ها جا رُ دلو شاء لھذا کم جمیع - ہو الذي انزل من السماء ما ارکم
 سند شراب و مسد شجر فیہ لسمون بذلت لكم بید الرزق والزميون وَا الخنیل وَ الْفَا
 ومن كل المترات ان في ذالک لآیة لقوم تفکرون : و سخز لكم اللیل والنهار والنهار
 والغیر والبعض مسخرات باسمکا ان في ذلك لا یا ن لقوم ليعقولون : وما ذرَّ لکم فی
 الارض مختلفا الوانه ان في ذالک لآیة لقوم بیل کو دون و هو الذي سخز البحر لنا کلوا
 من الحماطوبیا و تستخز جو امند حلیة تلبسوها دتری الفلك موافق فیہ ولنبدغوا من
 فضلہ و لعلکم لستکرون : واللئی فی الارض رعا سعی ان ہمیڈ پیکم و اهنا را و سلا و لعلکم
 نہت دون .. ان من مخلوق مکن لا و مخلوق افضل مذکورون : و ان لعد و الغة اللہ لا تمھدو
 ان اللہ لغور رحیم رخلع (۲) را در دین کے رستے و صنم کے ہیں ایک سیدھا جو خدا تک پہنچا او
 اور بیض پڑھتے اور خدا چاہتا تو تم سہو تو سیدھا بھی رستہ دکھاد پتا - و ہی قادر مطلق ہے جس نے آسمان سے
 پانی بر سایا جس میں سے کچھہ نہ تھا سے پہنچتے کا ہے اور کچھہ ایسا ہے کہ اس سے درخت پر ووش پائتے ہیں جن میں تم
 اپنے موشیوں کر جاتے ہو۔ اسی پانی سے خدا نہ تھا سلسلے کھیتی اندزیتوں اور کچور اور انگور اور ہر طرح کے پبل
 پیدا کرتا ہے۔ جو لوگ سرچ ججھہ کو کام میں لاتے ہیں ان کے لئے اسی میں قدرت خدا کی ایک بڑی نشانی پیدا
 اور اسی نے رات اور ردن اور سونج اور جاند کو نہیا رات مابی کر رکھتا ہے اور رسمی طرح ستارے بھی اسی کے حکم سے
 نہ تھا رے تابع فرمادیں ہیں جو لوگ غفل سکتے ہیں ان کے لئے ان چزوں میں قدرت خدا کی بہتری نشانیاں
 ہیں اور سببیت کی ایسی جیبریں جو نہ تھا سے فائدے کے لئے روئے زمین میں پیدا کر رکھی ہیں اور انکی مختلف
 زنگیں ہیں ان میں بھی ان لوگوں کے لئے جو عذر و فکر کو کام میں لاتے ہیں خدا یے نقاٹے کی قدرت
 کی بڑی نشانی موجود ہے اور وہی قادر مطلق ہے جس نے ایک اعتبار سودا یا کوئی اسلام طبع کر دیا ہے تاکہ اس میں
 سے تم مچھلیاں نکال کر ان کا تاتاڑہ گوشت کھاؤ اور نیز اس میں سے زبر کی جیبریں بھی یعنی جواہرات نکالو
 جن کو تم لوگ پہنچتے ہو اور لے سخا لب تو کہتوں کو دیکھتا ہے کہ پانی کو جیبرتی پجاڑتی دریا میں چلی جا رہی ہیں
 اور دیبا کو دیس لئے بھی نہ تھا را مطبع کیا تھا تاکہ تم لوگ خدا کا فضل یعنی تجارت کے فائدے تلاش کرو۔ تاکہ آخر کار
 ان میں سب منفعتوں پر نظر کر کے خدا کا خنکر کر دی اور اسی نے بھاری بوجہل پیماڑ زمین میں گاڑے تاکہ زمین
 مہیں لے کر کسی اور طرف کو نہ جھکھنے پائے اور اسی نے دنیا اور راستے بنائے تاکہ تم اپنی منزل مقصور کو پہنچو اور
 مادریوں کے لئے اور یہی سبی نشانیاں فراز دیں کہ ان کے ذریعہ سے راستے کی سناحت کریں اور لوگ
 ستاروں سے بھی مholm کرتے ہیں تو کیا جو خداۓ نقشے اتنی مختاریات پیدا کرے وہ ان بتوں کی برا بوجہل کیا
 جو کچھہ بھی ہمیں پیدا کر سکتے۔ پھر کیا تم لوگ اتنی بات ہی نہیں سمجھتے۔ اور اگر تم خدا کی گفتگو کو گھننا یا ہوتا

اتقی بہت ہیں کہ تم لوگ ان کو پورا پورا گن ہیں سکتے۔ بے شک خدا بر انجمنے والا مہربان ہے) ان آیات میں پہلے انسان کا ذکر ہے اس کے بعد جو ایات کا۔ پھر تباہات کا۔ چھر دیباوں کا اور جو کچھ دریاؤں کے انہیں ہے ان کا عالم طبیعت جو عالم عضوی جادی سے بحث کرتے ہیں ان کے بیان ان سائل کے بیان کی یہی ترتیب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی ترتیب اختیار فنا فی فرامائے ہے میں نے تمکو نظر سے پیدا کیا کہ تمکو حرم مادر میں ود بعثت کیا تھا اس کے اعتراض جو اجڑوں میں نظام قائم کیا۔ گرفت و پکڑ کے اعتباً بے جسے نامہ پا دئ۔ جہاں کے لئے اعتباً بے جسے کان، آنکھ، ذوق و لمس کے اعتباً بے جسے زبان ناک عقل حافظہ جہاں بغیرہ کے اعتباً بے۔ اس طرح تجارتی ساخت ہوئی۔ پھر تم میں بعض وہ ہیں جسپر رحمی نازل ہوئی ہیں میں حکما رپیدا ہوئے اور یہ سبکے سب اسی نظر سے پیدا ہوئے۔ اس غبیب و غریب حسن سخیان کے بعد خدا فرماتا ہے۔ میں نے تمہارے لئے چوپاں کو سوزھ کر دیا کہ تم اپنے سواری کرو زمین کے فرمانے پر سلاح کو کوئی کتم کو نہ۔ پڑوں معدنیات وغیرہ زمین سے نکالو اور مریل وغیرہ کی سواری کرو کہ اس سے پہلے تم اسکو جانتے بھی نہ ہتے تھا اسے لئے میں نے ہوائی طیارے مہیل کئے۔ سطح آب کے اندر چلنے والی کشیدہ ہمیاں کیس تاکہ تم فضلے ہے سافی اور دریا یہی حکمتون کا شاہد کرو اور وہ چیزیں اپنی تھکھوں سے دیکھو جو تم سے پہلے نہ کسی کی تھکھو نے دیکھی ہیں۔ نہ کسی کے کا ذمہ نہ سنی ہیں اور نہ تمہارے آباداً جداد کے دھم و چنان میں ہیں۔ میں نے تمہارے لئے کھیتی درخت اور انواع و اقسام کی مخلوقات پیدا کی جو زندگی میں مختلف شکل و صورت۔ مختلف دلائل، مختلف خوشبو اور خاصیتیں دیکھتی ہیں۔ بعض شیریں ہیں بعض شمعیں بعض یکٹی اور قابضیں ہیں بعض سمجھی اور قاتل۔ بعض غذا اجنبی ہیں بعض صرض کر شفاذینے دا لیں بعض آدمیوں کی غذا کھلتے ہیں اور بعض جائز و نیک غذا کھلتے اور ان کو دریاں کو دہی سمجھتے ہیں جو صاحب عقل وصیفہ ہیں۔ یعنی تپریہ انعام کیا کہ تمہارے لئے دریا پیدا کئے تاکہ تم اسکی مچھلیاں کھاؤ اور اس دریا میں سے موئی مرجان وغیرہ نکالو اور ان جہاں ذول میں سوار ہو کر سیر کرو جو بحر ظہراں میں پورپ و امریکی کے دریاں اور بحر عظیماً، بحر احمر، بحر ابيض، بحر روم، بحر اسود، بحر بالطیق، بحر شہد، بحر چین وغیرہ میں درستے پھرئے ہیں۔ ان تمام کو میں نے تمہارا مطلع کر دیا ہے تاکہ تجارتہ دسوداگری کے ذریعہ تم میرا فضل تلاش کرو ان انعامات کے لئے میں کچھا ہیں فرنگ بھی کو مخصوص ہیں کر لکھا۔ ملکہ تمام دنیا کے لئے عام ہے میں کہتا ہوں۔ کیا مسلمانوں کے لئے وقت ہیں آیا کہ وہ کجھیں۔ عز و فخر کریں۔ آج مرجان اور جہاں زر افی کی تجارتہ فرنگیوں اور اپل اور نیکے ناموں ہیں ہے۔ لیکن وہ مسلمان ہو آج دینا میں ۰۵ میلیوں سے کم ہیں اُن کے پاس کچھیں ہیں۔ مرجان کی تجارت دنیا کی ایک محنت جماعت یعنی اہل فرنگ کے ناموں ہیں ہے۔ تجارتی اور خیلی جہاں زر نیکی بھی لوگ بالک میں اور مسلمانوں کے پاس کچھیں ہیں اگر ہے تو براۓ نام۔

اے مذکوٰعے قدوس ترا مت اسلام کو دہ موح عطا فرما کہ یہ حواب غفت سے بیدا الرہوں اور ابینی عفت

وجبات - مجد و بزرگی کو پر حاصل کریں انتہا علی مائشاء قدیر (تو جو چاہے اپر قادر ہو) یہ ہے وہ حقیقت ہے ہم یہاں پیش کرنا چاہتے تھے اور بجہ حوف طالت صرف ان چند آیتوں پر اکتفا کرتے ہیں۔

یہ سے اس رسالہ کے مخاطب وہ تمام مسلمان ہیں جو کرہ زمین پر لستے ہیں۔ ایک عجیب تریں بات میں یہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ رسالہ اول مرتبہ شائع ہوا ایک چینی فاضل مسٹر دان وین کین مصر میں موجود تھے انھوں نے اسکا پہلا اڈیشن دیکھا اور کہنے لگے یہ بعده چیز ہے جسے ہم اپنے مطعن میں عام کر دیا چاہتے ہیں کیونکہ دہاں کے، اہنام پرست آجکل علوم جدیدہ میں نہایت ترقی کر رہے ہیں خاصکر خلباعظیم کے بعد سے تو یہ لوگ ان عدم میں نہایت گھری دلچسپی لے رہے ہیں اور مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ ان کے علماء ابھی اسی میں چیران و سرگردان ہیں کہ علوم جدیدہ پڑھتے ہیں یا نہ پڑھتے ہیں یہ علوم ان کے دین کے موافق ہیں یا نہیں۔ مفرغیت اس کی اجازت دیتی ہے یا نہیں؟

لیکن میں تو آج اس سلسلہ کی تک بیخ چکا اس رسالہ سے بھی بہت سے خدمات حاصل ہوئے اور دیکھ کتب کا بھی مطالعہ کیا ہے، اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھہ چکا ہوں کہ اسلام مستقبل علوم و فتنوں کی نہایت سختی سے تاکید کرتا ہے۔

ناظرین کرام! یہ ہے وہ چیز ہے میں مبتا رے سامنے پیش کرتا ہوں بہت ممکن ہے اسے تھاے ایسے اس بھی کردے کہ اچھی طباعت میں کچھا درآمدیں اور محاجاہات حکمت کا اضافہ کر سکوں جسے مسلمان ترقی کر سکیں۔ مجھے کامل یقین ہے اور یہ یقین مجھے بذریت الہام حاصل ہوا ہے کہ یہ ستر یک عملی جو مسلمانوں میں آج پیدا ہوئی ہے مستقبل قریب میں مسلمانوں کے ہاتھ میں فتح علمی کیا علم دیدیگی اور مسلمانوں کے ذریعہ فرع بشری کو ترقی میرا کے گی اور مسلمان ہجی کرہ زمین کے لئے نوزوہ نہایت ثابت ہوں گے۔

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ لَهُ

تمام شد

دیو ماں کے علام

مشہور و معروف امریکن سعفندہ میں کچھ رائے میں کچھ جدید تصنیف سلور آوف دی گارڈ کا ترجمہ جس میں شہدوتہذیب اور شہدو معاقبت کا حال مختلف کہا یعنی کی صورت میں درج کیا گیا ہے اسکے پڑھنے سے اسلام کی خوبیاں اور سہدو مردم کے لفاظ کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے یہ وہی تصنیف ہے جس کی وجہ سے شہدوستان میں تحلیکہ پڑ گیا تھا۔ تینت دس آئندہ ۱۰

افغانستان کی دشمنیہ مجاہدہ نجیب

افغانستان میں گیسو دراز شاہ اور سیمیری کی کرنگیہ تیار ملائے اعلیٰ اور جنگی فلی محمد خاں کی شناہ امان اللہ سے غداری کے واقعات۔ نیز افغانستان کے سنجات و مہدرہ غازی نادر خاں کے عزم و استقلال اور حیرت انگریز کانٹامول کی تغیریں باعث افغانستان کے اسباب، بچپن سقہ کے تحنت لتبیں ہونے کا اور غازی امان اللہ خاں صاحب کے خلاف رشیروں دو ایساں۔ پھر حالات پڑھنے ہوں تو حیثیت کابل نامی کتاب آج ہی طلب فتنہ مایہ حیثیت کابل میں دوسری کتابوں کی طرح فرمی دیاں درج ہیں ہے لیکن افغانستان کے عربی ورزوال کے وہ مستند حالات درج میں جو دوران بغاوت میں ذفر الامان میں پہنچتے ہیں اور شاہ امان اللہ خاں کے پورپا تشریف لے جانے کی وجہ سے شائع ہیں ہوئے جبکہ بچپن سقہ کی بوت اور تحنت پر غازی نادر خاں کے قابض ہونے کے بعد اور بھی بہت سے راز میں سریتہ کا احتیاط ہو چکا ہے تو تمام واقعات کو نادول کے پیرا یہیں جمع کر کے ہے یہ ناظرین کیا ہے یہ کتاب اس قدر بچپ اور پورا مار معلومات ہے کہ اس وقت تک افغانستان کے حالات پر اس سے زیادہ جلاع کوئی کتاب شائع ہیں ہوئی تھیت ایک روپیہ دعہ،

شمہرہیر بلا لی

مشہور ترک اویسہ خالدہ خاتم کے نام سے کون مسلمان ہے جو واقعہ ہنسی ترکی کی حملہ آن اور میں اس محترم خاون کا جس قدر ہوتا ہے وہ محدث اور حسین اس کتاب میں موجودہ نے اتحاد دلوی کی افواج کے داخلہ قسطنطینیہ سے لیکر سہرا تک کی نجیعے بفضل حالات۔ روز نماچہ کی صورت میں ایسے در دنگنگری سراہی میں درج کئے ہیں کہ پڑھنے والا ترک پ جاتا ہے اور یونانی حظالم اور حزن آستنی کا لفڑاہ ہکی انگلی میں پھر جاتا ہے یہ کتاب انگریزی میں بھی گئی ہے۔ الاماں یکدی ہونے زکریہ صرف کر کے ارجو میں ترجمہ کرایا ہے کتاب کے جند عنوان دیل میں درج کئے ہوئے ہیں جن سے اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ ہو جائے گا۔

(۱) قسطنطینیہ سے فوکم پر درونکا فوارد ۲۳ مقطفیہ میں تھا دی تم انگریزی (۲۳)، فوکم پر ستوں کے عین حل پر سلطان و حیدر زمرون کی ہمدردی (۲۴) قدر کی لوتا لدیں پاشا کا ۵۰ هزار لوگوں کو تباہ کرنا (۲۵)، بر طائفی وسیسه کاریونکا حیرت انگریز احتشاف (۲۶)، نیفہ خاتم اور کمال پاشا کی دیستان عشق (۲۷)، ناکامی محبت کا اعتماد کی ایجاد (۲۸)، سفت میں جان شیر میں کی قدر بیانی۔

بِحَمْرَةِ الْأَمَانِ يَكُونُ فِي الْوَهَّابِ إِنْ كَوَافِرُ الْأَنْجَانِ

شیر دل خاں اور حسنہ اول و دوم و سوم

یعنی
دُو رُفَارُو قِ کا تاریخی فنا

یہ جناب اولاد ناموری محمد بن ناصر الدین صاحب مالک خیار الامان کی تردد پادیتے والی تصنیف ہے جس کی وجہ سے الامان کی شناخت
میں مندرجہ ذیل خزیداروں کا حصہ ہو گیا جو شخص ایک حصہ میستا ہے دوسرے کے لئے چین ہو جاتا ہے حضرت قاروۃ علیم
کے زمانہ کے نقشے اور فتوحات اسلامی کی روایتی اور صحیحہ کیا رضی اللہ عنہم جمیعین کی سفر درستہ جدوجہد
کا نتیجہ اور حسن و عشق کی سچی داستان پڑھنا ہو تو اسے صدر طلب کریں یہ مسلم خواتین کے لئے درس حیات ہے
ایک طرف سیفُ الاسلام حضرت خالدؓ اور غازی اسلام حضرت ابو عقبیہ نیز ایک خاذہ حضرت خولہ اور برہار
جنگی سوار کے سورے سلانوں میں سچی روح پھونک دیتے ہیں اور دوسری طرف جوز یاقائیں کے حسن و عشق کی داستان
دوں میں چھلکاں لیتی ہے کتاب اسلامی روایات کی حیات تازہ ہے۔

حسین سوار اور ہزار دی ہوڑلی فائز کا احیام

اس حصہ میں جہاں بیت المقدس کے معرب کے اسلامی فتوحات اور خواتین و عزادیوں کے کا زماں میں سے حزن
میں حرکت پیدا ہو گئی وہ حسین سوار بزرگیف اُن کا انجام پڑھ کر دل باغ ہو جائے گا یہ حصہ ضخامت میں پہنچ دوڑھ
محصول کے غبوغوں کی برابر ہے جو ۲۲ صفحہ پر ختم ہوا ہے میت ایک روپیہ۔ آٹھ آنڈہ دفعہ علاوہ محصول ڈال
جو صاحب میتوں حصہ ایک ساٹھ خزیدیں گے اُن سے تین روپیہ آٹھ آنڈہ کی سجائے صرف میتوں روپیہ
تینوں محصول کی میت علاوہ محصول ڈال لی جائے گی ورنہ ہر ایک حصہ کی قیمت عینحدہ عینحدہ یہ ہو گی۔

حصہ اول ایک روپیہ حصہ دوم ایک روپیہ حصہ سوم ایک روپیہ
علاوہ محصول ڈال ہو گی

مَنْجَلِ الْأَمَانِ يَكُونُ وَهَلْيَانِ

آلِ مان پکڑلوں کی ریتی ادیتیا پیس

مسلم نوجوانوں اور مسلم خواتین کیلئے درس چیا

تیجیر پنگھالہ:- مصنفہ قاضی نشیاق حسین صاحب قریشی، ایم، لے، پروفیسر شن کالج دہلی تاریخی فاٹہ ہے اس میں مثل جبردت دہلی دشمنوں کی بیاد ری اور فتن سپہ گردی اور خیالات کی پوری تصور آجائی ہے میدان کا روزانہ پوں کی گز اور حن و عشق کی کارسازیاں جیلہ اور رشید خان کی محبت ملکہ خیات کی انداد کے حالات ایسے دلچسپ پیرایہ میں درج کئے ہیں کہ ہمکا پڑھ دالا کتاب شروع کرنے بغیر ختم کئے نہیں رہ سکتا میمت ایک روپیہ چار آنہ

دیوتاؤں کے علام:- مشہور و امیر یعنی مصنفہ کھنڑا ان میوکی جدید تصنیف صدور اوف وی گا رو د کاتر جمیں ہیں ہو ہیں ایک اور سبک دہلی شریعت کا حال مختلف کنمباں کی صورت میں درج کیا گیا ہے اس کے پڑھنے سے اسلام کی خوبیاں دو حصہ دیں

کے نفاذ کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے یہ وہی تصنیف ہے جس کی وجہ سے تہلکہ ہو گیا تا نیت دس آنہ

بڑت سہرنا:- چادونگوار خالدہ ادیب فانہم کے ناول کا ترجمہ جس میں خواتین کی بہادری اور جنگ حالات اس اندازہ میں امشک دو گنہ ہیں کہ نہ ان گرم ہر جاتی ہے تیت صرف ایک روپیہ۔

عشق مجازی و عشق حقیقی کام مرقعہ:- تہذیبستان کے مایہ ناز درامہ نویس افاضی محدث شرکشیری نے اردو درامہ میں ایک نئے اسلامی مقصود کا خانہ کیا ہے اس کو معلم اسود کی تابیخ سے باعکیل ہائ پنچاہیا۔ ناچانی نشیاق میں صاحب فرمیجی ایم، لے پروفیسر سینٹ سین کالج کا تازہ ترین شاہ کا رسہ جس کا مقصود یہ ہے کہ انسانی ذندگی کے تاریک اور روشن چہروں کو ایسے انداز میں پیش کیا جس حقیقت سے صراہ بران کی، اخلاقی حالت کو سدھا را جائے اس کے پلاٹ میں صرف ایک سادگی سے افراد و مبلغ جوں عالم سے تعلق رکھتے ہیں نہیں جائیں انساؤں کی طرح دکھا گیا ہے ایک طرف بارگاہ ایز دی کے بعد اسے افراد کی قند ایکڑیاں توہہ بھری طرف فاصلان خند اکے تسلیم و رفتار کے زمگی میں دُبی بھوپال اور یہ دوڑ زندگی اس درامہ میں جوئی محبت کا روزہ خیز نغارہ بھی ہے جو شیخ

اردو علم ادب میں قابل قدر اعماق ہے نوجوانوں کو اس تیجیر خیز شاہکار کی قدمہ کرنی چاہئے نیت ۱۰۷

تلکر و سنوی:- جیسیں سچی نہ سی کا فضہ ہمین ہلکی تبلیغ عیامیت نہ مخالفہ فرد سنویہ کے حالات فرانس سے سن سیہوں جنگ کے علاوہ سنویوں کے فوجی نظام پر تصور ہے اسکے پڑھنے سے نصف مسلمان نوجوان ہی بیدار ہو سکتے ہیں بلکہ عملائے شاخ دوام کئے ہوں روح خذہ ہے جس کے پڑھنے سے ان میں حجد کی بجائے ذندگی پیدا ہوتی ہے نیت آنہ آنہ

میتھرا الامان پک ڈپو

روزانہ وحدتِ دہلی

تمام روزناموں کے ممتاز اور سالِ اخباری تحریر کا اہم و دلچسپ قسم

ازادی کامل کا دہلی، عالمی گزجی وحدت کا پیغام برداشت اور تمام دنیا بالخصوص ہندوستان کی تازہ جزوں کا مرقدہ روزانہ وحدت پایہ تخت دہلی سے شائع ہو رہا ہے، اس کے انتظامات ایسے ہاتھوں ہیں ہیں جو سبیں سال کا اخباری تحریر رکھتے ہیں اور ہندوستان کے مشہور متعدد اسلامی اخبارات کو کامیاب بنانے کے ہیں، عرب اور اردو میں انگریزی، عربی، فارسی، ہندی، بھارتی، بنگالی غیرہ زبانوں کے تحریر کا مرجم رکھتے ہیں، تاکہ ان یا نئے اخبارات کی خبریں مفاسد میں بھی ناظرین کے سامنے پیش کئے جائیں۔ تیرہ تھہرے پہر تھالا لکھنے والے بھی بہیل کئے گئے ہیں، طباعت و کتابت کا بھی حقول احاطہ ہے اور انہوں کیلئے بعض شرعاً کیستقل خدمتاً بھی حاصل کی ہیں، عرض بہترین مستقل نظام کے تحت یہ روزنامہ شاعت پذیر ہو رہا ہے جو تازہ ترین جزوں و مدلل تبصروں اور فاضلانہ مقالات کے علاوہ سیاسی و علمی معلومات سے بھی مزین ہے بڑے سائز کے ۶ صفحات پر دو پیسے فی پرچہ قیمت رکھی گئی ہے۔

روزانہ وحدت کی چند خصوصیات

اس روزنامہ میں چند ایسی خصوصیات ہیں جو ہندوستان کے کسی اردو اور انگریزی، ہندی روزنامہ میں اب تک نہیں ہیں۔
 (۱) تمام مہینے میں کسی دن تعطیل نہیں ہوتی (۲۳) ہر روزنامہ سے پانچ روپیہ زیادہ ہر ماہ میں تمام خریداران کو ملتے ہیں کونکر ہر ماہ میں ہر ایک روزنامہ پانچ دن مہر تباہے اور یہ کسی دن نہیں رہتا (۲۴) اس روزنامہ کا ایک فاصلہ فسانہ اڈیشن، ٹرین، ہری تیقیع زیادہ صفحات پر مالا استقلال شائع ہوتا ہے جس کی قیمت ایک آنہ ہے اور یہ بہترین نظم و شرے مزین ہوتا ہے۔
 (۲۵) ایک ہفت وارنگیں اڈیشن بھی ان ہی خصوصیات نیسی بڑے سائز اور زیادہ صفحات پر شائع ہوتا ہے اور اس کی قیمت بھی ایک آنہ ہے۔ مخفی میں دو خاص اڈیشن تمام خبر اور دنیا میں بلا منبہ الخ ایک بے نظیر اضافہ ہیں۔
 باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے جو حسب ذیل ہے۔

سالانہ پندرہ روپیہ ششماہی آٹھ روپیہ سماں چار روپیہ آٹھ آنہ (نحوہ مخفی)

میں تحریر روزانہ وحدت دہلی



